

صحیح

مسند
شریف
امام شریف غفرلہ

۴۲۲ء احادیث نبوی کا مجموعہ پروردگار تعالیٰ کی طرف سے

نہایت عظیم و مبارک تحفہ
ماہر شاعر محمد احسان صاحب شاعر

نام کتاب
مصحح
مشرقی

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: دوم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۲ء

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۴۲۲ احادیث نبوی کا موج پر زاور ایمان افزو ذخیرہ

صحیح

مشریف

مختصر شرح نبوی تفسیر

جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمنؒ

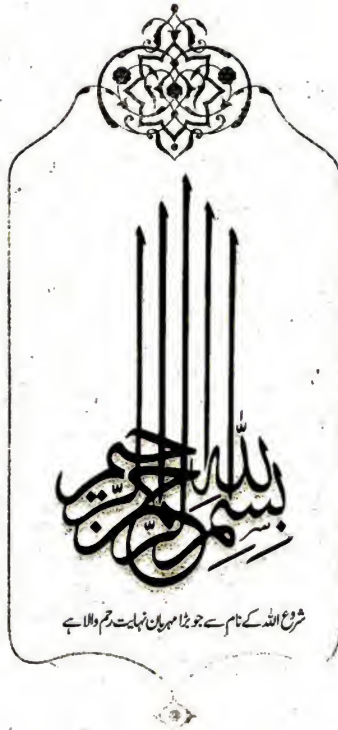
۸۹۵- انس بن مالک نے اس روایت میں ابن مسہر کی مانند بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی۔ اس روایت میں حوض کوثر کے گلاسوں کا ستروں کی مانند ہونا مرقوم نہیں بلکہ اتنا تحریر ہے کہ کوثر ایک بہترین نہر ہے جس کے عطیہ کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ جنت کا یہ حوض کوثر آپ کو دیا گیا ہے۔
باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں مونڈھوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان

۸۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَغْنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَهُ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((نَهَوْا وَعْدِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((آيَتُهُ عَذَذُ السُّجُودِ))
بَابُ وَضْعِ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سَرْتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ

۸۹۶- وائل بن حجر کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرم کو بدیں طور دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے چادر میں سے ہاتھ باہر نکال کے دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی اس کے بعد رکوع میں گئے۔ اور بحالت قیام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر رفع الیدین کیا اور پھر آپ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

۸۹۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَّ هَمَامَ حَيْثَلٍ أَذْنِيهِ ثُمَّ التَّحَفَ بَنَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدًا تَبَيَّنَ كُفَيْهِ.

(۸۹۶) ☆ اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا چاہیے اور تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور سجدہ کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء وحدثن شیعہ کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابوالحسن بن راہویہ، ابوالفتح مرزوقی کی روایات جو دار قطنی اور بیہقی نے بحوالہ حضرت علیؑ لکھی ہیں وہ باقی جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمد، داؤدائی اور ابن منذر کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواج یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں ہاتھ جموڑے۔ اور لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے علاوہ انہیں جمہور علماء اور اہل حدیث نے وائل بن حجر، سہل بن سعد، بلب طائی کی روایات کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اور ترمذی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ نے نماز پڑھتے سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (بخاری و ترمذی)



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد دوم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰	کینے والوں کی دلیل	۱۱	کتاب الصلوٰۃ
	تجربہ تحریرہ کے بعد سیدھا ہاتھ اٹائے ہاتھ پر سینے کے نیچے اور	۱۱	نماز کے مسائل
	ناف کے اوپر باندھنے اور بعد میں مونہوں کے برابر ہاتھ		اذان کی ابتداء
۳۱	رکعتیں کا بیان		اذان کے کلمات دوسری اور تیسری کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ
۳۲	نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم	۱۲	کے سوائے ایک مرتبہ کہے جائیں۔
۳۵	تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے احکام	۱۳	اذان کینے کی ترکیب
۳۷	صبح اللہ لمن حمد ربنا تک الحمد اور آمین کہنے کا حکم	۱۴	دو مؤذن ایک مسجد کے لئے
۳۸	مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے	۱۵	انہما اذان دے سکتا ہے بشرطیکہ کوئی اٹھیا را اس کے ساتھ ہو۔
۴۱	امام کی پیروی اور ہرگز اس کے..... مانع	۱۵	دارالکفر میں..... مانع
	امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لئے		اذان سننے والے وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ
	اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا	۱۶	پر درود پڑھے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے
	ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر	۱۷	اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کر ہوتا ہے
۴۲	نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔		تجربہ تحریرہ رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونہوں تک
	جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی قند و فساد کا خوف نہ ہو تو		دونوں ہاتھ اٹھانے اور بعد میں ہاتھ نہ اٹھانے کے
۴۹	اندریں حالت کسی اور کو قیام امام جاسکتے ہیں	۲۰	احکام
	نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد و بیچہ کہیں اور خواتین	۲۰	کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں رفع الیدین کرنے کا وقت
۵۲	دستک دیں۔		نماز میں جھجکتے اور اٹھتے وقت تجیر کہئے اور رکوع سے سر اٹھانے
۵۲	دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھنے کے احکام	۲۱	کے بعد صبح اللہ لمن حمد کہنے کا حکم
۵۳	امام سے پہلے رکوع و تہجد کا حرام ہے	۲۳	ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔
۵۴	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت		مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنے کی
	نماز میں ہے جا حرکت اسلام کے لئے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت	۲۸	ممانعت۔
	نیچر اچھی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام	۲۹	بسم اللہ نور سے نہ پڑھنے کی دلیل
	صفوں کو برابر کرنے کی صف پر ازاد حرام اور سبقت کرنے اور		سورہ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ مانع کو ہر سورت کا جزو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۹	پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان۔	۵۵	اصحاب فضل کو قدم کرنے اور امام سے قریب کرنے کے احکام
۹۱	نمازی کے سترہ کا بیان سترہ کی طرف... الخ		خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر
۹۵	نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت	۵۹	اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھا میں۔
۹۷	جانے نماز سترہ کے نزدیک کرنا		بزمانہ امن خواتین کو مساجد میں جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر
۹۷	نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارہ میں	۵۹	باہر نکلنے کی ممانعت
۱۰۰	نمازی کے سامنے لیٹنا		جب نسا کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قراءت درمیانی آواز
۱۰۰	ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ	۶۲	سے پڑھی جائے۔
	کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ	۶۲	قرأت سننے کا حکم
۱۰۳	مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان		نماز فجر میں اور جنات کے درو پر بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا
۱۰۶	نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان	۶۳	حکم
۱۰۷	بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا ہونا	۶۷	ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان
	قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مودعہ رکھنے کی ممانعت قبروں	۶۹	فجر کی نماز میں قرأت کا بیان
۱۰۹	کو مسجد بنانے کی ممانعت	۷۱	نماز مغرب میں قرأت کا بیان
۱۱۱	مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی... الخ	۷۱	عشا کی نماز میں قرأت کا بیان
۱۱۲	روکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور طہیث کا منسوخ ہونا	۷۳	اماموں کے لئے نماز کو پورا اور پکا پڑھنے کا حکم
۱۱۳	ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا		نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورا کرنے اور نماز کو پکا
۱۱۵	نماز میں ہاتھیں کرنا حرام ہے	۷۶	پڑھنے کا بیان
	نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور غسل	۷۸	امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کا... الخ
۱۲۱	قلیل کرنا درست ہے	۷۹	جب روکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے۔
	نماز میں بچوں کا اٹھالینا درست ہے ان کے کپڑے پر جب تک	۸۱	روکوع اور جہدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت
	نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر محمول ہیں اور غسل قلیل و عمل متفرق	۸۳	روکوع اور جہدہ میں کیا کہنا چاہیے۔
۱۲۳	نماز کو باطل نہیں کرتا۔	۸۶	جہدہ کی فضیلت و ترقیب
	نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے اور کسی		جہدہ کے اعضاء بالوں اور کپڑے کے سینے کی حرکات اور جہدہ
۱۲۴	ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی	۸۶	باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان
	درست ہے۔		جہدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں
۱۲۴	جیسے نماز کی تعلیم وغیرہ	۸۸	پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان
۱۲۵	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت		نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے
۱۲۵	نماز میں کنگریاں اونچے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت۔		اس کا بیان روکوع سے جہدہ اعتدال کی ترتیب چار رکعت نماز میں
۱۲۶	مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہوا یا نماز کے سوا		برود رکعت کے بعد تشہد کا بیان دونوں جہدوں کے درمیان اور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۹	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس کی محافظت کا بیان	۱۲۹	جو تیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان
۱۸۱	مغرب کا اذان اور وقت غروب شمس سے ہے	۱۲۹	پھولدار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۷۱	عشا کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان		جب کھانا سامنے آ جائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر
	صبح کی نماز کے لئے سویرے جانے اور اس کی قراءت کے بیان	۱۳۰	کھانے نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۸۶	میں		لبس پیاز گندنا یا دودھ کی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت
	عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کریں تو		تک ممنوع ہے جب تک اس کی بوسہ سے نہ جائے اور اس کو
۱۸۸	لوگ کیا کریں	۱۳۲	مسجد سے نکالنا۔
	نماز جماعت کی فضیلت اور اس کے ترک کے باعث ندامت		مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو
۱۹۰	اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان	۱۳۶	کیا کہنا چاہیے۔
۱۹۲	جو شخص اذان کی آواز سنے اس..... رائج	۱۳۷	نماز میں بھولے اور عہدہ سہو کرنے کا بیان
۱۹۳	جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا..... رائج	۱۴۵	عہدہ تلاوت کا بیان
۱۹۴	جب مؤذن اذان دے دے تو..... رائج	۱۴۷	نماز میں بیٹھے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھنے کی کیفیت
۱۹۴	عشا اور صبح کی نماز جماعت..... رائج	۱۴۹	نماز ختم کرتے وقت سلام کیونکر پھیرنا چاہیے۔
۱۹۵	عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا	۱۵۰	نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے۔
۱۹۸	نفل میں جماعت اور پورے وغیرہ پڑھنے کا بیان		تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور
۲۰۰	فرض نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت		موت اور سبک دھال کے فتنے اور گناہ اور فرض سے پناہ مانگنے کا
	مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا	۱۵۱	بیان
۲۰۱	بیان	۱۵۲	نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں
	نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے گناہوں کے مننے	۱۵۴	نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے
۲۰۳	اور رجعت کے بلند ہونے کا بیان	۱۵۹	تکبیر تحریر اور قراءت کے سچ کی دعاؤں کا بیان
	صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان	۱۶۱	نماز کے لئے وقار و سکون سے آنے کا بیان
۲۰۵	امامت کا مستحق کون ہے	۱۶۲	نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں
	جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے	۱۶۴	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
۲۰۷	قوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے۔	۱۶۵	جو جگہ نماز کا بیان
۲۱۱	قضاء نماز کا بیان	۱۷۱	گرمی میں تلخیر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان
	کتاب الصلوٰۃ المسافرین	۱۷۳	جب گرمی نہ ہو تو تلخیر اول وقت پڑھنی چاہیے
۲۱۹	مسافر کی نماز کا بیان	۱۷۴	عصر اول وقت پڑھنے کا بیان
	مسافر کی نماز	۱۷۵	عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشہد کا بیان
۲۲۲	تحقیق مقدار سئل و فرج و کوز	۱۷۶	نماز دسٹلی سے مردانہ عصر ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۶۵	تراویح کا بیان	۲۴۴	مق میں نماز قصر کرنے کا بیان
۲۶۷	شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر نے کا بیان	۲۴۵	پارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان
۲۶۸	نماز اور عاتل شب	۲۴۸	سنہ میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان
۲۷۱	تہجد میں لمبی قراءت کا مستحب ہونا	۲۴۰	سنہ میں نمازوں کے متبع کرنے کا بیان
۲۷۹	تہجد کی ترتیب اور پچھوڑی ہی ہو	۲۴۱	کسی وجہ کے بغیر وہ نمازوں کو..... الخ
۲۸۰	نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا	۲۴۳	متبع صلوٰۃ تین کی تحقیق
۲۸۲	بھنگی والے نفلوں کی فضیلت	۲۴۵	نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مرنے کا بیان
۲۸۳	اگچھ کے وقت نماز چوری کر کے سوجانے کی اجازت	۲۴۵	امام کی داخلی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے
۲۸۴	اگچھ کے وقت نماز پڑھ کر کے..... الخ	۲۴۶	فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا کردہ ہونا
۲۸۵	قرآن کی تہنیتی کرنے کا حکم	۲۴۷	مسجد میں جانے کی دعا کا بیان
۲۸۶	خوش آواز بننے قرآن پڑھنے کا بیان	۲۴۸	تختہ مسجد کا بیان
۲۸۸	قراءت قرآن کی برکت سے تسنن کا اثر	۲۴۹	مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے
۲۹۰	حافظ قرآن کی فضیلت	۲۴۹	نماز چاشت کا بیان
۲۹۰	افضل کا اپنے سے کم قرآن پڑھنے کا بیان	۲۴۲	سنت فجر کی فضیلت اور غبت کا بیان
	قرآن سے حافظات اس کی فراموش کرنے اور بدقت قرات	۲۴۳	سنتوں کی فضیلت اور ان کی تہنیتی کا بیان
۲۹۱	روئے اور غور کرنے کا بیان		نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے
۲۹۳	نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان	۲۴۶	جائز ہونا
۲۹۳	قراءت قرآن اور سورہ بقرہ کی فضیلت		بیان حکم مخالفت قیاس باحدیث نماز شب اور وتر کے ایک ہونے
۲۹۵	سورۃ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت	۲۴۸	کا بیان
۲۹۶	سورۃ کتب اور آیہ انکری کی فضیلت	۲۵۰	ایک وتر پڑھنے کا بیان
۲۹۷	قل بواللہ احد کی فضیلت	۲۵۲	تہجد کی نماز کو صبح کے وقت..... الخ
۲۹۸	معوذتین کی فضیلت	۲۵۹	صلاۃ اور اذان کا وقت وہ ہے..... الخ
۲۹۹	قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت		رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں
۳۰۰	قرآن کا سات جہوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان	۲۵۹	ایک رکعت ہے
	قرآن خیمہ خیمہ کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ	۲۶۲	جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخری..... الخ
۳۰۳	مورس پڑھنے کا بیان	۲۶۳	سب سے افضل نماز لمبی قرات والی ہے
۳۰۷	قراءت کا بیان		باب رات کے اس لمحے سے بارے میں جس میں..... قبول و قی
۳۰۸	جن وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان	۲۶۳	ہے
۳۱۶	نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	۲۶۴	رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر..... الخ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۷	استسقاء میں دعا مانگنے کا بیان	۳۱۷	نماز خوف کا بیان
۳۵۹	آنحضورؐ اور بادل کے وقت پناہ مانگنے..... ا		کتاب الجمعہ
۳۶۱	باد صبار اور سحر آنحضورؐ کا بیان..... ا	۳۲۲	جمعہ کا بیان
	کتاب الکسوف	۳۲۳	ہر بالغ مرد پر غسل بعد فرض ہونے کا بیان
۳۶۲	کسوف کا بیان	۳۲۴	جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک..... ا
۳۶۶	نماز خسوف میں عذاب قبر کا بیان	۳۲۵	جمعہ کے دن خطبہ میں خاموش رہنے کا بیان
۳۶۷	نماز کسوف کے وقت جنت و دردوزخ..... ا	۳۲۶	جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں
۳۷۳	آٹھ رکوع اور چار رکہوں والی نماز کا بیان	۳۲۸	جمعہ کے دن کی فضیلت
۳۷۳	نماز کسوف پکارنے کا بیان	۳۲۸	جمعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے
	کتاب الجنائز	۳۳۰	جمعہ کے دن جہنمی جانے کی فضیلت
۳۷۶	جنازوں کا بیان	۳۳۰	جمعہ کا خطبہ خاموشی سے سنتنی کی فضیلت
۳۷۶	مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین..... ا	۳۳۱	سورج ڈھلنے کے وقت جمعہ کی نماز پڑھنے..... ا
۳۷۹	معیبیت کے وقت کیا کہنا چاہیے؟	۳۳۲	جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبہ اور..... ا
۳۷۸	مریض اور میت والوں کے پاس..... ا	۳۳۳	اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان..... ا
۳۷۸	مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے..... ا	۳۳۳	جمعہ کو چھوڑنے کی وعید کا بیان
۳۷۹	روح پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے..... ا	۳۳۴	نماز اور خطبہ..... ا
۳۷۹	میت پر رونے کا بیان	۳۳۹	خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان
۳۸۱	مریض کی عبادت کے بیان میں	۳۴۰	دوران خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان
۳۸۱	صدمہ کی ابتداء کے وقت صبر کرنے کا بیان	۳۴۱	نماز جمعہ میں کیا پڑھے؟
۳۸۲	گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے..... ا	۳۴۲	جمعہ کے دن کیا پڑھے؟
۳۸۹	میت پر رونے کی وعید		کتاب صلوٰۃ العیدین
۳۹۱	عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے..... ا	۳۴۵	نماز عیدین کا بیان
۳۹۱	میت کے غسل کے بارے میں	۳۴۹	عیدین کے روز عورتوں کے عید گاہ کی طرف..... ا
۳۹۳	میت کو غسل دینے کا بیان	۳۴۹	عید گاہ میں نماز عید سے پہلے..... ا
۳۹۵	میت کو ڈھانپنے کا بیان	۳۵۰	ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی..... ا
۳۹۶	جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان	۳۵۰	عیدین کی نماز میں کیا پڑھے..... ا
۳۹۶	میت کو پیچھے کپڑوں میں		کتاب صلوٰۃ الاستسقاء
۳۹۷	جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے..... ا	۳۵۵	نماز استسقاء کا بیان
۴۰۰	جس کا جنازہ سوا آدمیوں سے..... ا	۳۵۶	استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ..... ا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۲	لحد میں میت پر پیش لگانے کا بیان	۳۰۰	جس کا جنازہ چالیس..... رائج
۳۱۲	قبر کو برابر کرنے کا بیان	۳۰۱	جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے
۳۱۳	پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت	۳۰۲	مسٹر ج اور مسٹر و ج کی وضاحت کا بیان
۳۱۳	قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت	۳۰۲	جنازہ پر گمبیر کہنے کا بیان
۳۱۴	نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا بیان	۳۰۴	قبر پر نماز جنازہ کا بیان
	قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لیے کیا دعا کی جائے	۳۰۶	جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان
۳۱۵		۳۰۸	جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان
	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت..... رائج	۳۰۹	نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان
۳۱۸		۳۱۰	جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو
۳۱۹	خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان	۳۱۱	نماز جنازہ کے بعد سوار ہو کر آنے کا بیان



کتاب الصَّلَاة

نماز کے مسائل

ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے یعنی طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی نیز طہارت کے احکام کے بعد نماز کے احکام لکھے گئے ہیں۔ قیامت میں سب اعمال سے پہلے نماز کی بابت دریافت کیا جائے گا جس کی نماز درست ثابت ہوگی اس کے اعمال کا حساب آسانی لیا جائے گا اور جس کی نماز ہی درست نہ ہوگی اس کے دیگر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کا خاص طور پر خیال رکھے۔ ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر دل لگا کر اور غہر غہر کر پڑھے اور وہ کام جو عبادت الہی میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کھانا، پینا اور چٹا پٹا وغیرہ پہلے ان سے فراغت کرے اور اس کے بعد مقررہ وقت پر نماز ادا کرے۔ آخرت میں نماز سے بے انتہا فائدہ حاصل ہو سکے جن کے تذکرے احادیث میں موجود ہیں ان کے ماسوا اس دنیا میں بھی بے انتہا فوائد ہیں۔

اول : یہ کہ نماز کے ذریعہ بچپن ہی سے انسان کو پابندی وقت کی عادت ہو جاتی ہے اور یہ امر بالکل واضح ہے۔ پابندی اوقات دراصل بہترین صفت ہے جس کی اچھائیوں سے مشرق و مغرب میں کسی کو انکار نہیں۔

دوم : یہ کہ ہر نماز صرف نماز کی وجہ سے اپنی ظاہری و باطنی صفائی و پاکیزگی کا انتظام رکھتا ہے اور صفائی درحقیقت صحت کی ضامن ہے جو انسانی تندرستی کے لیے بے انتہا ضروری ہے۔

سوم : یہ کہ ہر نماز میں قیام، رکوع، سجود اور قعود کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے ہر جوڑ میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور جسم میں جو سستی اور کالی پیدا ہو جاتی ہے وہ ادا ہو جاتی یعنی نماز کی نشست و برخاست کی وجہ سے رفع ہو جاتی ہے۔

چہارم : یہ کہ نیک وقت کی نماز پڑھنے کی وجہ سے انسان میں شکر گزاری اور خلوص و اخلاص کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ لوگوں کے احسان و کرم کو وہی مانتا ہے جو پروردگار عالم کا شکر ادا کرتا ہے اور ایک انسان نماز کی حالت میں پروردگار کے احسانات کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔

پنجم : یہ کہ اکثر و بیشتر گناہوں سے روکنے والی چیز صرف نماز ہے بعض اوقات ایک شخص اپنی شامت نفس کی وجہ سے کسی گناہ کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتا ہے لیکن جو گناہی اسے نماز کے تادم ہو جانے کا خیال آتا ہے تو وہ فوراً ہی اس گناہ کے کام سے الگ ہو جاتا ہے۔

ششم : یہ کہ دل کی صفائی اور ازدیاد قوت توجہ کا سبب اصلی صرف نماز ہے اور جب تک کوئی شخص نماز کا عادی نہ ہو جائے اس وقت تک قوت توجہ اسے حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک فکر سلیم اور عقل و شعور حاصل نہیں ہوتا اور اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ بَدْءِ الْإِذَاانِ

باب: اذان کی ابتداء

۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَحْتَجِعُونَ فَيَتَحَيَّوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنَا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْلَا تَتَّبِعُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بَلَاءُ فَمَ قَنَادٍ بِالصَّلَاةِ))

۸۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص اذان نہیں دیتا تھا۔ ایک دن ان مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کے لیے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجالیا کریں یا یہودیوں کی طرح زنگ بجالیا کریں اور حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لیے مطلع کر دیا کرے جس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْإِذَاانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ

باب: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں

۸۳۸- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنے کے لیے حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا اور یحییٰ نے ابن علیہ کے ذریعہ یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اسے حضرت ابوبٹ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے جائیں۔

۸۳۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُمِيرُ بَلَاءُ أَنْ يَشْفَعَ الْإِذَاانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ عَلَيْهِ حَدَّثْتُ بِهِ أَبُو ب قَالَ إِنَّا الْإِقَامَةَ

(۸۳۷) حضرت عمر فاروقؓ کے مشورہ کو رسول اللہؐ نے قبول فرمایا۔ اس حدیث سے حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دینی امور اور اسلامی کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے حضرت کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا یا مستحب اس کے بارے میں علماء کا باہمی اختلاف ہے لیکن صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حضرت کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا کیونکہ پروردگار نے کہا ہے و مشاورهم فی الامر علاوہ انہیں رسول اللہؐ کا حضرت بلالؓ سے یہ ارشاد کہ اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو۔ یہ اس وقت شرعی اذان نہ تھی بلکہ عبد اللہ بن زید کے خواب بیان کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے موجودہ شرعی اذان کہنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اذان کھڑے ہو کر کہی جائے اور اکثر علماء کے نزدیک بیٹھ کے اذان دینا درست نہیں ہے۔ علامہ امام نوویؒ کا بیان ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک کھڑے ہو کر اذان دینا سنت ہے اور بیٹھ کر بھی اذان دی جاسکتی ہے جو سنت کے خلاف ہے۔

(۸۳۸) امام نوویؒ نے کہا کہ ہمارا اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ تکبیر کے گیارہ کلمات ہیں جو حسب ذیل ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمداً رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ،

۸۳۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ يَسْتَبِيحُ بَغِيرُفُونَهُ فذَكَرُوا أَنْ يُؤْزَرُوا نَارًا أَوْ يَضْرَبُوا نَاقُوسًا فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤْزِرَ الْإِقَامَةَ.

۸۳۹- انس بن مالک کا بیان ہے صحابہؓ نے باہمی طور پر تذکرہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا وقت بتانے کے لیے کسی چیز کا تعین ہونا چاہیے جس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اس کیلئے آگ روشن کی جائے یا ناقوس بجایا جائے چنانچہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

۸۴۰- عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلَمُوا بِعَنْتِ حَدِيثِ النَّبِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُؤْزَرُوا نَارًا.

۸۴۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایک یا دو الفاظ کے فرق سے آئی ہے۔

۸۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤْزِرَ الْإِقَامَةَ.

۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

بَابُ صِفَةِ الْأَذَانَ

۸۴۲- عَنْ أَبِي مَخْلُودَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

۸۴۲- ابو مخذوذہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح اذان سکھائی ہے جو درج ذیل ہے

ثم قد قامت الصلوة، الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله.

امام مالک کے نزدیک تکبیر کے دس کلمات ہیں جن میں قد قامت الصلوة بھی ایک ہی مرتبہ کہی جاتی ہے اور امام شافعی کا قدیم قول امام مالک کے بالکل موافق ہے نیز انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اول و آخر میں اللہ اکبر ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس بنا پر امام شافعی کے نزدیک تکبیر کے صرف آٹھ کلمات ہیں اور امام ابو حنیفہ کا مذہب شاذ ہے ان کے نزدیک ہر کلمہ کو دو مرتبہ کہنا چاہیے اس طرح کلمات تکبیر کی تعداد سترہ ہو جاتی ہے۔ قطابی کا بیان ہے کہ حریم، حجاز، شام، مصر، یمن اور مغربی ممالک میں جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ قد قامت الصلوة کو دو مرتبہ اور باقی کلمات اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہنا چاہیے اور اللہ اکبر جو اول و آخر میں دو مرتبہ کہنا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک ہی بار کی طرح ہے اس لیے کہ اذان میں اللہ اکبر جو چار مرتبہ کیا جاتا ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ دو مرتبہ اللہ اکبر کو ایک ہی سانس میں کیا جاتا ہے اور بعد کو پھر دو مرتبہ اللہ اکبر ایک ہی سانس میں ادا کیا جاتا ہے اور اسی طرح کہنا چاہیے۔ (نودی)

(۸۳۹) ☆ چونکہ اذان دراصل نماز کے لیے جمع ہوجانے اور نماز کا وقت شروع ہوجانے کا اعلان ہے اس لیے اذان کے الفاظ کو دو مرتبہ کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن سکیں اور مسجد میں وقت مقررہ پر جمع ہوجائیں اور اقامت میں اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لیے اقامت۔۔۔ کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنا چاہیے۔ (امام نودی)

(۸۳۲) ☆ رسول اللہ نے ابو مخذوذہ کو اذان کہنے کی ترکیب اور اس کے الفاظ سکھائے۔ صحیح مسلم کے اکثر نسخوں میں لکھا ہے کہ "اللہ اکبر" دو مرتبہ کہا جائے اور دیگر کتب میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنا درج ہے۔ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں بھی اللہ اکبر چار

إِلَّا اللَّهُ)) فقال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَرَحَتْ مِنْ
النَّارِ فَتَضَرَّ فَإِذَا هُوَ رَامِي مِغْرَى.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ
الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ

۸۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ النَّدَاءَ
فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

۸۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْغَاصِ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا
سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ
صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ
فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْفَعِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ
عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ
لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)).

۸۵۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ
قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ

ارشاد ہوا اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ اس کے بعد
لوگوں نے دیکھا کہ وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

باب: اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور آپ
کے لیے وسیلہ مانگے

۸۳۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا کہ جب تم اذان سنو تو مؤذن کے الفاظ
دہراتے رہو۔

۸۴۹- عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے
رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو
جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک
مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا
ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ
دراصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک
بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو
کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے
میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۸۵۰- حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب
مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ
دہرائے اور جب واشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمداً
رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب مؤذن حی
علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔
پھر مؤذن جب حی علی الفلاح کہے تو سننے والے کو لا حول

(۸۳۸) اذان میں جب مؤذن ”حی علی الصلوٰۃ“ کہے تو برہنہ حدیث حضرت عمرؓ کے سننے والے کو لا حول ولا قوۃ الا باللہ
کہنا چاہیے۔ (امام نووی)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))۔

۸۵۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)) قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قَبِيْلَةَ قَوْلِهِ وَأَنَا۔

۸۵۱۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ مؤذن کی اذان سن کر جس نے یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور دوسرا معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ یکساں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمدؐ کی رسالت سے سرور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کر لیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْإِذَاَنِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ
عَنْ سَمَاعِهِ

۸۵۲۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَخَاتَمَهُ مُعَاوِيَةُ كَيْتَ مِطْطَعَةٍ هَوَتْهُ اسْتَمِعْتُ فِيهَا اِذَاْنَ اَنْتُمْ مُؤَذِّنُونَ

(۸۵۲) ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مؤذن کے ہر کلمہ کو سننے والا دہرا تا جائے اور اذان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے اور کلمہ شہادتین کے بعد دہرا جائے جو حضرت سعد نے بیان کی ہے۔

واضح رہے کہ ہر عمل میں خلوص لازمی ہے وگرنہ کوئی فائدہ نہ ہو گا علاوہ ازیں اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ اذان سننے والا ٹاپاک، جھٹی یا جانفہ ہو۔ البتہ سننے والا اگر ناگھانا یا جماع کی حالت میں ہو تو اذان کو نہ دہرائے اسی طرح بحالت نماز بھی اذان کے الفاظ دہرا کر دے۔ قاضی عیاضؒ کا بیان ہے کہ اذان دراصل تمام عقائد ایمانی کی جامع ہے جس میں اثبات ذات خداوندی، توحید الہی اور شہادت رسالت ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز جو بہترین عبادت ہے اس کے پڑھنے کی تاکید اور آخرت کی تدبیر ہے۔ الحاصل اذان کے الفاظ سے توحید باری تعالیٰ کا ثبوت اور اثبات رسالت ہے تاکہ ہر شخص کو بخوبی معلوم ہو جائے کہ تمام اعمال کا نتیجہ صرف حسن خاتمہ پر موقوف ہے اور حسن خاتمہ کا ثبوت یہی ہے کہ انسان توحید رسالت کے عقیدہ پر قائم رہ کر فوت ہو۔ واللہ اعلم (عام نووی)۔

(۸۵۲) اذان کے الفاظ سننے کی شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مؤذنین کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ رحمت و فضل ربی کے سب سے زیادہ مشتاق و منتظر ہوں گے اس لیے اوپر کی چیز دیکھنے کے باعث شوق میں ان کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی نظر آئیں گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیامت کے دن جب کہ دوسرے لوگ پسینہ میں ڈوب جائیں گے تو مؤذنین کی گردن لمبی ہوگی وہ پسینہ

لیے بلانے آیا جس پہ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے قیامت کے دن مؤذن کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہوگی۔

۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

المُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۸۵۳- عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ.

۸۵۴- جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کے لیے اذان کے الفاظ سن کے شیطان اتنی دور بھاگ جاتا ہے جیسے روحاء۔ اعمش نے کہا میں نے ابو سفیان سے پوچھا روحاء کہاں ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر روحاء کی آبادی واقع ہے۔

۸۵۴- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الدَّاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ)) قَالَ سَلِيمَانُ فَسَأَلَهُ عَنْ ((الرُّوحَاءِ)) فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا.

۸۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۸۵۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۸۵۶- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اذان کی آواز سنتے ہی شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کے کلمات نہ سن سکے اور اذان ختم ہو جاتی ہے تو شیطان پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے دل میں دوسوے ڈالتا ہے اور تکبیر اقامت کے وقت پھر چل دیتا ہے تاکہ اقامت کی آواز نہ سنی نہ دے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر لوگوں کے دل میں دوسوے ڈالتا ہے۔

۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الدَّاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ)).

۸۵۷- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان وہاں سے پیٹھ موڑ کر دوڑتا ہوا بھاگ کھڑا

۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ

تھ میں غرق نہ ہو گئے بلکہ عذاب آخرت سے محفوظ رہیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا گردن لمبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ اہل عرب ہر سردار کو لمبی گردن والا اور گردن فراخ کہتے ہیں اور مؤذن بھی قیامت کے دن گردن فراخ سردار ہو گئے۔ ابن عربی نے کہا لمبی گردن ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مؤذنین کے اعمال دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ اچھے ہوں گے۔ قاضی میاضؒ نے لکھا ہے کہ کچھ لوگوں نے حدیث کے لفظ اعناق الف کے زیر سے لکھا ہے اس صورت میں یہ معنی ہو گئے کہ دوسروں کی بہ نسبت مؤذن حضرات سب سے جلد جنت میں دوڑتے جائیں گے اور شاد و خرم رہیں گے۔ (امام نووی)

(۸۵۷) ☆ اذان کے وقت شیطان اس لیے بھاگ کھڑا ہوتا ہے تاکہ اسے اذان کے کلمات نہ سنی نہ دیں اور قیامت کے دن اس کو

الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ))۔

ہوتا ہے۔

۸۵۸- سہیل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس روانہ کیا جاتے وقت میرے ساتھ ایک لڑکا ایک آدمی بھی تھا چنانچہ یہ دوران مسافت ایک باغ کے احاطہ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی اور میرے ساتھی نے دیکھا کہ باغ میں کوئی نہ تھا۔ اس واقعہ کی میں نے اپنے والد کو اطلاع دی تو انھوں نے کہا اگر مجھے معلوم ہو تاکہ تم اس واقعہ سے دوچار ہو گے تو میں تم کو ہرگز نہ بھیجتا۔ اب آئندہ کے لیے یاد رکھو کہ اگر تم اس قسم کی کوئی آواز سنو (اور آواز دینے والا تم کو دیکھائی نہ دے) تو یقین کر لینا کہ وہ شیطان ہے اور اس وقت اسی طرح اذان دینا جس طرح نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے کیونکہ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان وہاں سے پاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

۸۵۹- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کے پاتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اور اذان کے بعد پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر اقامت کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا اور ان کو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس شخص کے خیال میں بھی نہ تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

۸۶۰- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ بالا حدیث کی

۸۵۸- عَنْ سُهَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيَ غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِيَ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ الشَّيْطَانُ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَتَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ))۔

۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاطًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ النَّادِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النَّادِيْنَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبِ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَذْهَبُ كَمْ صَلَّى))۔

۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

حضرت گواہی دیتی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جتنا انسان جو کوئی دنیا میں اذان کے کلمات سنے گا اسے قیامت کے دن اس کی گواہی دینا پڑے گی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ گواہی دینے والے مسلمان ہونگے کیونکہ کافر کی گواہی صحیح اور لائق قبول نہیں ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ شیطان دراصل اذان کی عظمت و بڑائی سے بھارتا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شیطان دراصل اذان کے الفاظ سے صرف ناامیدی اور مایوسی کی وجہ سے بھارتا ہے کیونکہ اذان میں توحید الہی اور رسالت پناہی کا اقرار و اعلان ہے۔ (مختصر از امام نووی)

النَّبِيِّ ﷺ يَجْلِبُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذُرِي كَيْفَ صَلَّى))

طرح فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ آدمی کو خیال ہی نہیں رہتا کہ اس نے کیوں کر نماز پڑھی (یعنی اس کے منتشر خیالات میں اس کا

دھیان بٹ جاتا ہے)۔

باب: تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوِ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرُّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

۸۶۱- عَنْ غَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقِيلَ أُنْ يَوْمَعٍ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرَفَعُهُمَا نِينَ السَّحَابَتَيْنِ.

۸۶۱- عبد اللہ بن عمرؓ بیان کیا ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

(۸۶۱) ☆ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ نماز کی ابتدا میں رفع الیدین (گندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے) کرنے کے لیے پوری امت کا اجماع ہے لیکن اور دوسرے مقامات میں ان کا بھی اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام مالکؒ اور دیگر جمہور علماء کے نزدیک رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے نیز امام شافعیؒ نے کہا کہ جب تشہد پڑھ کر کھڑا ہو تو بھی رفع الیدین کرے کیونکہ امام بخاریؒ نے بحوالہ عبد اللہ بن عمرؓ لکھا ہے کہ رسول اللہؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابو حنیدہ ساعدیؒ نے بھی ہامانیدہ صحیحہ یہی بیان کیا ہے جنہیں ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ نے تحریر کیا ہے علاوہ ازیں ابو بکر بن منذرؒ ابو علیؒ طبریؒ اور بعض ائمہ ریث کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین کرنا مستحب ہے امام ابو حنیفہؒ اہل کوفہ اور امام مالکؒ کی مشہور روایت یہی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں رفع الیدین نہیں ہے اور بالا جماع رفع الیدین کرنا کسی وقت بھی واجب نہیں ہے (ہاں سخت نبوی ضرور ہے)۔ اس کے برخلاف امام داؤدؒ ظاہری نے بوقت تکبیر تحریمہ رفع الیدین کرنے کو واجب لکھا ہے نیز امام ابو الحسن احمد بن مبارکؒ قول ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین واجب ہے۔

کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں:

جمہور علماء کا عمل اور بیان ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اس طرح اٹھایا جائے کہ اٹھیوں کے سرے کانوں کے اوپر تک پہنچ جائیں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک رہیں۔

رفع الیدین کرنے کا وقت:

پہلی روایت کے بموجب تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت کے مد نظر تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت کے تحت عین تکبیر کے ساتھ ہی ہے۔

۸۶۲- ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں موڑھوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے یعنی رفع یدین سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔

۸۶۳- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

۸۶۴- ابوقلابہ کا بیان ہے کہ انھوں نے مالک بن حویرثؓ کو نماز پڑھتے دیکھا انھوں نے نماز پڑھنے کے لیے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا اور پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر بھی اور بیان کیا کہ رسول اکرمؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۸۶۵- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور رفع یدین کرتے تھے۔

۸۶۶- ابوقلابہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں کو کان کی لوؤں تک اٹھاتے دیکھا۔

باب: نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا حکم

۸۶۲- عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنْ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَفْعَلْهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

۸۶۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

۸۶۴- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا.

۸۶۵- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثِي بِيَمَانِ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثِي بِيَمَانِ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتَّى يُحَادِثِي بِيَمَانِ فُرُوعِ أُذُنَيْهِ.

بَابُ إِبْتِائِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

(۸۶۵) ☆ امام مالکؒ، ثوری شافعیؒ، احمدؒ، ابو حنیفہؒ اور اکثر و بیشتر علماء کے نزدیک تکبیر تحریم واجب ہے لیکن قاضی عیاض نے بروایت ابن مہنیہ حسن زہریؒ کی قیادہ حکم اور ابو زامیؒ کی بیان کیا کہ تکبیر تحریمہ دراصل سنت ہے اور واجب نہیں ہے نیز نماز پڑھنے کے لیے صرف دل میں نیت کر لینا کافی ہے اور صحیح احادیث سے تکبیر کا وجوب ثابت ہے۔ امام نوویؒ

فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

۸۶۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيَكْبِرُ كُلَّمَا حَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْتَصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْتَبِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكْبِرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَرُفَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقَعُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيَكْبِرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْفَتْحَى بَعْدَ الْحُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْتَبِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكْبِرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشْتَبِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۷۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَحْلِفُهُ مَرْوَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْتَبِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ

۸۶۷- ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابو ہریرہؓ جب نماز پڑھتے تو ہمیشہ جھکتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر انھوں نے نماز سے فراغت کے بعد کہا میں تم سب لوگوں کی بہ نسبت رسول اکرمؐ جتنی نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے دینا و لك الحمد پڑھتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور ختم نماز تک ہر نشست و برخاست کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سب لوگوں کی بہ نسبت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۹- ابن جریج کی روایت کی مانند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہر قیام کے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس روایت میں ابو ہریرہؓ نے یہ نہیں کہا کہ دوسروں کی بہ نسبت میں رسول اکرمؐ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

۸۷۰- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مروانؓ نے جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا تو وہ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر اس کو ابن جریج کی مانند بیان کیا اور اس میں مذکور ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت کے بعد کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کی نسبت میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

سے زیادہ مشابہ ہے۔

۸۷۱- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ جھکتے اور اٹھتے وقت ابو ہریرہؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے۔ ہم نے پوچھا یہ تکبیریں کیسی؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ تو رسول اکرمؐ کی نماز ہے (یعنی رحمت و دعا اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)۔

۸۷۲- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ جب نماز میں جھکتے یا اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور بیان کرتے کہ رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۸۷۳- مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اور عمران بن حصینؓ نے حضرت علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدے کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اور جب دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے الحاصل جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ رسول اکرمؐ کی نماز کی طرح انھوں نے نماز پڑھائی ہے یا یہ کہا کہ انھوں نے مجھے رسول اکرمؐ کی نماز یاد دلادی۔

باب : ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

۸۷۴- عبادہ بن صامتؓ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ قَالَ إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۸۷۳- عَنْ مَطْرَفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْتَصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَحَدُ عِمْرَانَ بِيَدَيْ نُمْ قَالَ لَقَدْ صَلَّيْنَا بِمَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَرْنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

بَابُ وَجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَمْ أَمْكَنْهُ تَعَلُّمَهَا قَرَأَ مَا تيسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا

۸۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

(۸۷۳) ☆ ہر رکعت میں تکبیر کہنا چاہیے البتہ رکوع کے بعد قیام کرتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے جس پر تمام گزشتہ اور موجودہ علماء اتفاق ہے۔ رسول اکرمؐ کے اس فعل کی لوگوں کو اطلاع نہ ملنے کی وجہ ہی سے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم سب کی یہ نسبت میری نماز رسول اکرمؐ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ واضح ہو کہ ہر دو رکعت والی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں یا یک تو تکبیر تحریمہ ہے اور باقی ہر رکعت میں پانچ پانچ ہیں اسی طرح تین رکعت میں ستر اور چار رکعت میں بائیس اور پانچوں نمازوں میں چورانوے تکبیر کہنا چاہیے جسکے جملہ تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں البتہ ایک روایت میں امام احمد بن حنبل نے کہا کہ سب تکبیریں واجب ہیں۔ (نودی)

۸۷۵- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) .
۸۷۵- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ حکم بیان کیا کہ جس نے ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نمازی نہیں ہوئی۔

۸۷۶- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَفْرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) .
۸۷۶- عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے ام القرآن سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نمازی نہیں ہوئی۔

۸۷۷- عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَصَاعِدًا .
۸۷۷- اور معمر نے اتنا زیادہ بیان کیا پس زائد۔

۸۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَفِيهَا خِلَاجٌ)) ثَلَاثًا غَيْرَ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .
۸۷۸- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی۔ یہ جملہ آپؐ نے تین بار ارشاد فرمایا لوگوں نے پوچھا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ ابو ہریرہؓ نے جواباً کہا اس وقت تم لوگ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ میں

(۸۷۷) ☆ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ ان احادیث سے سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا واجب ثابت ہوا ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جو کوئی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا پڑھ سکا ہو اس کو اس کا پڑھنا ضروری ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے جو ان احادیث کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ نے ان احادیث کو دلیل بنا کے کہا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور مفرد کو بھی سورہ فاتحہ (الحمد) پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے کو سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور وہ اتنی آہستہ پڑھے کہ خود ہی سن سکے۔ بعض مالکی مسلک کے علماء کا بیان ہے کہ صرف دل میں پڑھ لینا کافی ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور کوئی چیز پڑھی کسی وقت جاتی ہے جب کہ زبان حرکت کرے اور پڑھنے کا کم از کم معیار یہ ہے کہ پڑھنے والا خود سن لے اور جو کوئی زبان بلائے بغیر صرف اوپر ہی دل سے پڑھے تو وہ قرات نہیں ہوتی حالانکہ سورہ فاتحہ کی قرات واجب ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ایک روایت حضرت علیؓ، ربیعہؓ، اور محمد بن ابی سفیانؓ از اصحاب مالکؒ کی زبانی جو بیان کی ہے کہ قرات بالکل واجب نہیں ہے صرف شاذ اور غیر مرفوع روایت ہے علامہ ثوریؒ، ابوزاریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ آخر کی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں بلکہ نماز کی کو اختیار ہے خواہ پڑھے خواہ چپ رہے اور خواہ سبحان اللہ کہے لے لیکن صحیح مذہب جس پر تمام سلف و خلف کا جملہ ہے یہی ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ایک دیہاتی سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔

(۸۷۸) ☆ احد حدیث شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا وہ جزو اعظم ہے کہ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور نصف نصف تقسیم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ نصف سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمِيدُنِي عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَتَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ ((قَالَ مُحَمَّدُنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوْضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا)) قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ((قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ)) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ((قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.

۸۷۹- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ

۸۷۹- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔



اور تعریف و تحمید ہے اور نصف میں وہ دعا ہے جس نے نواہ نماز کو حاصل ہوتے ہیں جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورۃ فاتحہ سے علیحدہ تصور کرتے ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ الخ اس سورت میں داخل ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کو بھی بیان فرماتے اور جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورۃ فاتحہ میں داخل و شامل کہتے ہیں وہ بھی اسی حدیث سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو سورۃ فاتحہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ (مختصر اِزلام نووی)

چونکہ سورۃ فاتحہ دراصل قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور اس کے پڑھنے کا رحمت عالم نے حکم دیا ہے اس لیے ہر رکعت میں پڑھی جائے۔ (از بترجم)

أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۸۸۰- یہ حدیث بھی گذشتہ حدیث کی مانند ایک اور سند سے
بھی منقول ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں
نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا
ہے اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے
ہے۔

۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ
الْقُرْآنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ سَفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا
((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ
عَبْدِي بِصَفَتَيْنِ فَصَفْتُهَا لِي وَنَصَفْتُهَا لِعَبْدِي)).

۸۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی
نماز نامکمل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد
فرمایا۔

۸۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ)) يَقُولُهَا ثَلَاثًا
بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۸۸۲- ابو ہریرہ نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ بغیر قرات
کے نماز درست نہیں ہوتی اس کے بعد ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول
اکرمؐ نے جو نماز باوازی بلند پڑھی ہم نے بھی باوازی بلند پڑھی اور جو
نماز آپؐ نے غیر جبری پڑھی اسے ہم نے بھی ویسے ہی ادا کیا۔

۸۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ))
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَانَهُ
لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ.

۸۸۳- عطاء نے ابو ہریرہ کا قول بیان کیا کہ نماز کی ہر رکعت میں
قرات کرنا چاہیے۔ رسول اکرمؐ نے جس نماز میں ہم کو قرات سنائی
وہی ہم نے تم کو سنائی اور جو نماز رسول اکرمؐ نے غیر جبری
پڑھی وہی ہم نے بھی پڑھ کے تم کو بتلادی جس پہ ایک آدمی
نے کہا کہ اگر میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھوں تو کیا حرج
ہے؟ ابو ہریرہ نے جواب دیا سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی
مزید آیات پڑھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر صرف سورہ

۸۸۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ
الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا
مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ لَمْ أَرِذْ عَلَى أُمَّ الْقُرْآنِ
فَقَالَ إِنَّ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهِيَ خَيْرٌ وَإِنْ انْتَهَيْتْ
إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ.

(۸۸۳) ☆ اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اسی پر اجماع ہے کہ مزید کسی سورت کا پڑھنا مستحب ہے فجر، جمعہ
اور دوسری نمازوں میں۔ سورہ فاتحہ کی قرات کے ساتھ اور کسی سورت کا ملانا تمام علماء کے نزدیک سنت ہے۔ قاضی عیاض نے بعض بالکی ملک
کے اشخاص کا یہ قول بیان کیا ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا واجب ہے حالانکہ یہ قول شاذ اور مردود ہے البتہ تیسری اور چوتھی
رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی کسی سورت یا آیت کا پڑھنا مستحب ہے یا غیر مستحب؟ اس بارے میں علماء کا ط

الحمد پڑھو تو وہ بھی کافی ہے۔

۸۸۳- عطاء نے ابو ہریرہؓ کا یہ قول بیان کیا کہ ہر نماز میں قرات ہے اور جس نماز میں رسول اکرمؐ نے پاؤں بلند قرات کر کے ہمیں اس کی تعلیم دی ویسی ہی ہم نے تم کو سنا دی اور جو نماز آپؐ نے غیر جہری اور فرمائی ویسی ہی ہم نے تم کو ادا کر کے بتادی۔ جس نے سونا فاتحہ پڑھی اس کی نماز پوری ہوئی اور جس نے اس پر مزید کسی سورہ یا آیات کا اضافہ کیا تو یہ بہتر ہے۔

۸۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اسے میں ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ چنانچہ اسی طرح وہ نماز پڑھتا اور لوٹ کر آپؐ کو سلام کرتا اور آپؐ بھی فرماتے کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو رسول برحق بنایا ہے میں اس سے زیادہ اچھے طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں براہ کرم آپؐ ہی مجھے بتا دیجئے تو ارشاد ہوا تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر کہو اور پھر جتنا قرآن کریم تمہا سانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو اس کے بعد رکوع کرو اور پھر یہ آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد یہ اطمینان سجدہ

۸۸۴- عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَعْفَى مِنَّا أَحْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

۸۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَلَسَّمَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ قَالَ ((اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ)) فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَسَّمَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ثُمَّ قَالَ ((اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ حَتَّى)) فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنَ غَيْرَ هَذَا عَلَيْنِي قَالَ ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسُكَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَغْتَدِلَ فَإِنَّمَا تَمَّ اسْتِجْزَاءُ حَتَّى

۱- ابھی اختلاف ہے امام مالکؒ سورت کے ملانے کو مکروہ کہتے ہیں امام شافعیؒ نے اپنے آخری بیان میں اسے مستحب قرار دیا ہے اور ان کا قدیم اور ابتدائی بیان یہی ہے کہ سورت ملانا غیر مستحب ہے۔ بعض دوسرے ائمہ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وہ سورت ملانے یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے۔ جمہور کا متفقہ بیان ہے کہ نماز جنازہ میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کے آمین کہ لے البتہ نقلی نماز میں سورہ ملانا مستحب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیات پڑھنا مستحب ہے اور اس کے ترک سے سجدہ سہولاً لازم نہیں آتا۔ (مختصر از امام نووی)

۱۷۹۴- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: بَثُّ فِي تَيْبَتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ قِبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْحَفْنَةِ نَوْ الْقَصْعَةِ فَأَكْبَهُ يَدِيهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى حَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا)) .

۱۷۹۵- عن ابن عباس قال سلمة فلقيت كرويتا فقال قال ابن عباس كنت عند خالتي ميمونة فجاء رسول الله ﷺ ثم ذكر ببئيل حديث غنبر وقال ((واجعلني نورًا ولم يشك)) .

۱۷۹۶- عن ابن عباس قال بث عند خالتي ميمونة واقتصر الحديث ولم يذكر غسل الوجه والكفين غير أنه قال ثم أتى القربة فحل شباقتها فتوضأ وضوءًا بين الوضوءين ثم أتى فراشه فنام ثم قام قومة أخرى فأتى القربة

۱۷۹۵- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریم کو ملتا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غنبر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ ”واجعلنی نوراً“ اور اسی کو اس میں کوئی شعبہ نہیں۔

۱۷۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرایا بیان کیا مگر منہ اور تھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

تَطْمِئِنَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا))۔

۸۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ النِّصْبَةِ ((وَزَادَا فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ))۔

بَابُ نَهْيِ الْمُأْمُرِ عَنْ جَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ

۸۸۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ لَكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا))۔

۸۸۸- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ

(۸۸۶) ☆ ظہر ظہر کر اطمینان کے ساتھ تمام نماز کے ارکان ادا کیے جائیں اس کو تعدیل ارکان کہتے ہیں جو تمام علماء کے نزدیک فرض ہے اور اسی حدیث کو تعدیل ارکان کے لیے جہور علماء دلیل و ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ نے اسے واجب کہا ہے۔ (امام نووی)

(۸۸۷) ☆ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو یاؤاز بلند قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے مقتدی کو یاؤاز بلند قرآن پڑھنے سے باز رکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ کچھ لوگ سری نماز یعنی ظہر و عصر میں بھی امام کے پیچھے بحیثیت مقتدی الحمد کے بعد کوئی اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کی بابت رحمت عالم نے منع فرمایا کہ تم یہ آواز بلند نہ پڑھو۔ البتہ ایک شاذ و ضعیف قول یہ ہے کہ مقتدی سری نماز میں بھی جہری نماز کی مانند کوئی سورت پڑھے اور یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ جہری نماز میں مقتدی کو بالکل خاموش رہ کر صرف سنتے رہنے کا حکم ہے اور سری نماز میں سورت پڑھنے کی تاکید ہے علاوہ ازیں اگر جہری نماز میں مقتدی اپنے امام سے اس قدر زیادہ فاصلہ ہو کر کہ وہ امام کی قرأت نہ سن سکتا ہو تو اس مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش نہ رہے بلکہ الحمد کے ساتھ مزید کوئی سورت یا قرآن کی آیات تلاوت کرے اور یہی مسلک بالکل صحیح ہے۔ (نووی)

پڑھنے لگ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے سوال کیا کہ پڑھنے والا کون تھا؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا ”میں“۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میری فرات میں غلبان پیدا کر رہا ہے۔
۸۸۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے آئی ہے۔

اسْمُ رَبِّكَ اَلْعَلٰى فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قَالَ ((اَتَيْكُمْ قُرْاُ اَوْ اَتَيْكُمْ الْفَارِئ)) فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ ((قَدْ ظَنَنْتُ اَنْ بَعْضَكُمْ خَالَجِيَهَا))

۸۸۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ اَنْ بَعْضَكُمْ خَالَجِيَهَا))

باب : بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے کی دلیل۔

۸۹۰- انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ و حضرت عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم (جہر سے) پڑھتے نہیں سنا۔

بَابُ حُجَّةٍ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبِسْمَلَةِ
۸۹۰- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۸۹۱- شعبہ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے پوچھا کیا آپ نے خود یہ حدیث حضرت انسؓ کی زبانی سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا ہاں ہم نے یہ مسئلہ ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے یہ حدیث سنائی تھی۔

۸۹۱- عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هَذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَسْمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ

۸۹۲- عہدہ نے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظمؓ دعائے ثانیہ کلمات ذیل بلند آواز سے پڑھتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جددک ولا الہ غیرک۔ نیز قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ غنیؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات کرام الحمد للہ رب العالمین سے

۸۹۲- عَنْ عَبْدِہُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ وَعَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ کَتَبَ اِلَیْهِ یُخْبِرُهُ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَبِی بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا یَسْتَفِیحُوْنَ بِ

(۸۹۰) ☆ یعنی رحمت عالم اور خلفائے راشدین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہت پڑھ کر سورۃ الحمد سے قرأت شروع کرتے تھے۔ امام شافعی اور جمہور سلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ ان دراصل سورۃ فاتحہ کا جزو ہے اس لیے جب سورۃ فاتحہ پڑھا پڑھی جائے تو بسم اللہ ان کو بھی پڑھنا پڑھنا چاہیے۔ (تووی)

(۸۹۱) ☆ اس حدیث سے وہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ شاید یہ حدیث قتادہ نے انسؓ سے خود سنی ہو بلکہ صرف انسؓ کا حوالہ دے دیا ہو۔ شبہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ قتادہ کی عادت تھیں کہ ہر شخص کے بارے میں یہ شبہ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔

قرأت شروع کیا کرتے تھے اور سورہ فاتحہ سے پہلے یا بعد میں بسم اللہ الخ (جہرے) نہیں پڑھتے تھے۔

۸۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

باب: سورہ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ الح کوہر
سورۃ کا جزو کہنے والوں کی دلیل

۸۹۴ھ - انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر ایک غفلت سی طاری ہوئی پھر مسکراتے ہوئے آپؐ نے سر اٹھایا جس پہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کو کس چیز پر ہنسی آ رہی ہے؟ اور شاد ہوا مجھ پہ ابھی ابھی قرآن کریم کی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ آپؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر انا اعطیناک الکوثر کی پوری سورت پڑھی اور فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ کثیا چیز ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں تو ارشاد ہوا کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا پروردگارؐ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بروز محشر میرے امتیٰی اس حوض کا پانی پینے کے لیے آئیں گے۔ اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا جس پہ میں کہوں گا الہ! یہ شخص میل امتیٰی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں یہ آپؐ کا امتیٰی نہیں بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آپؐ کے بعد نئے کام نکالے اور بدعتیں کیں۔ ابن حجر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس مسجد میں تشریف فرماتے اور اللہ نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے آپؐ کے بعد بدعتیں نکالیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَآءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا.

٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ
بَابَ حُجَّةٍ مِنْ قَالَ بِالسَّمَلَةِ آيَةً مِنْ

أَوَّلُ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةٍ

٨٩٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مَبْسُطًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَتَزَلَّتْ عَلَيَّ آيَةُ سُورَةِ)) فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَطْغَيْنَاكَ الْكُوفُورَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِقَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ ((أَتَذَرُونَ مَا الْكُوفُورُ)) فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((فَإِنَّهُ نَهَرَ وَعَدِيدِيهِ رَمَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرْدُ عَلَيْهِ أُمْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيَخْلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمْتِي يَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْتَ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ))

(۸۹۳) اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بسم اللہ الخ سورہ کوڑکا جزہ ہے اور اسی طرح ہر سورت کے اول میں داخل ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ سجدہ میں سو بار سست ہے اور تابع کو اپنے آقا سے فیسی کا سبب پوچھنا بھی جائز ہے۔ (امام نووی)

۸۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغَفَاءَةِ بَنُو
حَدِيثِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْهُ قَالَ ((نَهَرٌ وَعَذْيَةٌ
رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّجَةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ)) وَلَمْ
يَذْكُرْ ((آتَيْنَاهُ عَذْرَ النُّجُومِ))

باب: وضع یدہ الیمنی علی الیسری
بعد تکیبۃ الاحرام تحت صدرہ فوق
سرۃہ ووضعهما فی السجود علی
الأرض حدو منکبہ

۸۹۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ
يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَّ هَتَامَ
حِجَالِ أَذُنَيْهِ ثُمَّ التَّحَفَّ بِرِئِوَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ
الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ
أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثُّوبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ
فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))
رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجْدَةً ثَانِيَةً كَفَّيَهُ

(۸۹۶) اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا
چاہیے اور تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھ کر سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور کعبہ کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو موٹھروں کے
برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء وحدیث کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابوالحسن بن راہویہ، ابوالفتح
مرزوقی کی روایات جو در قطعی اور یحییٰ بن بحوالہ حضرت علیؑ ہیں وہ باقی جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمد، ابوداؤد، ابوالحسن
منذکرہ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ
باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواج یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں
ہاتھ چھوڑ دے۔ اور یحییٰ بن سعد کا بھی یہی قول ہے علاوہ ازیں جمہور علماء اور اہل حدیث نے وائیل بن حجر، سہیل بن سعد، یحییٰ بن سعید وغیرہ کی روایات کو
ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اور ترمذی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (مختصر اتودی)

بَابُ التَّشْهَدِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم

۸۹۷- عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے سلام ہے اللہ پر سلام ہے فلاں شخص پر۔ چنانچہ ایک دن رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام سلام ہے اور وہ تمام برائیوں سے سالم و پاک و صاف ہے اس لیے تم لوگ تشہد میں یہ کلمات پڑھا کرو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله اس کے بعد نمازی جو بتی چاہے وہ دعا کرے کیونکہ ان کلمات کے ادا کرنے سے ہر نیک بندہ کو جو زمین پہ ہوا آسمان میں ہو سلام پہنچ جاتا ہے۔

۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ صرف اس میں یہ الفاظ نہیں کہ ”اس کے بعد جو چاہے مانگے۔“

۸۹۹- منصور سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث فی طرح مروی ہے اور اس روایت میں ذکر ہے پھر اس سے جو اس کا جی چاہے دعا کرے۔

۸۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ)) .

۸۹۸- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ)) .

۸۹۹- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثَيْهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ بَعْدَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ .

(۸۹۷) تین طرح کے تشہد احادیث میں بیان کیے گئے ہیں اور باتفاق علماء ہر ایک کا پڑھنا درست ہے امام شافعی اور بعض مالکی اشخاص کے نزدیک عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان کردہ تشہد افضل ہے کیونکہ اس میں مبارکات کا لفظ ہے جو قرآن کریم کی آیت تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ کے سین موافق ہے نیز ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم کو تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کریم کی سورتیں اور آیات سکھائی ہیں اور یہ تشہد امام ابو حنیفہؒ، امام احمدؒ، مجہور فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک بھی افضل ہے کیونکہ بصحت تامہ روایت کیا گیا ہے۔ امام مالکؒ نے حضرت عمرؓ کے بیان کردہ تشہد کو جو آپؐ نے صحابہؓ کی موجودگی میں برسر منبر سکھایا اور جس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا افضل قرار دیا ہے جس کے الفاظ ہیں التحیات للہ الواحیات للہ الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایہا النبی اخر تک۔

علاوہ ازیں شافعی نے پہلے تشہد کو سنت اور دوسرے کو واجب کہا ہے امام احمدؒ نے پہلے کو واجب اور دوسرے کو فرض کہا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ اور دیگر فقہاء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں لیکن باتفاق مجہور علماء اہل حدیث کے نزدیک دونوں تشہد واجب ہیں کہ ان کے بغیر نمازی نہیں ہوتی (تشہد کے سوا ترک سے مجہد سہو لازمی ہے)۔ (امام نوویؒ)

۹۰۰۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ہم لوگ نماز میں تشہد پڑھتے تھے جیسا کہ منصور نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تشہد پڑھنے کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ جو دعا چاہے کرے۔

۹۰۱۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کے مندرجہ بالا تشہد اس طرح سکھایا جس طرح آپ مجھے قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے التحیات المبارکات (تاکتم) اور ابن ربیع کا بیان ہے کہ قرآن کی سورتوں کی مانند آپ سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔

۹۰۴۔ حطان بن عبد اللہ رقاشی کا بیان ہے کہ میں ابو موسیٰ اشعرئؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب ہم لوگ تشہد میں بیٹھے تھے تو پیچھے سے کسی آدمی نے کہا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ ابو موسیٰ اشعرئؓ نے بعد ختم نماز پوچھا یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش رہے تو آپؐ نے پھر کہا تم لوگ سن رہے ہو بتاؤ کہ تم میں سے یہ بات کس نے کہی؟ جب سب لوگ چپکے رہے تو آپؐ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی نہیں میں نے نہیں کہے مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپؐ فغانہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص

۹۰۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدَ مِنَ الدُّعَاءِ)).

۹۰۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا بَيْنَ كَتَبِيهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَأَقْصَرَ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا أَقْصَا.

۹۰۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الْعُطَيَّاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَيْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

۹۰۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۹۰۴۔ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَفَرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبَرِّ وَالْزَّكَوَةِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمْ الْغَابِلُ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ الْغَابِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكَذَا فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتَهَا وَلَقَدْ رَهَبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتَهَا وَلَمْ

نے کہا یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف بھلائی اور نیکی کی تھی۔ ابو موسیٰؓ نے جواب دیا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے حالانکہ رسول اکرمؐ نے ہم کو یہ دوران خطبہ تمام امور بتائے اور نماز پڑھنا سکھائی ہے وہ اس طرح کہ تم لوگ نماز پڑھنے سے پہلے صفیں سیدھی کر لو پھر تم میں سے کوئی امام بنے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ ولا الضالین کہہ چکے تو تم آمین کہو تاکہ اللہ تم سے خوش رہے۔ امام کی تکبیر و رکوع کے بعد تم تکبیر و رکوع ادا کرو اور امام سے پہلے تکبیر و رکوع ادا نہ کرو۔ کیوں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تمہارا ایک لمحہ تاخیر کرنا امام کے رکوع و تکبیرات کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے۔ پھر جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم انھم ربنا لك الحمد کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی کہا ہے کہ جو کوئی اللہ کی تعریف و توصیف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے۔ امام جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر اور سجدہ کرو کیونکہ تم سے ایک لمحہ پہلے امام تکبیر کہتا اور سجدہ و رفع کرتا ہے اور ایک لمحہ بعد یہ اعمال کرو تو تم میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے التحیات الطیبات الصلوٰت للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین اشدھ ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبده ورسوله۔

۹۰۵- قتادہؓ نے ایک دوسری روایت بھی اسی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے علاوہ ازیں جریر نے سلیمان کے ذریعہ قتادہ کی زبانی یہ حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ امام جب قرات کرے

أَرُدُّ بِهَا إِلَا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَظْبًا قَبِيْرًا لَنَا سُنَّتًا وَعَلَّمَنَا صَلَاتًا فَقَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمِكُمْ أَحْذَكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ)) غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ((فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَفَعَ فَكَبِّرُوا وَارْجِعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَبَيْنَكَ بَيْنَكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَكَ بَيْنَكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْفَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))۔

۹۰۵- عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ

(۹۰۵) بعض لوگوں نے امام مسلم کی اس کتاب پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں اکثر وہ احادیث ہیں جن پر جمہور کا اتفاق نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحیح مسلم میں جتنی احادیث درج ہیں امام مسلمؒ کے نزدیک ان سب پر جمہور کا اتفاق ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام مسلمؒ اسباب و علل میں دوسروں کی تقلید نہیں کرتے تھے یعنی اس حدیث میں و اذا قرا فانصتوا کے الفاظ کی زیادتی پر علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ لہٰذا

تو مقتدی خاموش سنتے رہیں۔ ابو کامل کی روایت جو صرف ابو عوانہ کی زبانی ہے اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی یہ فرمایا ہو کہ جو بندہ تعریف الہی کرتا ہے تو اللہ اس کی تعریف سنتا ہے البتہ امام مسلمؒ کے شاگرد ابو اسحقؒ نے کہا کہ ابو بکر جو ابو نصر کے بھانجہ ہیں وہ اس روایت کو محل گفتگو کہتے ہیں۔ امام مسلمؒ کا بیان ہے کہ سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے (یعنی یہ روایت بالکل صحیح ہے جسے سلیمان نے بیان کیا ہے کہ امام جب قرأت کرے تو مقتدی کو خاموش سنتے رہنا چاہیے)۔ ابو بکر کی دریافت پر امام مسلمؒ نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث بالکل صحیح ہے کہ امام کی قرأت پر مقتدی خاموش سنتا رہے پھر امام مسلمؒ نے دریافت پر جواب دیا یہ ضروری نہیں کہ جس روایت کو میں صحیح سمجھوں اسے اپنی کتاب میں لکھوں بلکہ میں نے اس کتاب میں وہ احادیث لکھی ہیں جو متفقہ طور پر صحیح ہیں۔

۹۰۶- قتادہ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی کہا ہے جو کوئی اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ اس کو سنتا ہے۔

باب: تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے احکام

۹۰۷- ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اکرمؐ وہاں تشریف

فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ)) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) إِيَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّنِ أَحْبَبْتُ أَبِي النَّصْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ نَرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سَلِيمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ نَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٌ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.

۹۰۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)).

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۹۰۷- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَخْلِبِ سَعْدِ بْنِ

لن یحییٰ بن معین، ابو حاتم رازی، دارقطنی اور حاکم ابو عبد اللہ کے شیخ حافظ ابو علی نیشاپوری نیز امام بیہقی نے اپنی سنن کبیر میں ابوداؤد کی طرح لکھا ہے کہ ان الفاظ کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔ نیز سلیمان یحییٰ نے اس حدیث کے بیان کرنے میں قتادہ کے تمام دوستوں کی مخالفت کی ہے علاوہ ان میں تمام حافظین حدیث کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی صرف ایک ضعیف روایت میں ہے اور اس سے بڑھ کر امام مسلمؒ کی صحت بیان کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ انھوں نے خود اس روایت کو اپنی صحیح میں شامل نہیں کیا۔ (از امام نووی)

(۹۰۷) علماء کا باہمی اختلاف ہے کہ درود آخری تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور جمہور علماء

لائے چنانچہ بشر بن سعد نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اس لیے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ سننے کے بعد آپ بالکل خاموش رہے اور ہم نے تمنا کی کہ کاش ہم آپ سے نہ پوچھتے پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی ال ابراہیم وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی ال ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔ اور سلام بھیجنے کا طریقہ تم کو معلوم ہی ہے۔

۹۰۸- ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مل کر کہا میں تم کو یہ تحفہ دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کی ترکیب تو ہم نے معلوم کر لی ہے مگر یہ بتادیتے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ ارشاد ہوا کہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وبارک علی ال محمد کما صلیت علی ال ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔

۹۰۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس میں ہدیہ کا ذکر نہیں۔

۹۱۰- ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”و بارک علی محمد“ کے الفاظ ہیں ”اللھم“ کا لفظ نہیں ہے۔

۹۱۱- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض

عِبَادَةُ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْنَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ خَمِيدٌ مُجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ))۔

۹۰۸- عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ فَقَالَ أَنَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةَ حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَمِيدٌ مُجِيدٌ))۔

۹۰۹- عَنْ شُعْبَةَ وَيَسَعْرِ عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ يَسَعْرِ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةَ۔

۹۱۰- عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلْ اللَّهُمَّ۔

۹۱۱- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا

اللہ درود پڑھنے کو سنت کہتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص تشدد کے بعد درود نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائے گی اور امام شافعی اور امام احمد امام شعبی عبد اللہ بن عمر کے نزدیک درود پڑھنا واجب ہے یعنی اگر درود نہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔ امام بیہقی کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے امام شافعی اور امام شعبی پر یہ الزام لگایا ہے کہ انھوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے تو یہ الزام خود غلط ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تشدد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا))

بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ
۹۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَمِيٍّ

۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ))

(۹۱۲) قاضی میاض کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل کرے گا یا دس گنا زیادہ اس کو ثواب عطایت کرے گا جیسے کہ پروردگار کا یہ حکم ہے کہ جو کوئی نیک کا ایک کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دس گنا عطا کرے گا۔ (امام نووی) واضح ہو کہ درود کے معنی رحمتیں، مبارکبادیاں اور نوازشیں ہیں علاوہ ان میں درود کے معنی ہیں اللہ کو ناکام کی بیرونی کرنے کا حکم دینا۔ (ازمترجم)

(۹۱۵) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی دونوں کو آمین کہنا مستحب ہے نیز جو شخص تہانماز پڑھ رہا ہو اس کو بھی آمین کہنا ضروری ہے مقتدی کو امام کے ساتھ ہی آمین کہنا چاہیے۔ امام کی آمین سے پہلے ایک لمحہ پہلے یا ایک لمحہ بعد آمین نہ کہی جائے نیز لہ

۹۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ((

۹۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِّشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنِ فَنَحَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذَهُ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ فَعُوذًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ

۹۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَامَ الرَّسُولُ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَاقِفٌ إِخْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں (تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے۔
۲۱۳۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔
۲۱۳۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بَنِيَّةَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))

۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ ۲۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبْغِ عَلَيْهِ))

۲۱۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طَعِنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَبَّحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلَيُّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْخَلَى))

۲۱۳۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صَهْبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صَهْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْخَلَى))

۲۱۳۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صَهْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَنْكِحُ فَقَالَ عُمَرُ عَلَّامٌ تَنْكِحِي أَعْلَى

ظہر ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے گھر کی جہت سے تھا ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مردہ اس سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مردہ اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نودینی)

((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَ بِهِ فَإِذَا كَثُرَ فَكْثُرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِبًا فَصَلُّوا فَعُولًا جَمْعُونَ))۔

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو وہ جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تحمید پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔

۹۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِبَتْ فَصَلَّى لَنَا قَاعِبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر باقی حدیث اوپر والی کی طرح ہے۔

۹۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِبَتْ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا وَزَادَ ((فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا))۔

ایک اور سند سے یہ حدیث بھی ویسے ہی منقول ہے۔ اس میں دائیں پہلو کے زخمی ہونے کا ذکر ہے یہ الفاظ زائد ہیں کہ جب کھڑے ہو کر پڑھاتے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

۹۲۴- عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَحُجِبَتْ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ وَبِهِ ((إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا))۔

مذکورہ بالا حدیث بھی اس سند سے اوپر والی حدیث کی طرح منقول ہے۔

۹۲۵- عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَحُجِبَتْ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ وَسَاقِي الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ يُؤْنَسُ وَمَالِكٌ۔

ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

پھر دے تو نماز نہ ہوگی اور اس روایت میں کہ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے اس روایت میں علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ امام اوزاعی اور امام احمد کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ جو شخص کھڑا ہو سکا ہو اس کی نماز بیٹھ کر پڑھانے والے کے پیچھے درست نہیں، لیکن امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کے نزدیک بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے مقتدیوں کو کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اکرمؐ نے مرض الموت کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکرؓ و دیگر صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ اگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسالت تاب کے مرض کی حالت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے امامت کی تھی۔ پیروی امام کا مقصد یہ ہے کہ مقتدی اگر کان ظاہری کی ادائی میں امام کی پیروی کرے۔ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور اس کے برعکس جائز اور درست ہے نیز عصر کی نماز ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور اسکے بالعکس بھی جائز و درست ہے۔ البتہ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسی نماز درست نہیں ہوتی۔ ہماری اور تمام اہل حدیث کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز خوف دوسرے مرتبہ پڑھی دوسری مرتبہ کی نماز آپ کے لیے نفل تھی اور دوسرے مقتدیوں کے لیے فرض تھی اسی طرح حضرت معاذ عشاء کی نماز رسول اکرمؐ کے ساتھ ادا کرنے کے بعد اپنی قوم میں جاکر عشاء کے فرض پڑھاتے تھے اس صورت میں دوسری مرتبہ کی نماز حضرت معاذؓ کے لیے نفل ہوتی اور آپ کے مقتدیوں کے لیے فرض تھی۔ (امام نووی)

۹۲۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَغْوِدُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَجَنَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا))

۹۲۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرَافَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۹۲۸- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَاتْلَفْتُ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كُنْتُمْ أَيْضًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارَسَ وَالرُّومَ يَقُومُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ فَعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا انْتُمُوا بِأَمْرِيكُمْ إِنْ صَلَّى قَانِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا))

۹۲۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۹۲۸- جابر کا بیان ہے کہ رسالت مآب کی بیماری میں ہم نے آپ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھی کہ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت صدیق اکبرؓ تکبیر کی حیثیت میں تکبیرات کہتے تھے۔ نماز میں ہمیں کھڑا دیکھ کر آپ نے اشارہ سے ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے پھر بعد فراغت نماز ارشاد عالی ہوا تم نے اس وقت دو کام کیا جیسا کہ فارس و روم والے اپنے بادشاہ کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھا رہتا ہے۔ اب آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ ہمیشہ اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۹۲۹- جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابو بکرؓ آپ کے پیچھے ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تاکہ ہمیں سنائیں۔ باقی حدیث یہی ہے۔

۹۳۰- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ تم اس کی مخالفت نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تمہید پڑھو اس کے سجدہ کے ساتھ تم سجدہ کرو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز

جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ))۔

ادا کرو۔

۹۳۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

باب: امام کی پیروی اور ہر رکن اس کے بعد

بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْكَبِيرِ وَغَيْرِهِ

کرنے کا بیان

۹۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو تعلیم دیتے اور فرماتے تھے امام سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ وہ جب تکبیر کہے اس وقت تکبیر کہنا اور جب وہ والا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح کہے تو تم تحمید پڑھا کرو۔

۹۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ ((لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)).

۹۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے بھی روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں ”والا الضالین“ کے بعد آمین کہو مذکور نہیں ہے۔

۹۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ)) وَزَادَ ((لَا تَرْفَعُوا قُلْبَهُ)).

۹۳۴- ابو ہریرہ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام ایک ڈھال کی طرح ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور وہ جب تسبیح کہے تو تم تحمید کہو کیونکہ جس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ موافق ہو جاتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلَ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۹۳۵- ابو ہریرہ نے رسالت مآب کا ارشاد بیان کیا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ تم اس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تحمید کہو اور وہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

۹۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ)).

کہ کل پاؤ گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ بخش بقیع غرقہ والوں کو۔ اور تسمیہ کی روایت میں ولا اتاکم کاللفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۶- محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیٹی اور اپنی ماں کی بیٹی سناؤں؟ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مروا ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں تم کو اپنی بیٹی اور رسول اللہؐ کی بیٹی سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا ایک رات نبیؐ میرے یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا تہہ پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر آگے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہؓ! کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتا دو نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے آپ کو خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے

عَدَا مُؤْجِلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) وَلَمْ يُبَيِّنْ
قَبِيَّةَ قَوْلِهِ ((وَآتَاكُمْ))۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَخْرَجَةَ
بَنِ الْمُغَلَبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَّا أُحْدِثُكُمْ عَنِّي
وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَّا أُحْدِثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي
الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ
رِدَائَهُ وَحَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ
طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رُفْعًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رَوَيْنَا
وَأَتَمَّلَ رَوَيْنَا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ
رَوَيْنَا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاحْتَمَرْتُ
وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْظَلَمْتُ عَلَى إِثَرِهِ حَتَّى
جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفَتْ فَاسْتَرْعَ
فَاسْتَرْعَتْ فَهَزَزَتْ فَهَزَزْتُ فَاحْضَرْتُ فَاحْضَرْتُ
فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ
فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِينًا رَابِيَةً)) قَالَتْ
قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي
اللطيف النخبر)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْنِي قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

(۲۲۵۶) ☆ اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے
ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن اللہ ذوات القبور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبور کی
زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ
عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مِنْ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ
إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ
الْقِيَامُ إِذَا قَدَّرَ عَلَيْهِ وَنَسَخَ الْقُودُ
خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَّرَ عَلَى الْقِيَامِ

باب: امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز
پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر
نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز
پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا
حکم منسوخ ہو چکا ہے

۹۳۶- عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى غَابِطَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَذِّبُنِي عَنْ مَرَضٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى
نَقُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَصَلَّى
النَّاسِ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَضَّأُ فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ
فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسِ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ
يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي
الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ
فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسِ))
قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَفَعَلْنَا

۹۳۶- عمید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ
کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کیا آپ مجھے رسول اکرم کی
بیماری کے واقعات بتائیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم بیمار
ہوئے تو ارشاد ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں بلکہ
وہ آپ کے منتظر ہیں۔ ارشاد ہوا ہمارے لیے لگن میں پانی رکھو۔
ہم نے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا اس کے بعد چلنا چاہا لیکن
آپ کو غش آگیا اور جب افاق ہوا تو پھر پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ
چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں یا رسول اللہ! وہ سب آپ کے منتظر ہیں۔
فرمایا ہمارے لیے طشت میں پانی رکھو چنانچہ ہم نے آپ کے حکم کی
تعلیل کی اور آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ چلنے کے لیے تیار ہوئے
لیکن دوبارہ آپ کو غش آگیا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد ارشاد
ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ!
وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور دوسروں کی حالت

(۹۳۶) رسول اکرم کا غسل کرنا، پھر مسجد کی خرائش کرنا اور پے در پے بے ہوش ہو جانا یہ سب شدت مرض کی وجہ سے تھا شاید کہ ہر گز
ہر گز آپ کو کسی قسم کا جنون نہیں تھا کیونکہ جنون واپاگل میں ایک نقص ہے اور پیغمبر ہر نقص سے بالکل پاک و صاف ہیں۔ بیماریوں کی شدت سے
اللہ تعالیٰ کو درجہ اور ثواب بڑھانا منظور ہے۔ صحابہ نے نماز کے لیے آپ کا انتظار کیا اس سے ثابت ہوا کہ امام کے آنے کی امید ہو تو اس کا انتظار
کرنا جائز ہے بشرطیکہ وقت نمازاتی ہو اور ہر مرتبہ بے ہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر کئی مرتبہ کی بے ہوشی کے بعد ایک ہی مرتبہ
غسل کر لیا جائے تب بھی کافی ہے۔ قاضی میاض نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں غسل سے مراد وضو نہ کہ بے ہوشی کے بعد وضو ہونے کے
بعد غسل واجب نہیں بلکہ وضو کا ضروری ہے۔

اور حضرت عمرؓ کے اس بیان سے کہ اسے صدیق اکبرؓ نماز پڑھانے کے آپ زیادہ مستحق ہیں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں

یہ تھی کہ وہ سب نماز عشاء کے لئے رسالت مآبؐ کی تشریف آوری کے مسجد میں منتظر تھے۔ آخر آپؐ نے ایک آدمی کے ہاتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں چنانچہ اس آدمی نے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت نرم دل تھے وہ جلد روئے گئے تھے اسی لیے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہا ہے: عمر! تم نماز پڑھاؤ جس پر حضرت عمرؓ نے کہا جی نہیں آپ ہی امامت کے زیادہ حق ہیں اور آپ ہی کو نماز پڑھانے کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے کئی دن تک نماز پڑھائی اسی دوران ایک دن رسول اکرمؐ کی طبیعت ذرا اہلکی ہوئی تو آپؐ دو آدمیوں کا سپہارالے کر نماز ظہر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے (جو آپ کے چچا تھے)۔ غرضیکہ رسول اکرمؐ مسجد میں اس وقت پہنچے جب کہ حضرت صدیق اکبرؓ بیخوشیت امام نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب رسول اکرمؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپؐ نے اشارہ سے فرمایا پیچھے نہ ہو اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا جو ابو بکرؓ کے برابر ہیں بٹھاؤ۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے برابر بٹھا دیا۔ رسالت مآبؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنے لگے اور حضرت صدیق اکبرؓ روئے ہی کھڑے کھڑے رسول اکرمؐ کی نماز میں بیرونی کرنے لگے گویا رسول اکرمؐ

فَاعْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ يَتَوَّعُ فَأَنْعَجِي عَلَيْهِ ثُمَّ افَاقَ فَقَالَ ((أَصْلَى النَّاسُ)) فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ بِلَاكِ الْإِيمَانِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ حِفْظَةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعِشَاءُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْثَمًا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا ((أَجْلِسَا بِي إِلَى جَنْبِي)) فَأَجْلَسَهُمَا إِلَى جَنْبِي أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيَ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ قَالَتْ عَيْنُ اللَّهِ

لہ ایک تو یہ کہ تمام صحابہ کرام پر حضرت صدیق اکبرؓ کو فضیلت ثابت ہے دوسرے یہ کہ امام کو جب کوئی نذر ہو تو وہ اپنا خلیفہ مقرر کرے تیسرے یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ تمام دیگر صحابہ پر افضل ہیں نیز اس حدیث شریف سے حسب مذہب امام شافعیؒ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر امام بیٹھا ہو اور مقتدیوں کو بشرط طاقت قیام کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا چاہیے۔

اس حدیث شریف میں دوسرے سہرا دینے والے شخص کا نام جو حضرت عباسؓ کے ساتھ تھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت علیؓ بتایا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ دوسرے شخص فضل بن عباسؓ تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دوسرے شخص دراصل اسامہ بن زیدؓ تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سب لوگوں نے باری باری آپ کو سہارا دیا اور پہلی طرف حضرت عباسؓ جوں کے توں سہارا دیتے تھے

امام تھے اور حضرت صدیق اکبر مقتدی اور تمام صحابہ کرام حسب سابق اس فرض نماز ظہر میں حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی کر رہے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس جا کر کہا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو حضرت عائشہؓ نے مجھے سنائی ہے اور ان کی طلب پہ میں نے پوری حدیث ان سے کہہ سنائی جسے سننے کے بعد انھوں نے کہا یہ پوری حدیث بالکل صحیح ہے۔ پھر پوچھا دوسرے شخص جو رسول اکرمؐ کے ساتھ تھے کیا ان کا نام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے نہیں بتایا؟ میں نے جواب دیا جی نہیں۔ تو انھوں نے کہا وہ دوسرے آدمی حضرت علیؓ تھے۔

۹۳۷- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ سب سے پہلے حضرت میمونہؓ کے گھر میں بیمار ہوئے پھر آپؐ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے (عائشہؓ) گھر میں رہنے کی خواہش کی۔ چنانچہ سب نے اجازت دے دی کہ آپؐ میرے گھر میں رہیں اور میں آپؐ کی تیمارداری کروں۔ ایک دن آپؐ مسجد میں جانے کے لیے اس طرح روانہ ہوئے کہ آپؐ اپنا ایک ہاتھ فضل بن عباسؓ کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ ایک دوسرے شخص کے مونڈھے پر تھا اور ضعف کی وجہ سے آپؐ کے پاؤں زمین پر خطوط کھینچ رہے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ کو سنائی تو انھوں نے کہا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کس جس کا حضرت عائشہؓ نے نام نہیں لیا کون تھا؟ وہ حضرت علیؓ تھے۔

فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أُعَرِّضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَتْ أَسَمَّيْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اسْتَشْكَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِهَا وَأَذِنَ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدُّهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدُّهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَحْطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَائِشَةَ هُوَ عَلِيٌّ.

تتب رہے۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا کیونکہ وہ صرف ایک ہی شخص نہ تھے بلکہ کئی آدمی تھے جو باری باری رسول اکرمؐ کو سہارا دیتے ہوئے مسجد تک گئے تھے اور ان لوگوں میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے۔ (نووی)

(۹۳۷) یہ حدیث شریف بھی اس امر کی دلیل ہے کہ باری باری ہر نبیؐ کے پاس رہنما رسول اکرمؐ پر بھی واجب تھا اور جو لوگ سنت کہتے ہیں وہ اس اجازت کو صالح معاشرت اور حسن خلق کی دلیل بناتے ہیں نیز تمام علماء کا اتفاق ہے کہ دیگر ازواج مطہرات پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کو افضلیت حاصل تھی۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ میں سے باہمی طور پر افضل کون تھیں۔

۹۳۸- حضرت عائشہ زوجہ نبی ﷺ روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرمؐ زیادہ بیمار ہو گئے تو آپؐ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ آپ اپنی بیماری کے ایام میرے گھر گذاریں گے تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حال میں آئے کہ آپ کے پاؤں زمین پر گھیس رہتے تھے عباس بن عبدالمطلب کے درمیان اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی بات کی عبد اللہ کو خبر دی تو عبد اللہ بن عباسؓ نے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ وہ دوسرا شخص جس کا نام عائشہؓ نے نہ لیا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ علیؓ تھے۔

۹۳۹- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے جب والد بزرگوار حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے اس بارے میں آپؐ کو باز رکھنے کی کوشش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ آپؐ کے بعد جو کوئی آپ کا قائم مقام ہو گا لوگ اس کو منوس کہیں گے اور اس سے محبت نہیں رکھیں گے اسی خیال کے مد نظر میں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کرنے سے معاف رکھیں تو مناسب ہو گا۔

۹۴۰- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بحالت مرض الموت جب رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں؟ جس پہ میں نے کہا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ نکلتی ہیں ان کے ماسوا کسی اور کو امامت کا حکم دیں تو مناسب ہو گا اور بخدا

۹۳۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَحْمُهُ اسْتَأْذَنَ أَرْوَاحُهُ أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِي فَأُذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَحْلَيْنِ تَحْطُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَحْبَرْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّحْلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ نَسَمَّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسَ بَعْدَهُ رَحْلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَغْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ وَفِيقُ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعُهُ فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا

(۹۴۰) ☆ اس حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خواتین یوسفؑ پر بار بار ہت کرتی تھیں اسی طرح اسے عائشہؓ آپ اصرار نہ کریں کیونکہ رسول اللہؐ کی مصلحت اجرائے حکم امامت کو آپؐ نہیں سمجھو رہی ہیں اور حضرت صدیقؓ کا یہ اصرار بطور مشورہ وہ نیک صلاح تھا ورنہ نعوذ باللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نرس یا مخالفت کو پیدا نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ نیز آپ وہ پیاری بی بی ہیں جن کے لیے قرآن کریم میں گیارہ آیات نازل ہوئیں۔ آپ کو رحمت دو عالم سے بے انتہا محبت تھی وہ اپنے خاوند کے حکم کو ماننا نہیں چاہتی تھیں اور حق

میں نے یہ اس لیے کہا کہ لوگ میرے والد بزرگوار کو منحوس نہ سمجھیں کہ یہی وہ شخص ہیں جو پہلے پہل رسول اکرم کے خلیفہ اور قائم مقام ہوئے ہیں۔ میں نے دو تین مرتبہ حضور کو والد بزرگوار کی امامت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن رسول اکرم نے یہی فیصلہ دیا کہ حضرت صدیق اکبر ہی امامت کریں گے اور تم خواتین حضرت یوسف کی خواتین کی مانند ہو۔

۹۴۱- حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم کی بیماری کے زمانہ میں حضرت بلال آپکو نماز پڑھانے کے لیے بلانے آئے تو آپ نے فرمایا جاؤ حضرت ابو بکر سے کہو کہ وہ امامت کرائیں جس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو قرآن کریم نہ سنا سکیں گے کیونکہ قرآن کریم پڑھتے وقت ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ آپ حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہو گا لیکن دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور ابو بکر کو حکم پہنچاؤ کہ وہ نماز پڑھائیں اور امامت کریں جس پہ حصہ سے میں نے کہا تم رسول اللہ سے کہو کہ حضرت ابو بکر بے انتہا نرم دل ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر قرآن کریم کی قرات نہ کر سکیں گے اس لیے حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ حصہ نے ایسا ہی کہا جس پر حضور نے فرمایا تم یوسف کی ساتھ والیوں کی مانند نہ بنو اور جاؤ حضرت ابو بکر صدیق سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ آخر حضرت صدیق اکبر نے امامت کے فرائض انجام دے۔ ایک دن جب رسالت مآب کی طبیعت ذرا اہلکی ہوئی تو آپ آدمیوں کے مونڈھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لے گئے لیکن آپ کے پاؤں مبارک زمین

کَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَأَيْتُمْ مَرْثِيَةً أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ ((لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنْ كُنَّ صَوَاجِبُ يَوْسُفَ))

۹۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا تَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَحْلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَحْلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كُنَّ لَأَنْتُمْ صَوَاجِبُ يَوْسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حِقَّةً فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاهُ تَحْطَبَانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ جَسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْتَمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نوعوذ باللہ آپ نے بدھتی سے بھی یہ اصرار نہیں کیا اور نہ اپنے والد کے قاعدہ کے لیے جو چیز مفید ہوتی ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کا نشانہ وہی تھا جو حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ نیک مشورہ صرف اسی لیے دیا تھا کہ لوگ آپ کے والد کو منحوس نہ کہیں۔ (تووی)

سے گھسٹتے جا رہے تھے۔ اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے چنانچہ حضور ﷺ نے اشارہ سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود حضرت صدیق اکبرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے رسول اکرمؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھا رہے تھے اور صدیق اکبرؓ پہلے کی طرح کھڑے ہوئے رسول اکرمؐ کی اقتدا کر رہے تھے اور باقی دیگر نمازی پہلے کی طرح حضرت صدیق اکبرؓ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بحیثیت مقتدی نماز پڑھ رہے تھے۔

۹۴۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں کی حدیث میں ”نقل“ کے بجائے ”مرض“ کے الفاظ آتے ہیں باقی حدیث میں بھی چند الفاظ کا فرق ہے باقی معنی وہی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ مَكَانَكَ فَحَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا نَحْوُ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْرُورٍ فَأَبَى بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَجْلَسَ إِلَى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسَمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيْسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسَمِعُ النَّاسَ.

۹۴۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے زمانہ میں حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کا حکم دیا وہ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب بھکی ہوئی تو بر بنائے تخفیف نفس مسجد میں تشریف لائے حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹنا چاہا لیکن رسول اکرمؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اس کے بعد آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے برابر بیٹھ گئے پھر رسول اللہ کی امامت میں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھی اور دوسرے لوگوں نے پہلے کی مانند حضرت ابو بکرؓ کی امامت میں نماز پوری کی۔

۹۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حِقَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يُؤْمُ النَّاسَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَع رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَظَفَرْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّهُ وَجْهَهُ وَرَقَّةٌ مُصْحَفٌ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ قُبِهْتُمَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَخَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارَجَ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِهِ أَنْ أَتَيْمُوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

۹۴۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرُ نَظْرَةَ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتْرَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَنَّهُمْ وَأُتْبِعَ.

۹۴۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا.

۹۴۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا

۹۴۴- حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم کے زمانہ علالت میں جس میں آپ نے رحلت فرمائی حضرت صدیق اکبر نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب کہ تمام لوگ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم نے اپنے کمرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک مصحف کے ورق کی طرح درخشاں تھا۔ آپ نے ہم لوگوں کو مذہب اسلام پر مستعد اور نماز میں مشغول دیکھ کر تبسم فرمایا اور ہمیں اور ہم لوگوں کی حالت یہ تھی کہ ہم نماز پڑھنے کے دوران ہی بے انتہا سرور ہو گئے کہ رسول اکرم نماز پڑھانے تشریف لارہے ہیں حضرت صدیق اکبر نے آپ کی آہٹ محسوس کر کے کہ آپ تشریف لارہے ہیں پیچھے ہٹنا چاہا کہ رسول اکرم نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو اس کے بعد رسالت مآب پھر اپنے کمرہ میں واپس تشریف لے گئے اور دروازہ کا پردہ چھوڑ لیا اور اسی دن آپ نے رحلت فرمائی۔

۹۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار سوموار کے روز پردہ اٹھاتے وقت کیا۔ باقی حدیث وہی ہے۔

۹۴۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۹۴۷- انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے اپنی علالت کے زمانہ میں تین دن تک ہم کو نماز نہیں پڑھائی۔ اس زمانہ میں حضرت صدیق اکبر امامت کر رہے تھے ایک دن آپ نے اپنے

(۹۴۳) * ممکن ہے کہ آپ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لارہے ہوں لیکن آپ خود میں اتنی طاقت نہ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپ نے حضرت صدیق اکبر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اور آپ کو معلوم بھی ہو چکا تھا کہ حضرت صدیق اکبر امامت کر رہے ہیں تاہم چشم خود معائنہ کرنے کے لیے تشریف لائے تھے کہ دوسرے لوگ ان کے پیچھے کس طرح نماز پڑھتے اور اقتدار کر رہے ہیں۔
الحاصل حضرت صدیق اکبر نے رسول اکرم کی زندگی میں ہی امامت کی اور آپ ہی خلیفہ اول ہیں۔ (لا مترجم)

حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا ہم نے آپ کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا اور یہ انوکھا منظر ہم کو بے انتہا اچھا معلوم ہوا۔ آپ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھاتے رہنے کا دست مبارک سے اشارہ کیا اور پھر حجرہ کا پردہ چھوڑ لیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے وفات تک رسالت مآبؐ کو نہیں دیکھا۔

۹۳۸- ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ علیل ہوئے اور آپؐ نے اپنی اس سخت علالت کے زمانہ میں حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھائیں جس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ! حضرت صدیق اکبرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپؐ کے قائم مقام امامت کریں گے تو نماز نہ پڑھاسکیں گے تو پھر دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ امامت کریں اور اے عائشہ! تم عورتیں حضرت یوسف کی صاحبات ہو اور پھر تادم آخرؐ حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے۔

باب: جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو اندریں حالت کسی اور کو وقت امام بنا سکتے ہیں

۹۴۹- سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ بنی عمرو بن عوف والوں میں رسول اللہؐ بغرض مصالحت تشریف لے گئے چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لیے مؤذن نے اذان دینے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا میں تکبیر کہتا ہوں آپ نماز پڑھائیے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اکرمؐ پیچھے

وَضَحَ لَنَا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَغْنَبَ إِلَيْنَا مِنْ رَجْوِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْمَنَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَبْدُو إِلَيْنَا أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

۹۴۸- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مَرُوءًا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ مَتَى يَغْمُ مَقَامُكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ ((مَرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنْ كُنْ صَوَاجِبٌ يَوْمُئِذٍ)) قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةَ بِالتَّقْدِيمِ

۹۴۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَاضَتْ الصَّلَاةَ فَحَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأَيُّمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَحَاءَ رَسُولِ

(۹۳۹) ☆ اس حدیث شریف سے کئی فائدے ثابت ہوئے پہلا یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی امامت اور باقی دیگر صحابہؓ پر آپؐ کی فضیلت۔ دوسرے یہ کہ امام کا خود جا کر لوگوں میں مصالحت کرنا۔ تیسرے یہ کہ امام کی غیر موجودگی میں کسی اور کو خلیفہ بنالینا بشرطیکہ اس خلافت کو خود امام پسند کرے اور کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ وہ شخص خلیفہ بنایا جائے جو امامت کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہو۔ پانچویں یہ کہ مؤذن اسی کو امامت کے لیے کہے جو سب سے زیادہ افضل ہو اور ایسی حالت میں مؤذن کے کہے کو ماننا چاہیے۔ چھٹے یہ کہ عمل کلیل مثلاً دستک دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ساتویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں ایک دو قدم آگے پیچھے ہٹنا درست ہے۔ آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی لہ

سے آئے اور لوگوں میں سے نکلے ہوئے صف میں شریک ہو گئے۔ مقتدی دستک دینے لگے۔ لیکن حضرت صدیقؓ نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ مقتدی جب بکثرت دستک دینے لگے تو آپ متوجہ ہوئے اور رحمت دو عالم کو دیکھ کر آپ نے پیچھے ہٹنا چاہا جس پر حضورؐ نے اشارہ سے فرمایا تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورؐ کے اس شرف امامت بخشے پر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پیچھے آکر صف میں شریک ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھا لی۔ نماز کے بعد آپ نے پوچھا اے ابو بکرؓ تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہیں رہے میں نے تو تم کو کھڑے رہنے کا حکم دیا تھا؟ جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے میں اتنی سکت نہیں کہ وہ رسول اللہؐ کی امامت کرے پھر حضورؐ نے مقتدیوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تم نے بہت زیادہ دستک دی دستک تو عورتوں کے لیے ہے تمہیں جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَحْلُصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَغَقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا اكْتَمَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ تَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّبِعَ إِذَا أَمَرْتُكَ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِإِبْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لِي وَرَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ نَابَةِ شَيْءٍ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبَحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ))

علامہ مزید نعت طے پر ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کا نادرست ہے۔ نویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں دوسری طرف دیکھنا جائز ہے۔ دسویں یہ کہ نماز پوری کرنے کے لیے امام کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتا ہے اور یہی نہ ہب تمام اہل حدیث کا ہے۔ گیارہویں یہ کہ امام نماز میں شریک ہونے کے بعد بحیثیت تابع و مقتدی امامت کرنے والے سے اس کی عزت و توقیر بڑھانے کے لیے کوئی بات کہے تو اس امامت کرنے والے کو ملحوظ ادب و عزت اپنے امام کی جو بحالت موجود مقتدی ہو بات نہ ماننا چاہیے کیونکہ حقیقی عزت امام کی یہی ہے۔ بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کیا جائے۔ تیرہویں یہ کہ اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو مرد باوازا سبحان اللہ کہے اور عورت اپنی داہنی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کر دستک دے وگرنہ اگر کھیل کود کی مانند تالی بجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ چودہویں یہ کہ اول وقت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پندرہویں یہ کہ تکبیر اس وقت کہی جائے جب کہ نماز پڑھانے کے لیے امام تیار ہو، سولہویں یہ کہ اذان دینے والا ہی تکبیر اقامت کہے سترہویں یہ کہ بشرط ضرورت صف چیر کر آگے ہو نہایا پیچھے لوٹ جانا درست ہے۔ اٹھارہویں یہ کہ امام اس شخص کی اقتدار کر سکتا ہے جب کہ اس نائب یا خلیفہ کے ساتھ ہی اس امام نے تکبیر تحریمہ کہی ہو اور رسول اکرمؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز پڑھاتے میں شرکت کی تھی۔ (امام نووی)

۹۵۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَّقَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ.

۹۵۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَنَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُتَقَدِّمِ وَفِيهِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى.

۹۵۲- عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبَوَّكَ قَالَ الْمُعْبِرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْغَائِطِ فَحَمَلَتْ مَعَهُ إِذَاؤَهُ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أَهْرِيقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِذَاؤَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جَبْتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كَمَا جَبْتُهُ فَأَذْجَلَ يَدَيْهِ فِي الْحَبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْبِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُعْبِرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَحَدَّ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَذْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى الرُّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرُّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُدْمُ صَلَاتَهُ فَأَفْرَغَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْتَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ

۹۵۰- سہل بن سعدؓ کی اس روایت میں یہی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے بحالت نماز اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریف کی اور پھر اٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف میں شریک ہو گئے۔

۹۵۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں مصالحت کے لیے تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر آپؐ پچھلی صفوں سے نکلتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے۔

۹۵۲- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں شرکت کی۔ ایک صبح قبل نماز فجر اسی مقام تبوک میں آپؐ رفع حاجت کے لیے روانہ ہوئے اور میں پانی کا لونٹا لے کر آپ کے ساتھ تھا۔ رفع حاجت کے بعد جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپؐ نے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر جبہ کو ہاتھوں پہ چڑھاتا چاہا لیکن اس کی آستینیں چھوئی تھیں اس لیے آپؐ نے جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر کہنوں تک دھوئے اور اس کے بعد موزوں پر مسح کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ ہی روانہ ہوا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے ہیں چنانچہ ان کے پیچھے حضور اکرمؐ نے ایک رکعت پڑھی۔ عبدالرحمن بن عوف نے دونوں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر کے دیکھا تو رسول اکرمؐ نماز پوری کرنے کی خاطر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انھوں نے بکثرت تسبیح پڑھی پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت نماز فرمایا تم لوگوں

نے اچھا کیا اور بحالت مسرت فرمایا تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھا کرو۔

۹۵۳- حمزہ بن مغیرہ بن نے بھی عباد کی مانند حدیث بیان کی۔ مغیرہ کا قول ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا لیکن رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ انہیں نماز پڑھانے دو۔

باب: نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین دستک دیں

۹۵۴- حضرت ابوہریرہؓ بیان ہے کہ رحمت عالم نے فرمایا نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور خواتین کو دستک دینا چاہیے۔ حرمہ نے ابن شہاب کا یہ قول بیان کیا میں نے چند علماء کو دیکھا جو بحالت نماز تسبیح پڑھتے اور اشارہ کرتے تھے۔

۹۵۵-

باب: دل لگا کر اچھی طرح پڑھانے کے احکام

۹۵۷- حضرت ابوہریرہؓ بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھانے کے بعد فرمایا اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ

ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ ((أَحْسِنْتُمْ)) أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغِطُهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْفَتَهَا.

۹۵۳- عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عُبَادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعَاهُ)).

بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيْقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ

۹۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ)) زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُصَيِّرُونَ.

۹۵۵- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((فِي الصَّلَاةِ)).

بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا

۹۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ أَلَا تَحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيُّ

(۹۵۳) ☆ اوپر والی حدیث کتاب الطہارت میں بیان ہو چکی ہے۔ ان ہر دو احادیث سے ثابت ہوا کہ اچھی طرح وضو کیا جائے اور دوسرا آدمی بھی وضو کر سکتا ہے۔ نیز امام نماز کو نہ ہٹا کر بھی اس کے پیچھے امام وقت نماز پڑھ سکتا ہے۔ بہر حال نماز وقت مقررہ پر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر مقررہ امام کی آمد میں تاخیر ہو تو اس کا غلیفہ بتایا جاسکتا ہے۔

(۹۵۴) ☆ بشرط ضرورت دوران نماز مردوں کو تسبیح پڑھنا و اشارہ کرنا اور خواتین کو دستک دینا جائز ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ دستک دینے کی ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی پھلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر زور سے مارا جائے۔ (از مترجم اقبال الدین احمد)

کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ حالانکہ نمازی اپنے فائدوں کے لیے نماز پڑھتا ہے اور بخدا میں جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۸- حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھ رہا ہوں حالانکہ بخدا مجھ پر تمہارے رکوع و سجود پوشیدہ نہیں میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور تم جب رکوع و سجود کرتے ہو تو بخدا میں پیٹھ پیچھے سے یا اپنے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں۔

۹۶۰- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگو! تم اپنے رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور جب تم رکوع و سجود کرتے ہو تو خدا کی قسم میں پیٹھ پیچھے سے تم کو رکوع و سجود کرتے دیکھتا ہوں۔

باب: امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

۹۶۱- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک دن نماز پڑھانے کے فوراً ہی بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! میں

إِذَا صَلَّيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ
إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْصُرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَنْصُرُ مِنْ
بَيْنِ يَدَيَّ))۔

۹۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَا هُنَا
فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ
إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي))۔

۹۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرَبَّنَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي
إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ))۔

۹۶۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَمُوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ
ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ)) وَفِي
حَدِيثٍ سَعِيدٍ ((إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ))۔

بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ
سُجُودٍ وَنَحْوَهُمَا

۹۶۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

(۹۶۰) ☆ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھنے کی اس طرح قوت عطا فرمائی تھی جس طرح ہم کو سامنے سے دیکھنے کی طاقت دی ہے۔ پیٹھ پیچھے یعنی پشت کی چیزوں کو دیکھنے کی قوت بطور عرق عادات انسانی آپ کو عتایت کی گئی تھی اور یہ امر خلاف شرع یا مخالف عقل نہیں آج ہزار ہا میل دور کی چیزیں معمولی لوگ بھی دیکھ رہے ہیں اور جب کہ رسالتؐ آپؐ نے پشت کی اشیاء کو خود ملاحظہ فرمایا تو یہ عین شریعت ہے جس کا ماننا واجب ہے۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر بڑے بڑے علماء کا قول ہے کہ پیٹھ پیچھے سے دیکھنے کا مطلب ھینچنا دیکھنا ہے (اور یہ پشت کے پیچھے سے دیکھنا نماز ہی کے ساتھ مخصوص تھا جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے) نیز اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز باطمینان ادا کی جائے اور بشرط ضرورت اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے علاوہ ازیں بغیر ضرورت قسم نہ کھائی جائے۔

(۹۶۱) ☆ مقتدی پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز میں امام سے پہلے کوئی فعل نہ کرے ورنہ اس کا وہ فعل حرام ہے۔

تمہارا امام ہوں اس لیے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قومہ اور سلام نہ پھیرو میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو ہنسو گم اور روؤ زیادہ۔ لوگوں نے پوچھا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد ہوا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

۹۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں لیکن اس میں نماز سے پھر نے کا ذکر نہیں۔

۹۶۳- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے اٹھتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے گا۔

۹۶۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام سے پہلے سجدہ سے جو کوئی سر اٹھاتا ہے تو پروردگار عالم اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی مانند کر دے گا۔

۹۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۹۶۶- حضرت جابر بن سرہ نے رسول اکرمؐ کا ارشاد بیان کیا جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں وہ اس حرکت سے باز

بوجہہ فَقَالَ ((أَتَيْهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْقُوفُنِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِصْرِ فَإِنِّي أَرَأَيْكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي مُحْتَبِدٌ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَفَضَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْحَنَّةَ وَالنَّارَ.

۹۶۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ ((وَلَا بِالْإِصْرِ)).

۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جِمَارٍ)).

۹۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((أَمَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ جِمَارٍ)).

۹۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ((أَنْ يُجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ جِمَارٍ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَتْهُنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ

(۹۶۳) ☆ جنہوں نے انسانی پیدائش اور کالہائے فطرت سمجھنے کے لیے معمولی سا بھی غور و فکر کیا وہ جانتے ہیں کہ انسان کو گدھا اور گدھے کو انسان بنانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دشوار نہیں ہے۔ البتہ عقل کے اندھے اور دل و دماغ کے کمزور تقلید پر مرنے والے اس تبدیلی کو خدا جاز امکان سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جن میں غور و فکر کا مادہ ہے وہ عقل و شعور سے بے بہرہ ہیں ان کا سر پروردگار نے گدھے کی طرح کر دیا ہے جو بظاہر انسان نظر آتے ہیں لیکن دل و دماغ سر اور بھیجے کے مد نظر وہ گدھے سے بھی بدتر ہیں۔ (العیاذ باللہ)

إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعْ إِلَيْهِمْ)) .
 ۹۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
 ((لَيْتَنِي هُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَنْبَارُهُمْ عِنْدَ
 الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخَفِّضَنَّ
 أَنْبَارُهُمْ)) .

بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ
 وَالنَّهْيِ عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ
 السَّلَامِ وَإِتِمَامِ الصُّفُوفِ الْأُولَى
 وَالتَّرَاصُّ فِيهَا وَالْأَمْرُ بِالِاجْتِمَاعِ
 ۹۶۸- عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ زَالِفِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمْ
 أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ
 ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَانَا حَلَفًا فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ
 عِزِينَ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((أَلَا تَصْفُونَ
 كَمَا تَصَفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ وَكَيْفَ تَصَفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ ((يَتِمُّونَ
 الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ)) .

آئیں وگرنہ اس کی آنکھیں جاتی رہیں گی۔
 ۹۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان
 کہ لوگ نماز میں آسمان کی جانب نہ دیکھیں وگرنہ ان کی قوت
 بینائی زائل کر دی جائے گی۔

باب: نماز میں بیجا حرکت، سلام کے لیے ہاتھ اٹھانے
 کی ممانعت نیز اٹھلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر
 کھڑے ہونے کے احکام

۹۶۸- حضرت جابر بیان ہے کہ رسول اکرم ہمارے پاس تشریف
 لائے اور فرمایا میں تم کو اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ
 شریکھوں کی دم ہیں تم لوگ نماز میں حرکت نہ کیا کرو۔ پھر ایک
 مرتبہ آپ نے ہم کو حلقہ باندھے دیکھ فرمایا تم لوگ الگ لگ کیوں
 ہو؟ پھر ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تم لوگ اس طرح صف باندھا
 کرو جس طرح بارگاہ الہی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ تم لوگ
 سب سے پہلے اٹھلی صف پوری کیا کرو اور صف میں مل کر کھڑے
 ہو ا کرو۔

(۹۶۷) ☆ ذات مقدس پروردگار عالم ساتوں آسمانوں کے اوپر عرشِ مستوی ہے اس بنا پر نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں اپنی
 نظریں نیچی رکھے۔ نماز میں آسمان کی جانب دیکھنا بالاجماع ممنوع ہے البتہ دعا کی حالت میں آسمان کی جانب دیکھنے کی بابت قاضی عیاض نے علماء کا
 باہمی اختلاف بیان کیا ہے۔ قاضی شریح وغیرہ نے بحالت دعا بھی آسمان کی جانب نظریں جمائے رکھنے کو مکروہ کہا ہے علاوہ ازیں جمہور علماء کا
 بیان ہے کہ بحالت دعا آسمان کی طرف دیکھنا جائز ہے کیونکہ جس طرح نماز کے لیے کعبہ کو قبلہ گردانا گیا ہے بالکل اسی طرح دعا کے لیے آسمان
 کو قبلہ کہا گیا ہے۔ اسی لیے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے اور ہر دعا کو صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کر تا ہوتا ہے۔

(۹۶۸) ☆ صفیں پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اٹھلی صف پوری کی جائے اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری وغیرہ یعنی جب
 تک پہلی صف پوری نہ ہو جائے اس وقت تک دوسری شروع نہ کی جائے۔ نیز نماز کی صفوں میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ دو آدمیوں کے
 درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے اب کے ساتھ ایک قطار میں برابر کھڑا ہوا کریں۔ اس حدیث شریف میں ہاتھ اٹھانے کی جو ممانعت ہے اس سے
 مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اس سے روک میں جاتے اور روک سے
 سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت مقصود نہیں ہے کیونکہ وہ تو مستحب بلکہ رسول اللہ کی سنت ہے۔ جو احتلاف اس حدیث کو قطع

۹۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ

۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَابِثِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَلَامٌ تَوَيْمُونُ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسِي إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَحَبِّهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ))

۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسِي إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْفِظْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِيَدِهِ))

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالْإِزْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أَوْلِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيْبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ

۹۷۲- عَنْ أَبِي سَمْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ ((اسْتَوْوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

۹۶۹- اعمش کی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۹۷۰ حضرت جابر بن سمرة کا بیان ہے کہ رسول اکرم کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شری گھوڑوں کی دیش بتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

۹۷۱ حضرت جابر بن سمرة کا بیان ہے ہم لوگ رسالت مآب کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دعا لہم نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شری گھوڑوں کی دیش ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

باب: صفوں کو برابر کرنے، پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صف پر ازدحام اور سبقت کرنے اور اصحاب فضل کو مقدم کرنے اور امام کے قریب کرنے کے احکام

۹۷۲- ابو مسعود کا بیان ہے کہ نماز کے لئے رسول اکرم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ بنو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے

لہر رفع یدین کی ممانعت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ بے علم اور احادیث نبویہ سے ناواقف ہیں۔ (امام نووی)

(۹۷۱) ☆ نماز کا سلام پھیرتے وقت صرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا چاہیے اور ہاتھ سے کوئی اشارہ نہ کرنا چاہیے۔

(۹۷۲) ☆ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ امام کے پاس وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان عقل و شعور اور دوسروں سے افضل ہوں تاکہ امام بوقت ضرورت کسی کو خلیفہ مقرر کر سکے۔ امام بھول چوک جائے تو اس کی اصلاح کرنے کے اہل ہوں اور نماز کی ترکیب سیکھ کر لہ

قُلُوبُكُمْ لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَخْلَامِ وَالنُّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ((قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ احْتِلَافًا.

۹۷۳- عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۹۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَخْلَامِ وَالنُّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَخِشَاتِ النَّسَوَاقِ.))

۹۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.))

۹۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اتَّمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي.))

۹۷۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ ((أَقِيمُوا الصَّفِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ.))

۹۷۸- عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَسَوُّوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ.))

قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار و عقلمند ہیں اور پھر جوان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد ابو مسعود نے کہا آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

۹۷۳- ابن عیینہ کی سند سے بھی مذکور وہ بالا حدیث مروی ہے۔

۹۷۴- عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل و شعور کے مالک ہوں ان کے بعد متوسط لوگ پھر ان کے بعد اور لوگ۔ نیز بازی حرکات سے تم لوگ پرہیز کرو۔

۹۷۵- حضرت انس کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

۹۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ صفیں پوری کیا کرو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۷۷- ہمام کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ رسول اکرم نے فرمایا ہے نماز میں صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ عمدہ صف بندی سے نماز اچھی معلوم ہوتی ہے۔

۹۷۸- حضرت نعمان نے کہا کہ میں نے رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں مخالفت پیدا کر دے گا۔

تھ دوسروں کو بھی سکھائیں۔ ان کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں جو اتنے زیادہ فضیلت کے حامل نہ ہوں اور پھر انادسطہ درجہ والوں کے بعد دوسرے لوگ کھڑے ہوں۔ واضح رہے کہ یہ حکم صرف نماز کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں صاحبان فضل و کمال اور اہل علم کی عزت کی جائے۔

(۹۷۸) ☆ ”وجہ“ کا ترجمہ بعض لوگوں نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا یعنی تمہیں مسخ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ

اعلم۔ (امام نووی)

۹۷۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ فَرَأَى رَجُلًا يَادِيَا صَدْرَهُ مِنْ الصَّفِّ فَقَالَ ((عِبَادَ اللَّهِ لَتَسَوْنَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيَحْلِقَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ))

۹۸۰- عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۹۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَن يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّبِ لَاسْتَقْبُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا))

۹۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِي وَلَيَأْتِمَنَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤْخَرَهُمُ اللَّهُ.

۹۷۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مَوْعِرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۹۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۹۷۹- نعمان بن بشیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا تا وقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ سے معلوم کر چکے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے تو کھڑے ہو گئے تھے کہ آپ تکبیر کہتے اتنے میں آپ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے ٹکھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کر لو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

۹۸۰- ابو عوانہ سے اسی کی مثل مذکور ہے۔

۹۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور پہلی صف کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہوتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کے لیے سرین کے بل رگرتے ہوئے آتے۔

۹۸۲- حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے صحابہ کرام کو مچھلی صف میں دیکھ کر فرمایا میرے قریب آؤ اور پہلی صف پوری کرو پھر دوسری صف والے تمہاری پیروی کریں اور جو لوگ پیچھے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں بھی ان کو پیچھے رکھے گا۔

۹۷۳-

۹۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ پہلی صف کی فضیلت جانتے تو اس میں شرکت کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔

۹۸۵- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالمؐ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور خواتین کے لیے سب سے بری صف پہلی صف ہے (جب مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دور ہو)۔

۹۸۶- حضرت سہیلؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب : خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں

۹۸۷- سہیلؓ کا بیان ہے میں نے دیکھا ہے کہ کبیر اکرمؓ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے تہجد اپنے گلے میں باندھے رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جس پر کسی نے رسول اکرمؐ کا یہ حکم بیان کیا اے خواتین! جب تک مرد سجدہ سے سر نہ اٹھائیں اس وقت تک تم بھی سجدہ سے سر نہ اٹھانا۔

باب : خواتین کا مسجدوں کی طرف جانا جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں

۹۸۸- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تمہاری خواتین جب مسجد میں جانا چاہیں تو ان کو منع نہ کرو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدِّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً)) وَ قَالَ ابْنُ حَرْبٍ ((الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً))۔

۹۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا))۔

۹۸۶- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْلَامِ

بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنْ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

۹۸۷- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أَرْؤُسِهِمْ فِي أَغْنَانِهِمْ مِثْلَ الصَّبْيَانِ مِنْ ضَيْقِ الْأُزْرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرْتَبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً

۹۸۸- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ أَمْرَاتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا))۔

(۹۸۵) ☆ جماعت میں اگر صرف خواتین ہی ہوں تو مردوں کی طرح پہلی صف ان کے لیے اچھی ہے۔ پہلی صف سے وہ صف مروا ہے جو امام کے پاس ہو عام اذین کی یہ صف ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا درمیان میں کسی چیز کے حائل ہو جانے کی وجہ سے ناقص ہو اور خواہ اس صف بندی سے پہلے کچھ مرد اس مقام پر موجود ہوں یا صف بندی کے بعد آئے ہوں۔ (امام نووی)

(۹۸۷) ☆ کبیر اکرمؓ ہونے کی وجہ سے بعض صحابہ کرام ستر کھل جانے کے ڈر سے اپنے گلے میں باندھ لیا کرتے تھے۔ اسی لیے عورتوں کو حکم ہوا کہ کسی مرد کے ستر پر کسی عورت کی نظر نہ پڑ جائے۔

۹۸۹- سالم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان نقل کیا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے تمہاری خواتین جب مسجد جانا چاہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے نہ روکو۔ بلال بن عبداللہؓ نے حضرت ابن عمرؓ کی زبانی یہ حدیث سننے کے بعد کہا بخدا ہم ان خواتین کو باز رکھیں گے۔ جس پر حضرت عبداللہؓ نے ان کو اتنی بری گالی دی جو اب تک ان سے سنی نہیں تھی۔ میں نے پھر اس کے بعد فرمایا میں تو رسول اکرمؐ کی حدیث تم کو بتلا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم خواتین کو باز رکھیں گے۔

۹۹۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی لوٹنیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔

۹۹۱- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے جب تمہاری خواتین مسجد میں جانے کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو انہیں مسجد میں جانے دو۔

۹۹۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب رسول اکرمؐ کی یہ حدیث بیان کی کہ تم لوگ رات کے وقت اپنی خواتین کو مسجد جانے سے نہ روکو تو ان کے لڑکے نے کہا ہم تو انہیں منع کریں گے تاکہ وہ مکرو فریب نہ کریں جس پر انھوں نے اپنے بیٹے کو برا بھلا کہنے کے بعد کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کا حکم سنا تا ہوں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۳- مندرجہ بالا حدیث کی دوسری سند بیان کی ہے۔

۹۸۹- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأَذَنَكُمْ إِلَيْهَا)) قَالَ فَقَالَ بَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَتَمْنَعُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَنَسَبَهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أَخْبِرْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَتَمْنَعُنَّ.

۹۹۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ)).

۹۹۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا اسْتَأَذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأَذِنُوا لَهُنَّ)).

۹۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ)) فَقَالَ ابْنُ لُعَيْدٍ لِلَّهِ بَنِي عُمَرَ لَا نَدْعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَضْحَكُنَّ دَعْلًا قَالَ فَرَبْرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَدْعُهُنَّ.

۹۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۹۸۹) ☆ حدیث شریف کا اپنی ذاتی رائے سے مقابلہ نہ کرنا چاہیے۔ بعض مقلد حدیث کے مقابلہ میں اپنے مجتہد کی رائے اور قیاس کو پیش کرتے ہیں۔ (نوعۃ باللہ) مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کے حکم یا فعل کے مقابلہ میں کسی اور کے قول و فعل کی سند نہ لائے وگرنہ بے ادبی اور شیطانی کام ہے جس میں کفر کا خوف لگا ہوا ہے۔ ہمارا اعتقاد اور عمل یہ ہے کہ حضورؐ کے حکم و فعل کے مقابلہ میں پوری دنیا کے قول و فعل کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے اور رحمت عالم کی محبت و اطاعت کی ہر وقت توفیق دے۔ طاعت غیر محمدؐ نہیں مسلک میرا۔

۹۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اذْهَبُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنُ لَهْ يُقَالُ لَهُ وَأَقْدَ إِذَنْ يَتَّخِذُهُ دَعْلًا قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أَحَدُنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا.

۹۹۳- ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تم اپنی خواتین کو رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت دو جس پر انکے ایک بیٹے نے جس کا نام واقعہ ہے جواب دیا وہ وہاں جا کر مکرو فریب کریں گی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں تم سے حکم رحمت عالم بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ انہیں نہیں جانے دیں گے۔

۹۹۵- بلال بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی زبانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا بشرط حصول اجازت تم لوگ اپنی خواتین کو مسجد میں ثواب حاصل کرنے کے لیے جانے کی اجازت دو جس پر میں نے کہا بخدا ہم تو انہیں منع کریں گے جس پر والد محترم نے فرمایا ہم تو رسول اکرمؐ کا حکم بیان کرتے ہیں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۵- عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ)) فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَتَمْنَعُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَوَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَتَمْنَعُنَّ.

۹۹۶- عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطْلُبِ بِلَاكِ اللَّيْلَةِ)).

۹۹۶- حضرت زینبؓ نے رسول اکرمؐ کی احادیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے فرمایا ہے کوئی خاتون جب عشاء کی نماز کے لیے مسجد آنا چاہے تو وہ اس رات کو خوشبو نہ لگائے۔

۹۹۷- عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمْسِ طِبِيًا)).

۹۹۷- حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔

۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورٍ فَلَا تَشْهَدْ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ)).

۹۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کسی خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو۔

۹۹۹- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر زمانہ موجودہ کی بناؤ سنگھار کرنے والی خواتین کو دیکھتے تو انہیں بھی

۹۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۹۹۹) ☆ احادیث مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ خواتین کو مسجدوں میں نماز کے لیے جانے دینا چاہیے لیکن بناؤ سنگھار کر کے خوشبو لگا کر اور آواز دہرا کر اور پھن کر مسجد نہ جائیں جس سے قند کا اندیشہ ہے اور فساد کی بو آتی ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ عہد نبویؐ میں خواتین بلا مزامت مسجدوں میں جایا کرتی تھیں اور حضرت عائشہؓ کا بیان اس امر کی دلیل ہے کہ بناؤ سنگھار وغیرہ کر کے عورتوں کو گھر سے باہر کسی مقام پر

یہودوں کی طرح مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کر دیتے۔
یحییٰ بن سعید نے پوچھا: عمرہ کیا اپنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد
میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۰۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قرأت
درمیانی آواز سے پڑھی جائے

۱۰۰۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا درمیانی
آواز سے نماز پڑھنے کی آیت مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی
جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی وجہ سے ایک گھر
میں پوشیدہ تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرک جب قرآن کریم کی آواز
سننے تو قرآن کریم اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
گالیاں دیتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ آپ
اتنے زور سے قرآن کریم نہ پڑھیں جسے مشرک سن سکیں اور اتنا
آہستہ بھی نہ پڑھے کہ اصحاب سن نہ سکیں بلکہ درمیانی آواز سے
قرآن پڑھے۔

۱۰۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہ حکم الہی
ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا دعا کے بارے میں نازل
ہوا ہے (یعنی دعائے بہت زور سے مانگنے نہ بہت آہستہ)۔

۱۰۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قرات سننے کا حکم

۱۰۰۴- حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ ”اپنی
زبان کو مت ہلائے“ کے بارے میں مروی ہے کہ جبرائیلؑ جب
وحی لاتے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ اپنی زبان اور ہونٹ

وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَخَذَتِ النِّسَاءَ لَمَنْعَهُنَّ الْمَسْجِدَ
كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةٍ
أَنْبَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنَعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۱۰۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا

خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

۱۰۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ
رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ
سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ
تَعَالَى لِنَبِيِّ ﷺ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعُ
الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ
أَسْمِعْهُمْ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرُ ذَلِكَ الْجَهْرُ وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمَخَافَةِ۔

۱۰۰۲- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَتْ أَنْزَلَ هَذَا
فِي الدُّعَاءِ۔

۱۰۰۳- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْإِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ

۱۰۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي
قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَحْرُكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ

ظہر پر بھی قدم نہیں رکھنا چاہیے۔ یاد رہے کہ جب نیت بری ہو تو ہر مباح اور مستحب کام بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔

ہلاتے ہوئے دہرایا کرتے تھے اور اس طرح ادائیگی میں آپ کو دقت ہوتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ آپ مشقت برداشت نہ کریں ہم پر لازم ہے کہ وحی کے الفاظ آپ کے دل پر نقش کر دیں گے اور آپ کو یاد کرادیں گے جبرائیل جو کچھ کہتے جائیں آپ اسے سماعت کرتے رہا کیجئے اور الفاظ کا یاد کرادینا اور آپ کی زبان سے انکو دہرا دینا یہ ہمارا ذمہ ہے۔ اس کے بعد جبرائیل آتے تو آپ بخاموشی گردن جھکا کر سنتے اور ان کی روانگی کے بعد وہی الفاظ آپ حسب وعدہ الہی اپنے اصحاب کو سنادیا کرتے تھے۔

۱۰۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حکم الہی کہ آپ اپنی زبان کو بسرعت یاد کرنے کے لیے نہ ہلائے اس کا واقعہ یہ ہے کہ نزول قرآن کریم کے وقت رسول اکرم ﷺ بہ دقت اپنی زبان سے الفاظ وحی ادا کیا کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی طرح ہونٹ ہلاتے ہوئے سعید سے حدیث بیان کی اور سعید نے کہا جس طرح ابن عباسؓ اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے میں بھی اسی طرح اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ آپ بسرعت یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلائے آپ کے دل میں الفاظ وحی یاد کرادینا اور پھر آپ کی زبان سے ان کو کہلوادینا یہ ہمارا کام ہے۔ جب ہم یعنی ہمارا فرشتہ جبرائیل اسے پڑھے تو آپ خاموش سنتے رہے۔ اس حکم الہی کے بعد جب جبرائیل وحی لاتے تو آپ ان کے الفاظ بہ خاموشی سنتے رہتے اور ان کی روانگی کے بعد آپ وہی الفاظ دہرا دیتے جو حضرت جبرائیل کہہ جاتے تھے۔

بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفْتَيْهِ فَيَسْتَدُ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعَرِّفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ فِيهِ مِنْهُ أَحَدَهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرُوهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا يَتَانَهُ أَنْ نُنَبِّئَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَنَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قُرْآنَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ.

۱۰۰۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ فِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفْتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ فِيهِ مِنْهُ أَحَدَهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرُوهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَقْرَاهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَفْرَأَهُ.

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ
وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنِّ

باب: نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم

۱۰۰۶- حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے جنات کو قرآن نہیں سنایا اور ان کو دیکھا بھی نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے ساتھ اس زمانہ میں عکاظ کے بازار گئے جب کہ شیطانوں پہ آسانی دروازے بند ہو گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برسائے جا رہے تھے چنانچہ شیطانوں کے ایک گروہ نے اپنے لوگوں میں جا کر کہا کہ ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے برسنے لگے۔ انھوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو پورب و پچیم یعنی مشرق و مغرب کی طرف پھر کر خبر لو اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبریں آتا بند ہو گئیں۔ وہ زمین میں مشرق و مغرب کی طرف پھر نے لگے ان میں سے کچھ لوگ تہامہ (ملک حجاز) کی طرف عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آئے آپ اس وقت (مقام) فحل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں نے قرآن سنا تو ادھر دل لگایا تو کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو چچی راہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پس ہم اس پر

۱۰۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّجْنِ وَمَا رَأَيْنَاهُمْ أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِلِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ جِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا جِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَلِكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَّثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةٍ وَهُوَ يَنْخُلُ عَامِلِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَبَعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

(۱۰۰۶) ☆ رسول اللہؐ نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا۔ نوذی نے کہا اس کے بعد ابن مسعودؓ کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جنوں کا قاصد آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا علماء نے کہا کہ یہ دونوں الگ الگ تھے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث ابتداء نبوت کی ہے جب جن خود آئے تھے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول اللہؐ کو اس کا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث اس زمانہ کی ہے جب اسلام خوب پھیل گیا تھا۔

شیاطین کہنے لگے ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے (کوڑے) برسنے لگے۔ نوذی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے کہانہ تھا اسی واسطے شیطانوں کو اس کی فکر پیدا ہوئی اور چاروں طرف پھر کر کھوج لگانے لگے اور اس زمانہ میں ملک عرب میں کابن اور نجوی بہت تھے ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا بند ہو گیا اور آگ کے کوڑے برسنے لگے جس کو عوام تاروا کرتے ہیں اور عرب میں اس کو شہاب کہتے ہیں۔ تو شہاب ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کی دلیل ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے۔ ابن عباسؓ اور زہریؓ کی بھی یہی قول ہے عرب کے پرانے اشیعار سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے اور ابن عباسؓ سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے۔ زہریؓ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اب جو کوئی نئے گاو و کوڑے کھائے گا؟ انھوں نے کہا کہ شہاب پہلے بھی تھا لیکن پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت اور مونا ہو گیا اور بعضوں نے حق

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَازًا وَحَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلُوبُ أَوْحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ

ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کے ساتھ شریک نہ کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن آخر تکبر۔

۱۰۰۷- عَنْ غَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عِلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ قَالَ فَقَالَ عِلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَخَذَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَعَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشَّعَابِ فَقُلْنَا اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ جِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَعَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ ((أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ)) قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا أَتَارَهُمْ وَاتَّارَ بَيْنَهُمْ وَسَأَلُوهُ الرَّأْيَ فَقَالَ ((لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرُ مَا

۱۰۰- عامر سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا لیلۃ الجن کو ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا اور کہا کہ لیلۃ الجن کو تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا (یعنی جس رات آپ نے جنوں سے ملاقات فرمائی)۔ انھوں نے کہا نہیں لیکن ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ گم ہو گئے۔ ہم نے آپکو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا پر آپ نہ ملے ہم سمجھے کہ آپ کو جن اڑالے گئے یا کسی نے چپکے سے مار ڈالا اور رات ہم نے نہایت برے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ حرا (جبل نور پہاڑ ہے جو مکہ اور مکی کے بیچ میں ہے) کی طرف سے آرہے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو آپ ہم کو نہ ملے ہم نے تلاش کیا جب بھی نہ پایا آخر ہم نے برے طور سے رات کاٹی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور انکے نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔ جنوں نے

تھے کہا کہ شہابِ قدیم ہے لیکن شیاطین کا شہاب سے جلا یا جاتا ہے پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا۔ (واللہ اعلم)

آپ مقامِ نخل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں (یعنی جنوں) نے قرآن سنا تو اوہ دل لگایا اور کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت پکارتی کرنا چاہیے۔ امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان لائے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے مجردوں گا۔ اسی طرح صبح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کی طرح ثواب بھی ملے گا اور جنت کی نعمتیں بھی ملیں گی اور بعضوں کے نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے۔

(۱۰۰۷) نووی نے کہا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن کو نہ تھے اور وہ روایت باطل ہوتی ہے جو سنن ابوداؤد میں ہے جس میں نبیؐ سے وضو کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداؤد ثق

يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ غُلْفٌ لِدَوَابِّكُمْ))
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهَيْمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ)).

آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جاوے گی اور ہر ایک اونٹ کی میٹھی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہڈی اور میٹھی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

۱۰۰۸- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَاتَّارَ يَرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الرَّادَّ وَكَانُوا مِنْ جَنْ الْحَزْبِرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۰۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَاتَّارَ يَرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۰۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْحَجِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

۱۰۱۱- عَنْ مَعْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنِ أَذَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ لَيْلَةَ اسْتَمْعَمُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ جَدَّتَنِي أَبُولُ يَعْنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ أَذَنَهُ بِهِمْ شَحْرَةً.

تھ کی روایت میں زید ہے مولیٰ عمرو بن حریث کا اور وہ مجہول ہے۔

(۱۰۱۱) نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کبھی جماد کو قوت تمیز عطا کر تا ہے اور قرآن کی آیتوں میں اس کا ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا کہ ہر چیز اس کی پاکی ہو لینی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے اور رسول اللہ نے فرمایا میں مکہ میں اس پتھر کو پچھانتا ہوں جو مجھے سلام کیا کر تا تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ دودرخت آپ کے پاس آئے اور ستون حنظل نے آپ کے ہی فراق میں رونائشروع کر دیا اور کھانے نے صبح کھیا اور مونٹی کے کپڑے ایک پتھر لے کر بھاگا اور احد اور حراء نے جنبش کی۔ اچھی۔

میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل سلیم کی رو سے ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۱۰۱۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا آيَاتِهِ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرُّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

۱۰۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا آيَاتِهِ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۰۱۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزَرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدَرِ قِرَاءَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السَّحَابَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرِ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدَرِ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو

باب: ظہر اور عصر میں قراءت کا بیان

۱۰۱۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسی طرح صبح کی نماز میں۔

۱۰۱۳- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

۱۰۱۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں الم تنزیل السجدہ پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر ایک راوی نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزیل سجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تیس آیتوں کے برابر

لے اور زبان میں ہے یہ بھی خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں پہاڑ اور پتھر کی طرح جمادات ہیں البتہ ان امور میں وہی لوگ شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بے وقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں اور ہر بات کو بے سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہیں۔

(۱۰۱۲) ☆ پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہوتی ہے یعنی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی۔ نو دہائی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورت پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ظہر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے۔

(۱۰۱۳) ☆ پچھلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور دوسری سورت کا پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح کافی ہے۔

کہا۔

۱۰۱۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرات کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا۔

۱۰۱۶- جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے حضرت سعدؓ کی شکایت کی یعنی ان کی نماز کی۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو بلا بھیجا وہ آئے انھوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے نماز کی شکایت کی تھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھتا ہوں اس میں کمی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابواسحاق تم سے یہی امید ہے۔

۱۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۰۱۸- جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے۔

۱۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث کچھ زیادتی کے ساتھ اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۰۲۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی

بُكَرَ فِي رَوَاتِهِ اَلَمْ تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدَرُ ثَلَاثِينَ آيَةً
۱۰۱۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرُ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرُ حَمْسٍ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ يَنْصَفُ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرُ قِرَاءَةٍ حَمْسٍ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرُ يَنْصَفُ ذَلِكَ
۱۰۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَرُوا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأَصْلِي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأُرَكِّدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخْذِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ فَقَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَمَا إِسْحَقُ.

۱۰۱۷- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَرَكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَا أَنَا قَامْتُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخْذِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ وَمَا أَلَوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَلِكَ ظَنِّي بِكَ.

۱۰۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بَعَثَنِي حَدِيثُهُمْ وَزَادَ فَقَالَ تَعْلَمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ.

۱۰۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ

(۱۰۱۶) ابواسحاق سعدؓ کی کیت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ذرہ ہو۔ اسی طرح امام کا دریافت کرنا اپنے مالوں کی شکایت کو ضروری ہے۔

ہو جاتی پھر جانے والا بیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے اس قدر اس کو لمبا کرتے۔

۱۰۲۱- قزعة سے روایت ہے کہ میں ابوسعید خدریؓ کے پاس آیا تو ان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انھوں نے کہا اس کے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی کیونکہ تو ویسی نماز نہ پڑھ سکے گا پھر کیا فائدہ۔ قزعة نے دوبارہ یہی پوچھا۔ تب ابوسعیدؓ نے کہا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے۔

باب : فجر کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۲۲- عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور بورہ مومنون شرون کی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو اس حدیث کا راوی ہے) یارادوں کا اختلاف ہے۔ آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا۔ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا۔

۱۰۲۳- عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں واللیل اذا عسعس پڑھی۔

كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمَا يَطْلُوهَا ۱۰۲۱- عَنْ قُرْعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْتُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ خَبَرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

۱۰۲۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى حَاءَ ذَكَرَ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذَكَرَ عِيسَى مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ يَشْكُ أَوْ احْتَفَلُوا عَلَيْهِ أَحَدُتِ النَّبِيُّ ﷺ سَعْلَةً فَرَكَعَ وَعَبَّدَ اللَّهُ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَحَذَّاهُ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبَّدَ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ الْعَاصِ.

۱۰۲۳- عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ.

(۱۰۲۲) نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورت کا پڑھنا ضروری نہیں اور قرأت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر ہو بے باق ملہا اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور اگر وہ نہیں مگر ہمارے نزدیک اولیٰ کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکرر ہے۔

۱۰۲۳- قطبہ بن مالکؒ سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو سورۃ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنخل باسقات میں بھی اس کو پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اس کا یہ ہے اور درخت سمجھ کر کے لیے لیے جن میں گئے خوشے لگے ہیں)۔

۱۰۲۵- قطبہ بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات لہا طلع نصید (یہ آیت سورۃ ق میں ہے)۔

۱۰۲۶- زید بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالکؒ) سے سنا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں یہ پڑھا والنخل باسقات لہا طلع نصید اور کبھی کہا کہ سورۃ ق پڑھی۔

۱۰۲۷- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ ق والقرآن المجید پڑھتے تھے اور باقی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔

۱۰۲۸- سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؒ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں انھوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں تو القرآن المجید یا اس کے برابر سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا بغشی پڑھتے اور عصر میں بھی اتنی بڑی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۰- جابر بن سمرہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۴- عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ الْمَجِيدَ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدُّهَا وَلَا أَذْرِي مَا قَالَ

۱۰۲۵- عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلَعُ نَصِيدٍ.

۱۰۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَتِهِ ((وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ)) لَهَا طَلَعُ نَصِيدٍ وَرَبَّمَا قَالَ ق.

۱۰۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفٍ.

۱۰۲۸- عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَنِّي صَلَاةَ هَؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِ وَالْقُرْآنِ وَنَحْوَهَا.

۱۰۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ

۱۰۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۰۳۱- ابو بزرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲- ابو بزرہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھا کرتے۔

باب: نماز مغرب میں قراءت کا بیان

۱۰۳۳- ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن عباس کو سورۃ والموسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلایا اب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی آپ نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا۔

۱۰۳۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۱۰۳۵- جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ طور کو مغرب کی نماز میں سنا۔

۱۰۳۶- زہری سے بھی اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہے۔

باب: عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۳۷- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۃ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی۔

۱۰۳۸- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ نے اس میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۹- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے سار رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سورۃ والتین پڑھی۔ میں نے ایسا خوش

۱۰۳۱- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ مِنَ السُّورَةِ إِلَى الْمِائَةِ ۱۰۳۲- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السُّورَتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

۱۰۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذْ أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُوسَلِّاتِ عَرَفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَأَخِيرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۴- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ صَلَاحٌ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدَ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۰۳۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۶- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

۱۰۳۷- عَنِ الْبَرَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ وَالتَّيْنِ وَالزُّزَيْنِ

۱۰۳۸- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزُّزَيْنِ

۱۰۳۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتَّيْنِ وَالزُّزَيْنِ فَمَا

الحان کسی کو نہیں پایا۔

سَبِعْتَ اخَذًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ.

۱۰۴۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے منہ موز کر سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ شروع کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ! کیا تو فساد ہی ہے (جو لوگوں میں نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)؟ یہ یہ سورت پڑھا کر۔ سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے جاہل سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ والشمس وضحاها واللیل اذا یغشی ، سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھا کر۔ عمرو نے کہا ان جیسی سورتیں پڑھا کر۔

۱۰۴۱- جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔ معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے

۱۰۴۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيُؤْمُ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَانْفَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَنْحَرَفَ رَجُلٌ فَلَسَمَ ثُمَّ صَلَّى وَخِذَهُ وَأَنْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنْفَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَئِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاخَيْرَ لِي فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِجٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَانْفَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَنْقَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ ((يَا مُعَاذُ أَتَأْتَانِ أَنْتَ أَقْرَأُ بِكَذَا وَأَقْرَأُ بِكَذَا)) قَالَ سَفِيَانٌ قُلْتُ لِعُمَرُو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ ((أَقْرَأُ وَالشَّمْسُ وَضَحَاها وَالصُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)) فَقَالَ عُمَرُو نَحْنُ هَذَا

۱۰۴۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأَخْبَرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ

(۱۰۴۰) * نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذؓ فرض رسول اللہ کے ساتھ ادا کر چکے تھے پھر ان کی نماز دوبارہ نفل ہوئی اور ان کی قوم کی فرض اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا بھی مذہب ہے لیکن ربیعہ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ مشرک ہے یا وہ رسول اللہ کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہو گئے یا حضرت کو اس کی خبر نہ ہوئی اور یہ سب تاویلیں بلا دلیل ہیں اور ظاہر حدیث کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتداء کا ترک کرنا درست ہے۔ تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے۔ چوتھے یہ کہ مقتدیوں کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم

کہا وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ آپ نے معاذ سے کہا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو الشمس وضحاها اور سبح اسم ربك الا علی اور اقراء باسم ربك اور الیل اذا يغشى پڑھ۔

۱۰۴۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

۱۰۴۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں آکر امامت کرتے۔

باب: اماموں کے لیے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم

۱۰۴۴- ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ نے فرمایا ایسے لوگو! تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتواں اور کام والا ہوتا ہے۔

۱۰۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّحْلَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَتَانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَأَقْرَأَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاها وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى))۔

۱۰۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ۔

۱۰۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَالِيَهُ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ۔

بَابُ أَمْرِ الْأِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامِ

۱۰۴۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَحْلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُعْطِلُ بَنَاءَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَيُّكُمْ أُمُّ النَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ زَوَانِيهِ الْكَبِيرِ وَالضَّعِيفِ وَذَا الْحَاجَةِ))۔

۱۰۴۵- عَنْ إِسْمَاعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِعَنْ

خَدِيشٍ هُشَيْمٍ۔

(۱۰۴۴) ☆ یعنی مقتدیوں میں سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں بوڑھے، بیمار، ضعیف ناتواں تو فرض نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضروری ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور وہ سور میں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس والضحیٰ، اقراء وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے۔

۱۰۴۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے بوڑھے، ناتواں اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

۱۰۴۷- ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ نے حضرت محمدؐ سے سن کر کئی حدیث بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بوڑھے اور ناتواں ہوتے ہیں البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز لمبا کرے۔

۱۰۴۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں ناتواں بیمار اور کام والے ہوتے ہیں۔

۱۰۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو اوپر گزرا اس روایت میں بیمار کی بجائے بوڑھا ہے۔

۱۰۵۰- عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم اپنی قوم کی امامت کرو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے سامنے بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی اس کے بعد فرمایا پھر جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر موٹھوں کے درمیان میں رکھی اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کرو اور جو کوئی کسی

۱۰۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّي وَخَذَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)).

۱۰۴۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا أَمَّ وَخَذَهُ فَلْيُطِّلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ)).

۱۰۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَّةِ)).

۱۰۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَّلَ السَّقِيمَ الْكَبِيرَ.

۱۰۵۰- عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَمْ قَوْمُكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ((أَذْنُ)) فَحَلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((تَحُولُ)) فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمْ قَوْمُكَ فَصَنِّ أَمْ قَوْمًا))

(۱۰۴۶) ☆ یعنی جتنی چاہے قرأت کی کرے۔

(۱۰۵۰) ☆ نووی نے کہا یہ جو عثمانؓ نے کہا کہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو ذرا ہوا ہو گا کہ کہیں امام بننے سے غرور اور تکبر نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دور کر دیا۔ رسول اللہ کی ہتھیلی کی برکت سے یا یہ مراد ہے کہ عثمانؓ کے دل میں دوسو بہت آتے ہو گئے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہیں۔ خود مسلم نے حضرت عثمانؓ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان نے میری نماز میں حرج ڈال دیا ہے مجھے قرآن پڑھتے پڑھتے بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جس کا نام خزرب ہے جب تو

- فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَخَذَهُ قَلْبُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ))
- ۱۰۵۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرْتُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَمَمْتُ قَوْمًا فَأَخَفْتُ بِهِمُ الصَّلَاةَ))
- ۱۰۵۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَثِيمًا
- ۱۰۵۳- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَحَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ
- ۱۰۵۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَحَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- ۱۰۵۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ
- ۱۰۵۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطْلَاقَهَا فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ
- قوم کی امامت کرے وہ بلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں کوئی بوزھا ہے کوئی تیار ہے کوئی ناتواں ہے کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔
- ۱۰۵۱- عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا کر۔
- ۱۰۵۲- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری (یعنی رکوع، سجود اور سب ارکان اچھی طرح ادا کرتے تھے)۔
- ۱۰۵۳- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ بلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔
- ۱۰۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔
- ۱۰۵۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچہ کاروانستے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو آپ چھوٹی سورت پڑھتے۔
- ۱۰۵۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔ میں بچہ کاروانس کر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو

تھو اس قسم کا دوسرا پائے تو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ) اور بائیں طرف تین بار تھو کے۔ حضرت عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال جاتا رہا۔ اٹھی

(۱۰۵۵) ☆ اور نماز کو جلد ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص وعام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضروری ہے اور غورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں جاندار ست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے جو پانچکانہ یا پچھنچا ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جائیں۔ (نووی)

فَأَخْفَفَ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أَمِّهِ بِهِ ((

اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہو گا۔

بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا

باب: نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورے کرنے

فِي تَمَامِ

اور نماز کو مکمل کرنے کا بیان

۱۰۵۷- عَنْ الزَّهَّابِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقَتْ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَحَّدَتْ قِيَامَهُ فَرَمَقَتْهُ فَأَعْبَدَ الْهَ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجَدَتْ فَحَلَسَتْهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدَتْ فَحَلَسَتْهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْبَأْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

۱۰۵۷- براہ بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر تھے۔

۱۰۵۸- عَنْ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدَرُ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَحْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْفَحْدِ مِنْكَ الْحَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الزَّهَّابَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ

۱۰۵۸- حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا اس کا نام حکم نے بیان کیا (وہ شخص مطربین ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) اس نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اللھم ربنا لك الحمد ملا السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئی بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الفحذ منك الحد قال الحكم فذكرت ذلك لابن الرحمن بن ابي ليلى فقال سمعت الزهّاب بن عازب يقول كانت صلاة رسول

(۱۰۵۷) ☆ یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہو گا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ۔ نووی نے کہا یہ حدیث بعض احوال پر محمول ہے ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہو تا اور آپ فجر کی نماز میں ساتھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں اتم تخریل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانے والا حاجت کے لیے قیام کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آکر وضو کرتا اور مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور آپ نے سورہ مومن اور پڑھی اور مغرب میں والطود اور والموسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف۔

بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا بھی کرتے ہو گئے جیسے اس حدیث میں ہے۔

اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے۔ شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا تھا ان کی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلیٰ سے اعتبار کے قابل نہیں ہے)۔

۱۰۵۹- حکم سے روایت ہے مطرب بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر حدیث کو آخر تک اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر کر رہا۔

۱۰۶۰- انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں کو تباہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے تھے میں تم کو وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔

۱۰۶۱- انس سے روایت ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابو بکرؓ کی نماز بھی ایسی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے کہ شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَزَعُوهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسَجُودَهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتَهُ هَكَذَا.

۱۰۵۹- عَنْ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرِ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۱۰۶۰- عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا أَلُو أَنْ أَصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسُ يَضَعُ شَيْئًا لَا أُرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

۱۰۶۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْخَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ.

بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ

باب: امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنے کا بیان

۱۰۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرْ أَحَدًا يَخْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَجِرُ مِنْ وِرَاءَهُ سَحْدًا.

۱۰۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَخْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ)) حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِدًا ثُمَّ تَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

۱۰۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) لَمْ تَزَلْ قِيَامًا حَتَّى تَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَتَبِعُهُ.

۱۰۶۵- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَخْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى تَرَاهُ قَدْ سَحَدَ فَقَالَ

۱۰۶۲- عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی وہ جموں نے تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنا تھا زمین پر رکھتے اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدے میں جاتے۔

۱۰۶۳- عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جموں نے تھے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکا (سجدہ کے لیے) جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۴- عبد اللہ بن یزید کہتے تھے منبر پر کہ حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھتے۔ اس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۵- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی

(۱۰۶۲) یہ اس روایت میں ہے وہ جموں نے تھے عبد اللہ بن یزید کا قول ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب اللہ ہیں ان کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید جموں نے تھے تو یہ خطا ہوا اس کے عبد اللہ بن یزید بھی صحابی ہیں اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاوے البتہ اگر امام کے جلدی سر اٹھانے کا ذرہ ہو تو مضافاً اللہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جائے پرستش یہی ہے کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے۔ (نودی مختصر)

زُهِيرٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ
وَعُغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ.

۱۰۶۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ
فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أَقْسِمُ بِالْخَنَسِ الْخَوَارِ الْكَنَسِ
وَكَانَ لَا يَخْفِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَيْمَ
سَاجِدًا

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ

۱۰۶۷- عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ))

۱۰۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((اللَّهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ))

۱۰۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ))

پیٹھ نہ جھکا تا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں
نہ دیکھتا۔

۱۰۶۶- عمرو بن حرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ کو فلا
اقسم بالخنس الجوار الكنس (یعنی سورہ اذا الشمس
كسوت) پڑھتے ہوئے اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکا تا جب
تک آپ پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے۔

باب: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۷- عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ
اللہم ربنا لك الحمد آخر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اس کی
تعریف کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین
بھر اور جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔

۱۰۶۸- عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لك
الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من
شئ بعد۔

۱۰۶۹- عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری
تعریف ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اس
کو بھر کر یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور ازلے اور ٹھنڈے پانی سے

(۱۰۶۷) ☆ نوٹی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کی جسم ہوتی تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
مقتدی اور امام سب کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(۱۰۶۹) ☆ نوٹی نے کہا یہ مبالغہ ہے مجاز اگنا ہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد مرا ہے اور خطا سے
حق اللہ۔

یا اللہ پاک کر مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔

۱۰۷۰- یہ حدیث شعبہ سے بھی اس سند سے مروی ہے اور معاذ کی روایت میں ”من الدن“ کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ”من الدس“ کے الفاظ ہیں۔

۱۰۷۱- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لك الحمد خیر تک اے پروردگار ہمارے تجھ کو سراہتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔ تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تودیوے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو توروکے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے)۔

۱۰۷۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے اللھم ربنا لك الحمد خیر تک۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ))۔

۱۰۷۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رَوَايَةٍ مُعَادٍ ((كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنِّ)) وَفِي رَوَايَةٍ يَزِيدَ ((مِنَ الدَّنْسِ))۔

۱۰۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ النَّاءِ وَالْمَجْدُ أَحَقُّ مَا قَالِ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَنْفَعْ لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ))۔

۱۰۷۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا بَيْنَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ النَّاءِ وَالْمَجْدُ أَحَقُّ مَا قَالِ الْعَبْدُ))۔

(۱۰۷۱) اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندہ کی سب باتوں میں یہ بلاہ چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی اس میں تقویٰ ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عاجزی کا شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا۔ سبحان اللہ دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونے کے بھی قائل ہیں پر بہت بڑے غمور اور خوش کے بعد یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صد باہر ہا اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت سے باہر ہے۔ پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہو تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دینا اور ان کی ملامت سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں کو بلانا لیکن مجر و ماسوا اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے۔ علماء، فضلاء اور عرفاء کا یہی طریقہ ہے اور اسی میں راحت ہے اور رنج و غم سے خلاصی ہے اس کے خلاف میں تباہی، بربادی اور مصیبت ہے۔ میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلے پہل کچھ تدبیر کا قائل تھا پر اب نہیں اور خدا پر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید۔

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

۱۰۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ ((وَوَلَدٌ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ بَعْدَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.
۱۰۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے کہ ”مَلُ
مَاشَتْ مِنْ شَيْءٍ“ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اس کے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ السَّتْرَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي
بَكْرٍ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ
مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا
الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ أَلَا وَابْنِي نُهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ
الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ
فَعِظْمُوهَا فِيهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ
فَأَجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ فَقِيمَنَّ أَنْ يُسْتَجَابَ))
لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ.
۱۰۷۴- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے (مرض الموت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ ابو بکر صدیقؓ کے
پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تو گواہ
نبوت کی خوش خبری دینے والوں میں کچھ نہیں رہا (کیونکہ مجھ پر
نبوت کا خاتمہ ہو گیا) مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اسے
دکھایا جائے اور تم کو معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن
پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان
کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدہ کے اندر دعا میں
کوشش کرو تو تمہاری دعا قبول ہو۔

۱۰۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّتْرَ وَرَأَسُهُ مَعْصُوبٌ فِي
مَرْضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ
۱۰۷۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
پردہ اٹھایا اور مرض الموت میں آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی
تو فرمایا اے اللہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر

(۱۰۷۴) نوٹی لے لیا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدہ میں تسبیح
اور دعا کرے اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں سورہ فاتحہ کی قرات کے سوا اور کوئی سورت پڑھی تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ
کے پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اور سورتوں کی طرح مکروہ ہے اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرا یہ ہے کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جائے
گی۔ یہ جب ہے کہ قصد پڑھنے اور جو جو بولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور
علماء نے رکوع میں سبحان رب العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہنا مستحب جانا ہے اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی
ہے اور یہ تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور اہل حدیث کے ایک طائفہ کے
نزدیک ظاہر حدیث کی دلیل کی رو سے واجب ہے۔

فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اس کے لیے دکھایا جائے۔ اس کے بعد ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۱۰۷۶- علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرأت سے منع فرمایا۔

۱۰۷۷- علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کی قراءت سے منع کیا۔

۱۰۷۸- حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع کیا تھا اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا۔

۱۰۷۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو میرے محبوب (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔

۱۰۸۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن کی قرأت سے منع فرمایا۔ ان حضرات کی روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں۔

۱۰۸۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔ اس روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۸۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے

بَلَّغْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَنْقُ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَفْيَانَ.

۱۰۷۶- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

۱۰۷۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ.

۱۰۷۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكَمُ.

۱۰۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي جَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

۱۰۸۰- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَاتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ.

۱۰۸۱- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَاتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ.

۱۰۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

(۱۰۷۸) ☆ اس سے یہ غرض نہیں کہ تم کو رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ سب کے لیے ممانعت عام ہے پر احتیاطاً حضرت علیؓ نے حدیث کے نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نہیں رکھا۔

رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی۔ اس اسناد میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں ہے۔

قَالَ نُهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلَيْهِ.

باب : رکوع اور سجدہ میں کیا کہنا چاہیے؟

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۸۳- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو سجدہ میں بہت دعا کرو۔

۱۰۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)).

۱۰۸۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے اللھم اغفر لی آخرتک یعنی اے اللہ بخش دے میرے سب گناہوں کو تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے۔

۱۰۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةَ وَجَلِّهِ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)).

۱۰۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ فرماتے تھے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی قرآن پر عمل کرتے تھے۔

۱۰۸۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ)).

۱۰۸۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا یا رسول

۱۰۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ

(۱۰۸۳) ☆ نوویؒ نے کہا ہاویہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اس کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدہ میں دعا کے لیے اور دلیل ہے اس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سجدہ میں بہت دیر کرنا اور سجدہ اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے۔ اس کو ترمذی اور یحییٰ نے علماء کی ایک جماعت سے نقل کیا اور ابن عمرؓ بھی سجدہ کے طول کو افضل جانتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ طول قیام افضل ہے۔ امام شافعی کا بھی مذہب ہے کیونکہ جاہلی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرأت ہے اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہے اور قرأت افضل ہے اور رسول اللہؐ سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدہ سے زیادہ طول کرتے تیسرا یہ کہ فضیلت میں دونوں امر برابر ہیں اور امام احمدؒ نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا۔ اسحاق بن راہویہؒ نے کہا کہ دن میں رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو قیام طویل۔ اسی

(۱۰۸۵) ☆ قرآن میں یہ وارد ہے فسبح بحمد ربک واستغفره اس کے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے۔

(۱۰۸۶) ☆ سورہ اذا جاء نصر اللہ کے فتح ہونے کے بعد اترتی جب اسلام تکمیل گیا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنے پیغمبرؐ کو خوشخبری دی اور فرمایا یہ خدا کی پاکی بیان کر دو اور استغفار کرو اور ضمناً اس سورت میں آپ کی وفات ﷺ

وَأَتُوبَ إِلَيْكَ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَخَذْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ ((جَعَلْتُ لِي عِلَامَةً فِي أُمْتِي إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا)) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

۱۰۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا ((سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)).

۱۰۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)) فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عِلَامَةً فِي أُمْتِي فَإِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتَ مِنْ قَوْلِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتَهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا)).

۱۰۸۹- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) فَأَخْبِرَنِي ابْنُ أَبِي

لحمہ کے قرب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار پسینہ منجمد دست ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ

کرے اور جموٹ میں مبتلا ہو دے پر بہتر یہ ہے کہ یوں کہے اللھم اغفر لی۔

عائشہؓ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی شاید آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں۔

۱۰۹۰۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک آخر تک یعنی اے اللہ میرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔

۱۰۹۱۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں کہتے تھے سبحو قدوس رب الملئکۃ والروح یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور روح کا۔

۱۰۹۲۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

مَلِئَکَۃً عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِفْتَقَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَلَطَنْتُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلَیَّ بَعْضُ نِسَائِہِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاجِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یَقُولُ ((سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ)) فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنِّیْ لَفِی شَاْنٍ وَاِنْکَ لَفِیْ اَخْرَ۔

۱۰۹۰۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً مِنَ الْفِرَاسِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعْتُ یَدَیْ عَلَیْ بَطْنِ قَدَمِیْہِ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَهَمَّا مُنْصَوِّتَانِ وَهُوَ یَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاَتِکَ مِنْ عُقُوْبِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُخْصِیْ ثَنَاءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنِیْتَ عَلَیْ نَفْسِکَ))۔

۱۰۹۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِی رُکُوْعِہِ وَسُجُوْدِہِ ((سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ))۔

۱۰۹۲۔ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِیْثِ۔

(۱۰۹۰) ☆ اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کے چھونے سے وضو نہیں جاتا۔ ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے پر مالکؒ شافعیؒ احمد اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ ضرر نہیں کرتا۔

(۱۰۹۱) ☆ روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہیں یا روح ایک مخلوق ہے جن کو فرشتے نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔ (نووی)

باب : سجدہ کی فضیلت و ترغیب

۱۰۹۳- معدان بن ابی طلحہ یحمری سے روایت ہے کہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مجھ کو ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت میں لے جائے یا یوں کہا کہ مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے؟ یہ سن کر ثوبان چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو چپ رہے پھر تیسری بار پوچھا تو کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کرنے لگا۔ معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا ثوبان نے کہا تھا۔

۱۰۹۴- ربیعہ بن کعب السلمی سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کر تا اور آپ کے پاس وضو اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ ایک بار آپ نے فرمایا مانگ کیا مانگا ہے میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی آپ نے فرمایا اچھا کثرت سجود سے تو میری مدد کر۔

باب : سجدہ کے اعضاء، بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۱۰۹۳- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَمْعَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَغْنِيَنِي اللَّهُ بِهِ الْحَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ)) قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

۱۰۹۴- عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ السَّلْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أُبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْحَنَّةِ قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ)) قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ ((فَأَعْنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)).

بَابُ أَغْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالْثَوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۱۰۹۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو

(۱۰۹۳) ☆ یعنی سجدہ اکثر کیا کرتا امید ہے میرا ساتھ تجھ کو جنت میں مل جائے۔ کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۰۹۵) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے سات اعضاء ہیں اور سجدہ کرنے والے کو وہ سب اعضاء زمین سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی تلخ

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال و کپڑے کے سینے سے منع کیا گیا۔ یہ سبکی کی روایت ہے اور ابوالرجیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال و کپڑے کے سینے کی ممانعت کی گئی۔ سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور پیشانی۔

۱۰۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا۔ کپڑے اور بال نہ سینے کا حکم ہوا ہے۔

۱۰۹۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور کپڑوں اور بال سینے سے روکا گیا۔

۱۰۹۸۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سینے کا۔

۱۰۹۹۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا، بالوں اور کپڑوں کو نہ سینے کا۔ وہ سات اعضاء یہ ہیں پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم۔

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثٌ يَحْتَمِي وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةٍ أَغْظَمَ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَنَبَةَ.

۱۰۹۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ أَغْظَمَ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبِي وَلَا شَعْرِي)).

۱۰۹۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

۱۰۹۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ أَغْظَمَ الْجَنَبَةَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّجُلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ)).

۱۰۹۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَنَبَةَ وَالْأَنْفَ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ)).

اللہ اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور ناک لگانا مستحب ہے اگر ناک لگائی اور پیشانی نہ لگائی تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ امام مالک، امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے۔ امام احمد اور ابن حبیب کے نزدیک ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا لگانا ضروری ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے ظاہر حدیث کے بموجب ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضاء آٹھ ہو جائیں گے۔ دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں، ناک اور پیشانی۔ بال اور کپڑے کے سینے سے منع کیا گیا۔ بال کا سیننا یہ ہے کہ سر پر جوڑے کی طرح باندھے۔ اس طرح باقی اعضاء نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱۰۰۔ عباس بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کریں۔ اس کی پیشانی، اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اس کے دونوں پاؤں۔

۱۱۰۱۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیوں چھوا؟ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی (ستر کھول کر نماز پڑھے)۔

باب: سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو انوں سے جدا کرنے کا بیان

۱۱۰۲۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۱۱۰۳۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے۔

۱۱۰۰۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَطْرَافٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ)) .

۱۱۰۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَغْفُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَحَقَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ)) .

بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبُطْنِ عَنِ الْفَخْذَيْنِ فِي السُّجُودِ

۱۱۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) .

۱۱۰۳۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ ((وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) .

(۱۱۰۱) ☆ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے اگر جوڑا باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی۔

(۱۱۰۲) ☆ یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پہلوؤں سے ملائے جیسے کتابیہ کہتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں ہاتھیں کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن نکلا ہو تو بغلیں نظر آئیں۔

۱۱۰۴۔ براہِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب توجہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہیاں زمین سے اٹھالے۔

باب: نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس کا بیان رکوع، سجدہ سے اعتدال کی ترتیب، چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان، دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان

۱۱۰۵۔ عبد اللہ بن مالک ابن مخنف سے روایت ہے (تحسینہ عبد اللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی کا) رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۱۰۶۔ جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔ عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے (یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔ اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۱۰۷۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا۔

۱۱۰۸۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۱۱۰۴۔ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا سَجَدْتَ فَصَنَعْ كَفَيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ))

بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يَفْتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ وَصِفَةُ الرُّكُوعِ وَالْإِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالْإِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الرَّبَاعِيَّةِ وَصِفَةُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۱۱۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بَحْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُو بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۶۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُخَنِّعُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضْعُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۷۔ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۱۱۰۸۔ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۱۱۰۷) ☆ یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔

(۱۱۰۸) ☆ نووی نے کہا کہ یہ پہلے قعدے میں ہے لیکن اخیر قعدے میں تو رک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں ابو حمید

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) اتنا جدا رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھائی دیتی اور جب بیٹھے تو اپنی بائیں ران پر ٹکا دیتے۔

۱۱۰۹- ام المومنین حضرت میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہہ کر اور قرأت کو الحمد لله رب العالمین سے (تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیچھے کے برابر رکھتے) سچ میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التیحات پڑھتے اور بائیں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے شیطان کی بیٹھک سے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ عَوَى يَدْيَهُ يَغْنِي جَنَحَ حَتَّى يَرَى وَضَحَ إِبْطَيْهِ مِنْ زَرَأِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطمأنَّ عَلَى فَخِيزِهِ الْيُسْرَى.

۱۱۰۹- عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَافَى حَتَّى يَرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحَ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكَيْفَ يَغْنِي بَيَاضَهُمَا.

۱۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْجِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَصُوْبَهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ خَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقَبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ أَفْتِرَاشَ السَّبْعِ وَكَانَ يَحْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقَبَةِ الشَّيْطَانِ.

لہ ساعدی سے روایت کیا ہے۔ تورک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دے اور سرین پر زور دے کر بیٹھے۔

(۱۱۱۰) ☆ منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے جس کو اتقاء کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دونوں سرین کو زمین سے لگائے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھا ہے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے قرأت الحمد لله رب العالمین سے شروع کرے۔ یہ دلیل ہے امام ہالک اور ان لوگوں کی جو بسم اللہ کو سورۃ فاتحہ میں داخل نہیں سمجھتے۔ اور شافعی اور اکثر علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں میں سے پہلے یہ سورت پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد لله رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے اور بہت سی دلیلیں اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزو ہے۔ دوسرے یہ کہ رکوع میں پیچھے کو آگے پیچھے سے برابر رکھنا چاہیے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھا کھڑا ہو اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھے جوتے یہ کہ لہ

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي وَلِذَلِكَ إِلَى الصَّلَاةِ الَّتِي سُتِرَ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَرْوُودِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَحُكْمُ الْمَرْوُودِ
وَدَفْعُ الْمَاءِ وَجَوَازُ الْإِغْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
وَالصَّلَاةُ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْأَمْرُ بِالذُّنُوبِ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانُ
قُلُوبِ السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذَلِكَ

باب: نمازی کے سترہ کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا احتساب
اور نمازی کے آگے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع
کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان، سواری کی طرف
نماز پڑھنے، سترہ کے نزدیک ہونے کا حکم اور اس کے اندازہ کا بیان
مسائل سترہ کے متعلق کا بیان

۱۱۱۱- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْجِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مِنْ مَرٍّ وَرَاءَ ذَلِكَ))

۱۱۱۱- موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا
رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی
بچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے تو نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے
جو چیز چاہے اس کے پرے سے جائے۔

۱۱۱۲- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالذُّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مِثْلُ مُوْجِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ))

۱۱۱۲- موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہم نے اس کا
جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہم نے اس کا
رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی بچھلی لکڑی برابر
کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا
ضرر نہیں کرتا۔

۱۱۱۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۱۱۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک اس حدیث کی رو سے دونوں تشہد واجب ہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں اور امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت اور دوسرا واجب ہے۔ پانچویں یہ کہ باباں پاؤں بچھائے اور دہانہ پاؤں کھڑا کرے قعدے میں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے امام مالک کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک سنت ہے۔ شافعی کے نزدیک جس جلسہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک سنت ہے اور تورک کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ شافعی کے نزدیک نماز میں چار جلسے ہیں ایک دونوں سجدوں کے بیچ میں دوسرے ہر رکعت کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پا کر قیام سے پہلے اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولیٰ کا جلسہ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ۔ پانچویں یہ کہ نماز کو سلام پر ختم کرے مالک شافعی احمد اور جمہور سلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ، ثوری، اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نہ کرے تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی بلکہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدیث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جائے گی۔ (نوری مختصر ۱)

(۱۱۱۱) ☆ پالان کی لکڑی دو دھاتی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے۔

ﷺ سے سوال ہوا غزوہ تبوک میں نماز کی سترہ کا۔ آپ نے فرمایا لان کی پچھلی کڑی کے برابر چاہیے۔

۱۱۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے غزوہ تبوک کے موقع ہر نماز کی سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کپڑے کی پچھلی کڑی کے برابر ہو۔

۱۱۱۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر نکلے تو اپنے سامنے پر چھا کاڑنے کا حکم فرماتے پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے۔ اسی وجہ سے امیروں نے اس کو مقرر کر لیا ہے کہ ہر چھ ساتھ رکھتے ہیں۔

۱۱۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر چھی کو گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

۱۱۱۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۱۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف۔

۱۱۱۹- ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلا ل آپ کے لیے وضو کپانی لے کر نکلے (آپ نے اس سے وضو کیا) پھر کسی کپانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ سِتْرَہِ الْمُصَلِّی قَالَ ((مِثْلُ مُؤْجِرَةِ الرُّحْلِ))۔

۱۱۱۴- عَنْ عَائِشَہ أَنَّ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سُئِلَ فِی غَزْوَةِ تَبُوکَ عَنْ سِتْرَہِ الْمُصَلِّی فَقَالَ ((کَمُوْجِرَةِ الرُّحْلِ))۔

۱۱۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم كَانَ إِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیدِ أَمَرَ بِالْحَرَبِیَّةِ فَنَوَضَعُ بَیْنَ یَدَیْهِ فِیصَلِّی إِلَیْہَا وَالنَّسْرَ وَرَأَہُ وَكَانَ یَفْعَلُ ذَٰلِكَ فِی السَّعْرِ فَمِنْ ثُمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ۔

۱۱۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُرْکُزُ وَقَالَ أَبُو بَکْرٍ یَغْرِزُ الْغَزْرَہُ وَیُصَلِّی إِلَیْہَا زَادَ ابْنُ أَبِی شَیْبَہ قَالَ عُبَیْدُ اللہ وَہِیَ الْحَرَبِیَّةُ۔

۱۱۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم كَانَ یَغْرِضُ رَاجِلَتَہُ وَہُوَ یُصَلِّی إِلَیْہَا۔

۱۱۱۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم كَانَ یُصَلِّی إِلَى رَاجِلَتِہِ وَ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلَّی إِلَى بَعِیْرٍ

۱۱۱۹- عَنْ ابِی جُحَیْفَہ عَنْ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِمَکَہَ وَہُوَ بِالْأُطْحِ فِی قُبَّۃٍ لَہُ حُمْرَاءُ مِنْ أَدَمَ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْیْہِ فَمِنْ نَابِلٍ وَنَاضِیجَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہ

(۱۱۱۷) اونٹنی کی آڑ میں نوٹائی گئی کہ اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا کر وہ ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بگڑ کر پڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو۔

(۱۱۱۹) کسی کپانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لے کر ذرا سا چمڑک لیا یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی پچاس کو لوگوں نے تبرک سمجھ کر لینا شروع کیا۔ کسی کو تو پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اس پر دو چار قطرے چمڑک دیے اور دوسری روایت تھ

اس نے دوسرے سے لے کر چھڑک لیا پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے گویا میں اس وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور ہالانے اذان دی۔ میں نے ان کے منہ کی پیروی کی جو دائیں بائیں طرف پھر کر کہتے تھے جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح پھر آپ کے لیے ایک پھالا گاڑا گیا آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (سفر میں ہونے کی وجہ سے قصر کیا)۔ آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے گزر رہے تھے (مگر) آپ روکتے نہ تھے کیونکہ ہمالے کا سترہ تھا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں دونوں نمازوں کو جمع کیا پھر برابر دو ہی رکعتیں قصر سے پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ میں پہنچے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ خَلْعُ حُمْرَاءَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَنُ بِلَالًا قَالَ فَحَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَأَ هَا هُنَا وَهَ هُنَا يَقُولُ بَعِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُمِيزَتْ لَهُ عَزْرَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ بَمَرْبُوبَيْنِ بَيْنَهُمَا الْجَمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

۱۱۲۰- عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ شامیانے میں دیکھا اور میں نے ہالانے کو دیکھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہو پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ ترک کر لیا۔ پھر میں ہالانے کو دیکھا انھوں نے ہر چھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے اس کو (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے نکلے اور برجھے کی طرف کھڑے ہو

۱۱۲۰- عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ حُمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أُخْرِجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَنْتَدِرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بِلَالٍ يَدَ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أُخْرِجَ عَزْرَةً فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَلْعِ حُمْرَاءَ مُشْمَرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَزْرَةِ

تھے میں یہ امر تصریح سے موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہو پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوئے کھانے پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے۔

نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ مؤذن کو جی الصلوٰۃ جی علی الفلاح میں دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھر اسے لاد اس باب میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ جی علی الصلوٰۃ میں دونوں بار دائیں طرف منہ پھیرے اور جی علی الفلاح میں دونوں بار بائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرا یہ کہ پہلے ایک بار جی علی الصلوٰۃ دائیں طرف منہ پھیر کر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پھیر کر اسی طرح جی علی الفلاح۔ تیسرا یہ کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیر کر جی الصلوٰۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر دائیں طرف منہ پھیرے اور جی علی الصلوٰۃ کہے پھر بائیں طرف منہ پھیرے اور جی علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر بائیں طرف منہ کرے اور جی علی الفلاح کہے۔

کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے آدمیوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۱۲۱- ابو جحیفہ سے بھی یہ حدیث اوپر والی حدیث کی طرح مروی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب دو پہر کا وقت ہوا تو بلالؓ نکلے اور اذان دی۔

۱۱۲۲- ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کو بطحا کی طرف نکلے اور وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی لگی ہوئی تھی اس کے پار غور تیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۱۱۲۳- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچے ہوئے پانی پر ٹوٹ پڑے۔

۱۱۲۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں جوان ہونے کو تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے سامنے آکر اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا تھا۔

بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْذُّوَابَ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعِزَّةِ.

۱۱۲۱- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُ حَدِيثُ سَفِيَّانَ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالنَّهْجَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ.

۱۱۲۲- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّهْجَةِ إِلَى الْبُطْحَاءِ فَنَوَّضًا فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِزَّةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْذٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْءَةُ وَالْجِمَارُ

۱۱۲۳- عَنْ شُعْبَةَ بِالنَّسَائَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِهِ وَضُؤِهِ.

۱۱۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ بَاهَمْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بَعْضِي فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ الصَّفِّ فَتَرَلْتُ فَأَرَسَلْتُ الْأَتَانَ تَرَفُّعًا وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْجِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدًا.

(۱۱۲۴) ☆ اس حدیث سے سفر میں قعر اور جمع دونوں ثابت ہوئیں اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت سے چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے۔

(۱۱۲۴) ☆ کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو وہاں کیوں چھوڑا؟ اس لیے کہ رسول اللہ کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کی عمر یہ اختلاف ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے وقت کتنی تھی۔ بعضوں نے کہا اس برس کی بعضوں نے کہا تیرہ برس کی بعضوں نے کہا پندرہ برس کی اور یہی ٹھیک ہے۔

۱۱۲۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

۱۱۲۶- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔

۱۱۲۷- اس روایت میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا گیا کہ فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے)۔

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

۱۱۲۸- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ اس کو دفع کرے جہاں تک ہو سکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۱۲۹- ابوصالح سمان سے روایت ہے کہ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ اتنے میں ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اور زور سے

۱۱۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ بَيْنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

۱۱۲۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بَعْرَفَةَ.

۱۱۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنَى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ

بَابُ مَنَعَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۱۱۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيُ فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَذْرَأَهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

۱۱۲۹- عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَا أَحَدُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّيُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِيهِ نَحْرَهُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاسًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي

(۱۱۲۸) ☆ دفع کرنے کا حکم بطور احتیاج کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اس کو واجب نہیں کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہیں کہ ہتھیار چلائے یا ایسا مارے کہ وہ مر جائے پھر اگر واجب طور سے دفع کرنے میں مر جائے تو باقی علماء اس پر قصاص نہیں۔ لیکن دیت واجب ہوگی یا نہیں اس میں دو قول ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آڑ کر لی ہو یا ایسے کو جس نے نماز پڑھتا ہو جہاں سے گزرنے کی ضرورت نہ ہو۔ ابھی مختصراً

(۱۱۲۹) ☆ یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بری بات سے باز نہیں آتا یہ شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خیرہ سرکش ہے۔ یہ سب شیطان کی صفات ہیں۔

ایک بار ماری وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے لڑنے لگا۔ پھر لوگوں نے آکر اسے روکا پھر نکلا اور مروان (جو مدینہ کا حکم تھا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید رضی اللہ عنہ مروان کے پاس گئے۔ مروان نے کہا تو نے کیا کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلتا چاہے تو اس کے سینہ پر بارے اگر وہ نہ مانے پس اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۱۳۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے (یعنی جس کو خدا قرآن میں نقیض لہ کی آیت میں قرین فرماتا ہے)

۱۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح آئی ہے۔

۱۱۳۲- بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ان کو بھیجا ابو جہیم (عبد اللہ بن حارث بن صمہ انصاری) کے پاس یہ پوچھنے کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے۔ ابو جہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے جو وہاں اس پر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا ہے تو یہ بہتر ہو سامنے سے گزرنے سے۔ ابو انصر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا کہا چالیس دن یا مئین یا برس۔

۱۱۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

سَعِيدٌ قَعَادٌ فَذَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنْ الذُّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلُ قَائِمًا قَالِ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ رَاحِمَ النَّاسِ فَخَرَجَ فَذَحَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَذَحَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانَ مَا لَكَ وَلِإِنِّي أَجِيكَ جَاءَ يَشْكُوكُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتَفِرُّهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

۱۱۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْغُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ)).

۱۱۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۱۳۲- عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ أَبُو الْوَيْثَنِ لَا أَذْهَبُ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

۱۱۳۳- عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى

حدیث مآلیث.

بَابُ ذُنُو الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ

۱۱۳۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ يَنْ مُصَلِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِذَابِ مَمَرٌ الشَّاةِ.

۱۱۳۵- عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرِي مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرِي ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرٍ الشَّاةِ.

۱۱۳۶- عَنْ يَزِيدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْكَ تَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرِي الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

۱۱۳۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَخَذَكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ

باب: جائے نماز سترہ کے نزدیک کرنا

۱۱۳۴- سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے۔

۱۱۳۵- سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ ڈھونڈتے تھے مصحف کی جگہ کو (یعنی جہاں حضرت عثمانؓ مصحف رکھتے تھے) انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ کو ڈھونڈتے تھے اور وہ جگہ درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے گزرنے کی جگہ کے مطابق تھی۔

۱۱۳۶- یزید سے روایت ہے کہ سلمہ ڈھونڈ کر اس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو انھوں نے (جواب میں) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ڈھونڈ کر اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے۔

باب: نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارے میں

۱۱۳۷- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی ٹکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے

(۱۱۳۴) ☆ تو آپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے۔ یہی سنت ہے کہ نمازی حتی المقدور سترہ کے قریب کھڑا ہو۔

(۱۱۳۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنے میں قناعت نہیں بشرطیکہ وہ جگہ دوسری جگہوں سے فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یافتہ کے لیے جگہ مقرر کرنے میں قناعت نہیں۔

(۱۱۳۷) ☆ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے یعنی شریر ہوتا ہے۔ نوٹی نے کہا اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ان چیزوں کے سامنے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عورت اور گدھے میں شبہ ہے مالک، ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے سے

سامنے نہ ہو اور گدھایا عورت یا سیاہ کتہ سامنے سے جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا اے ابوذرؓ یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتہ ہو یا زرد ہو انھوں نے (جواباً) کہا اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔
۱۱۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل ہوئی ہے۔

الْجِمَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ)) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أُحْجِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ ((الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ)).
۱۱۳۸- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادٍ يُؤْنَسُ كَسَحَرٍ حَدِيثُهُ

۱۱۳۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سب سے بچاؤ یوں ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی کچھلی لٹری کے برابر ہو۔

۱۱۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْجِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقْبِي ذَلِكَ مِنْ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ)).

باب: نمازی کے سامنے لیٹنا

۱۱۴۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے آڑے پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا پڑا ہوتا ہے۔
۱۱۴۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی۔ جب آپ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

بَابُ الْبَاغِزِاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
۱۱۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَزَّةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ كَاغْبِزِاضِ الْحَنَازَةِ.
۱۱۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلِّهَا وَأَنَا مُعْتَزَّةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَقْبِظُنِي فَأَوْتِرْتُ.

تہ سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹی انھوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوة سے مراد اس کا نقص ہے نہ ابطال۔ اور بعضوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث لا یقطع الصلوة مردوشنی پر یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ فتح کے لیے تاریخ کا ہونا ضروری ہے علاوہ اس کے حدیث لا یقطع الصلوة مردوشنی ضعیف ہے۔ اتنی

(۱۱۴۰) ☆ اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ عورت کے سامنے جانے سے نماز نہیں ٹوٹی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑھنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی بات اور تھی دوسرے یہ کہ اس وقت گھر میں چرائے نہ تھا تاہم کی تھی۔
(۱۱۴۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ وتر کی تاخیر آخر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلے یا دوسرے کے جگادینے پر مجبور ہو تو اس کو مستحب ہے کہ وتر کو آخر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھا ہو کیونکہ حضرت عائشہؓ تہجد نہیں پڑھتی تھیں لہ

۱۱۴۲- عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے؟ ہم نے کہا عورت اور گدھے کے سامنے جانے سے۔ کہا کہ عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے۔

۱۱۴۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انھوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ قسم ہے خدا کی میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبلہ کی طرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھتا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۱۱۴۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے کہا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود اپنے تئیں تخت پر لیٹے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ آتے اور تخت کے بیچ میں نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے کھٹنا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پایوں کی طرف کھسک کر حائف سے باہر آتی۔

۱۱۴۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ جب کھڑے ہو جاتے میں پاؤں پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ان دنوں گھر میں چراغ نہ تھا۔

۱۱۴۲- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْجَمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَائِبَةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَأَعْيَارِضِ الْحَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي.

۱۱۴۳- عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ عَنْهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْجَمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبِّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكَلْبِ وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَيَنْبَغِي لِي الْحَاجَةُ فَأُكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأَوْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْسَلُ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

۱۱۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيُحْيِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَنْوَسُطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأُكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْ السَّرِيرِ حَتَّى أُنْسَلُ مِنْ لِحَافِي.

۱۱۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِي فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهَا قَالَتْ وَالْيَوْمُ يَوْمِيذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

تجہ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پھر آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جائگے کا بھروسہ نہ ہو وہ عشاء کے بعد ہی وتر پڑھ لے۔

(۱۱۴۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چھونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہو گا اور اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۱۴۶- ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے۔

۱۱۴۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پیلو کی طرف ہوتی اور میں ایک چادر اوڑھے ہوتی اس میں سے کچھ ٹکڑا آپ پر بھی ہوتا۔

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے

پہننے کا طریقہ

۱۱۴۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ایک کپڑا (جیسے تہبند) پہن کر نماز درست ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

۱۱۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۱۴۶- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَابِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

۱۱۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَابِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةٍ

لِبَشِي

۱۱۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ ((أَوْلَيْكُمْ ثَوْبَانِ)).

۱۱۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ

۱۱۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلِّي أَحَدَنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ ((أَوْ كَلَّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ)).

(۱۱۴۷) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نماز کی پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہیں مگر وہ مقام جہاں خون لگا ہو یا کوئی اور نجاست ہے البتہ وہ نجس ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو اور کچھ نماز پر تو بھی قباحت نہیں۔

(۱۱۴۸) یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جن کے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی۔ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ سے اس کا خلاف منقول ہے پر اس کی سند معلوم نہیں ہوتی اور اس بات پر ائمہؒ کے کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ اور صحابہؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔

۱۱۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

۱۱۵۲- عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ام سلمہ کے گھرایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔

۱۱۵۳- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشیح کیا۔

۱۱۵۴- عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا۔

۱۱۵۵- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کی تھی۔

۱۱۵۶- جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (توشیح کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)۔

۱۱۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ))

۱۱۵۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَبِلًا بِهِ فِي بَيْتٍ أَمْ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَثُوثًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَبِلًا

۱۱۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتٍ أَمْ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۱۱۵۵- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَجِّفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ فِي رَوَاتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

۱۱۵۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مَثُوثًا بِهِ.

(۱۱۵۱) ☆ کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے سر کھلنے کا اگر ہاتھ سے روکے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں غلط آئے گا اور یہ ممانعت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک حتر ہیں ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی تمغائیں ہوں اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت میں امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی لیکن گناہگار ہوگا۔

(۱۱۵۳) ☆ نوٹی نے کہا توشیح یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ اپنے کاندھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کے سنے سے لے جائے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اس کو داہنے ہاتھ کے سنے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیوے۔

(۱۱۵۴) ☆ یعنی داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں طرف لے گئے تھے جیسے ابھی گزرا۔

۱۱۵۷- عَنْ سُهَيْبَانَ حَبِيبًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۵۷- مذکورہ بالا روایت ان اسناد سے بھی مروی ہے۔ ابن نمیر کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔

۱۱۵۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ يَتَابُهُ وَقَالَ جَابِرُ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۵۸- ابوالزبیر کی سے روایت ہے کہ انھوں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں توشیح کے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے (تو انھوں نے اس لیے کیا کہ جواز معلوم ہو) اور جابرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا۔

۱۱۵۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۱۵۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور دیکھا کہ آپ ایک بورے پر نماز پڑھ رہے ہیں اسی پر سجدہ کرتے تھے اور دیکھا آپ کو ایک کپڑے میں توشیح کے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے۔

۱۱۶۰- ایک سند سے اس طرح بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے اور ابوبکر اور سید کی روایت میں توشیح کا ذکر ہے۔

۱۱۶۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ.



کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

۱۱۶۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْخَرَامُ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ ((أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيُّمَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) رَفَعِي حَدِيثَ أَبِي كَثَامٍ ((ثُمَّ خَيْفًا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ))

۱۱۶۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرَّانِ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السُّدَّةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْخَرَامُ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَخَيْفًا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ

۱۱۶۱- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے پوچھا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔ میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا زمانہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور تجھ کو تو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے۔

۱۱۶۲- ابراہیم بن یزید تمیمی سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کہ تاسدہ میں (سدودہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازہ کے باہر جہاں لوگ بیٹھ کر خرید و فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکہ ہے یعنی گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے۔ میں نے ان سے کہا باوا تم راستہ میں سجدہ کرتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر ساری زمین

(۱۱۶۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستحب ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوگی جیسے قبرستان یا گھوڑہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں یا سڑک میں یا حمام میں۔

(۱۱۶۲) ☆ اگرچہ نماز پڑھنا درست ہو تو سجدہ بھی درست ہوگا۔ نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھتا یا پڑھتا ہو سجدہ کی آیت میں سجدہ ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایک بار پہلی بار میں سجدہ کرے اور بعضوں کے نزدیک ایک بار بھی ضروری نہیں ہے۔

تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔
۱۱۶۳- جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کی طرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ ہیں اور گرم ملکوں کے لوگ سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے قیمت (جہاد کی لوٹ کا مال) حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی کی گئی۔ پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینہ کے فاصلہ پر پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی ہے۔

۱۱۶۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۱۱۶۵- حدیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئی اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنے والی ہے جب پانی نہ ملے اور ایک بات اور بیان کی۔

۱۱۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُعْتَبَرُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَيُعْتَبَرُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرٍ وَأَسْوَدٍ وَأُحِلَّتْ لِي الْعَنَانُ وَلَمْ تُحَلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَبَقَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَتُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ)).

۱۱۶۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۱۶۵- عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ قُرُونُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ)) وَذَكَرَ حَصْلَةَ أُخْرَى.

(۱۱۶۳) ☆ میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی کی گئی یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہؒ کی کہ عقیقہ زمین کی جنس سے درست ہے جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے۔

اور مجھے شفاعت عطا ہوئی یعنی شفاعت عام جو محشر والوں کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جس وقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دے دیں گے وہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کریں گے یا مراد وہ شفاعت ہے جو نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو برابرا ایمان والے کے لیے بھی فائدہ بخش ہوگی۔

(۱۱۶۵) ☆ نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت میں ہے کہ مجھ کو سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے سنے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی۔

۱۱۶۶- عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ خَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ.

۱۱۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبْتٍ أَغْطِيَتْ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَأُجِلْتُ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَحِيمٌ بِي النَّبِيُّ)).

۱۱۶۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو کچھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں (یعنی کلام اللہ پاخود حضرت کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رب سے اور مجھے عجم میں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خود) جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں یا غیر عرب کے (بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی)۔

۱۱۶۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا جن میں لفظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت ہیں اور مجھے مدد ملی رب سے اور میں ایک بار سوراہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دھک دی گئیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو (یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں لوٹتے ہو)۔

۱۱۶۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔

۱۱۷۰- مذکورہ بالا حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۱- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دشمن پر مدد ملی رب سے اور مجھے وہ باتیں ملیں جن میں لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور میں ایک بار سو

۱۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَثَلٍ حَدِيثُ يُونُسَ.

۱۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ.

۱۱۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نَصِرْتُ بِالرُّغْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ)).

(۱۱۷۷) ☆ اب میرے بعد دنیا میں کوئی نئی کتاب یا شریعت لے کر آئے گی۔ حضرت عیسیٰؑ ملائک قیامت کے قریب آویں گے پر وہ ساری دین کی باتوں میں ہمارے پیغمبر کے تابع ہو گئے۔

رہا تھا اسے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۱۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

باب: نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان

جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَبَيَّنَّا أَنَا نَأْتِمُّ أَيْتِ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ)).

۱۱۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ)).

بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۷۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلہ میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں۔ وہاں چودہ دن رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی کمزوریاں لڑکائے ہوئے آئے۔ انس نے کہا گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابو بکر آپ کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ کے گرد اگرد تھے یہاں تک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن میں اترے تو رسول اللہ ﷺ جہاں نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور کبریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستاویں گی) اس کے بعد آپ کو مسجد بنانے کا حکم کیا گیا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ آئے آپ نے ان سے فرمایا تم

۱۱۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي غُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ مَلَأَ بَنِي النُّجَّارِ فَخَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأَ بَنِي النُّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْفَى بَيْنَاءَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ وَتُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ مَلَأَ بَنِي النُّجَّارِ فَخَاءُوا فَقَالَ

(۱۱۷۳) ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔ نو دینی نے کہا یہ حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں لیکن محمد بن سعد نے طبقات میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے وہ باغ و دینار میں خرید اور ابو بکر نے وہ دینار ادا کیے۔

آپ نے حکم دیا تو درخت کاٹنے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ نو دینی نے کہا اس حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ میہ دار درختوں کا کاٹنا کسی ضرورت کے وقت درست ہے جیسے لکڑی کی ضرورت ہو یا اور درختوں کا کاٹنے بد لگنا منظور ہو یا لگے گر پڑنے کا ذریعہ ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں ان کو سزا دینے کے لیے کاٹنے۔ اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس میں خون اور پیپ مردہ کی ملی ہو نکال کر پھینک دی جائے تو اس زمین میں نماز درست ہے اور اس کو مسجد کر سکتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی پتہ

((يَا بَنِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا))
 قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ نَمْنَةً إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ
 أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَبُقُورُ
 الْمُشْرِكِينَ وَخِزْبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبُقُورُ الْمُشْرِكِينَ
 فَنُبِشَتْ وَبِالنَّخْرِ بَفُسُوتٍ قَالَ فَصَوَّوْا النَّخْلَ
 قِبْلَةً وَجَعَلُوا عِصَادَتِيهِ حِجَابَةً قَالَ فَكَانُوا
 يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ
 الْآخِرَةِ فَانْصُرْ الْإِنصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس
 باغ کی قیمت نہ لیں گے ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی
 آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہم کو روپیہ درکار نہیں)۔ انسؓ نے کہا
 اس باغ میں جو چیزیں تھیں ان کو میں کہتا ہوں اس میں کھجور کے
 درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے۔ آپ نے
 حکم کیا تو درخت کاٹنے لگے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی
 گئیں اور کھنڈر برابر کے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف
 رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے۔ جب یہ
 کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان
 کے ساتھ تھے۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی تو
 آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما (یہ
 ترجمہ اس موزوں کلام کا ہے جو حدیث میں عربی زبان میں ہے)۔

۱۱۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے کبریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز
 پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث انس رضی اللہ عنہ سے
 مروی ہے۔

۱۱۷۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ
 أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ.

۱۱۷۵- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ.

بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى

باب: بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف

الْكُعْبَةِ

قبلہ کا ہونا

یہ معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک میں رہتی ہے اور وہ اس کو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو۔

جب یہ (یعنی مسجد کی تعمیر کا) کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے یعنی شعر پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ شقت سہل ہو جائے۔
 علماء نے کہا کہ اگر کلام موزوں ہو تو اس کا شعر نہ کہیں گے جب تک کہنے والے کی شعر کہنے کی نیت نہ ہو اور اسی سبب سے بعض موزوں کلام خود
 رسول اللہؐ سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپؐ پر حرام تھا۔

(۱۱۷۴) ☆ نوٹی نے کہا امام احمد اور امام مالکؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پانا

پاک ہے۔

۱۱۷۶- براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے تم جہاں پر ہو منہ اپنا کیسے کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپ کے ساتھیوں میں سے یہ سن کر چلا راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی طرف حسب معمول نماز پڑھتے ہوئے پایا اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت کو کیسے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ لوگ نماز ہی میں کیسے کی طرف پھر گئے۔

۱۱۷۷- براء عازب سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم کو کیسے کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۱۷۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قباہ میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن اترنا اور کیسے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ سن کر لوگ کیسے کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کیسے کی طرف گھوم گئے۔

۱۱۷۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۱۸۰- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی

۱۱۷۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَزَلْتُ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثْتُهُمْ قَوْلُوا وَجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

۱۱۷۷- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفْنَا نَحْنُ الْكَعْبَةَ

۱۱۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَتَّبِعُنَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقَبَاءِ إِذْ حَاضَهُمْ أَتَى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْيَلَّةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۱۷۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَتَّبِعُنَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعِذَافِ إِذْ حَاضَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَا لَنَا.

۱۱۸۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

(۱۱۷۶) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک معتبر شخص کی خبر اس باب میں مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کی وجہ سے دو طرف پڑھی جائے جیسے قبلہ کی جانب میں شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پھر نماز ہی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور دوسرے پھر جائے بلکہ اگر چار رکعتیں نماز کی ہر ایک رکعت ایک طرف پڑھی جائے (اس طرح کہ نماز کی رائے ہر رکعت پر قبلہ کی جانب بدلتی جائے) تو نماز صحیح ہے۔ پھر علماء نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کی طرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث سے اگر حدیث سے ہو گا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہوتا ہے اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اس کے خلاف منقول ہے۔

طرف نماز پڑھا کرتے تھے اتنے میں یہ آیت اتری قد نری نقبل وجهک الخبر تک یعنی ہم دیکھتے ہیں تیرے منہ پھرانے کو آسمان کی طرف پیٹک ہم پھیر دینگے منہ تمہارا اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پھیر دو تم اپنا منہ کبھی کی طرف۔ پھر ایک شخص بنی سلمہ میں سے جا رہا تھا اس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں رکوع میں اور ایک رکعت پڑھ چکے تو پکارا سنو! قبلہ بدل گیا۔ یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

باب: قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے کی ممانعت، قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَزَلَّتْ قَدْ نَرَى نَقْلَبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنَوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رُكْعَةً فَتَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حَوَّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّورِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۱۱۸۱- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گر جا کا ذکر کیا جس کو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس کی تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہوں گے۔

۱۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرْنَا كَيْسَةَ رَأَيْتُهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ لَيْلٍ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوْرَ أَوَّلَ لَيْلٍ شَرَّ أَرْوَاجِ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۱۸۲- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کیں آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گر جا کا حال بیان کیا پھر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۱۱۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ تَذَكَّرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَيْسَةَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۱۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے ایک گر جا کا حال بیان

۱۱۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْنَا أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۱۸۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود و نصاریٰ ایسا کرتے تھے کہ چیمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جایا کہ قبر کے سامنے جگہ یا اس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

کیا جو انھوں نے دیکھا تھا حبشہ کے ملک میں جس کا نام ہاریہ تھا پھر وہاں کی روایت کیا جیسے اوپر ذکر کیا۔

۱۱۸۴- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بیماری میں جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی حجرہ میں نہ ہوتی مگر آپ ڈرے کہ کہیں لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنائیں۔

۱۱۸۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارہ کرے یہودیوں کو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۱۸۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۱۸۷- عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی۔ جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ آپ ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

۱۱۸۸- جناب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وفات سے پانچ روز پہلے سنا آپ فرماتے تھے میں بیزار

کُتِبَتْ رَأَيْتُهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَّةٌ بِعِلِّ خَدَيْهِمْ.

۱۱۸۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ بِهِ ((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) قَالَتْ فُلُّوْا ذَلِكَ بُرْزُ قَبْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ حُسْبِي أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رَوَاةٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْ أَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ ۱۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

۱۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

۱۱۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفِقَ يَضْرَحُ حَبِيبَةَ لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ ((لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا.

۱۱۸۸- عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِحُمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى

(۱۱۸۴) ✽ یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا یعنی مسجدوں کی طرح وہاں روشنی کرنے، نذر نیاز چڑھانے، دعا مانگنے، عبادت کرنے، روزمرہ آنے جاتے تھے۔

(۱۱۸۸) ✽ دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے۔ پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں غلط ڈالتی ہے۔

ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا۔ تم خبردار ہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

باب: مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

۱۱۸۹- عید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اور اصل راوی حدیث بکیر کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ انھوں نے کہا کہ خالص خدا کی رضامندی اس کو مقصود ہو (نہ شہرت و ناموری یا ضدیا نفسانیت) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ابن عسائی کی روایت میں ہے ویسا ہی ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

۱۱۹۰- محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے برا سمجھا اس کو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے حضرت رسول اللہؐ کے زمانہ میں

اللَّهُ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنهَاكُمُ عَنْ ذَلِكَ))

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا
۱۱۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ جِيءَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى)) قَالَ يُكَبِّرُ حَبِيبُ أَنَّهُ قَالَ ((يَنْتَبِغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ يَتَنَا فِي الْجَنَّةِ)) ابْنُ عِيْسَى فِي رَوَاتِهِ ((مِثْلُهُ فِي الْجَنَّةِ))

۱۱۹۰- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحْجَبُوا أَنْ يَدْعُوهُ عَلَى هَيْبَتِهِ فَقَالَ

تھ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسی دوستی میں کسی سے رکھتا تو ابو بکر صدیق سے رکھتا۔ اس حدیث سے ابو بکرؓ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی۔ نو دینی نے کہا آپ نے اپنی قبر اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھائیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کہیں یہ گناہ کفر تک پہنچ جائے گا جیسا اگلی آیتوں کا حال ہو اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہؓ کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد اتنی تو ان لوگوں نے قبر کو چھایا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اٹھادیں تاکہ آپ کی قبر دکھائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھیں اور آفت میں نہ پڑیں پھر دودھ دیواریں ٹھالی جانب سے اور اٹھائیں کہ کوئی شخص قبر کی طرف نہ نہ کر سکے۔ اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ذرہ نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے۔

(۱۱۸۹) ☆ ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہلانے میں کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے یا وہ گھر جنت کے گھروں پر ایسی فضیلت رکھتا ہوگا جیسے مسجد بنائیں اور گھروں پر رکھتے ہے۔

تھی)۔ حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنائے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر دیتا ہی بنائے گا۔

باب: رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

۱۱۹۱- اسود اور علقمہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے ان کے گھر میں انھوں نے پوچھا کیا ان لوگوں نے (یعنی اس زمانہ کے نوابوں اور امیروں نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے۔ ہم نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا انھو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انھوں نے ہمارے ہاتھ مارا اور ہتھیلیوں کو جو ذکر رکھنا ان کے پیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہو گئے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو تنگ کریں گے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہوگا (یعنی عصر کی نماز میں اتنی دیر کریں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

بَابُ النَّدْبِ إِلَى وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيقِ

۱۱۹۱- عَنْ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصْلَى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَأْ قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا بِإِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا فَعَجَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا يَدَيْنَا عَلَى رُكْبِنَا قَالَ فَضَرَبَ يَدَيْنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَيْهِ ثُمَّ أَذْهَبَنَا بَيْنَ فَجَذِبَهُ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَنَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ نَأْخُزُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَتَحْتَقِنُهَا إِلَى شَرْقِ شَمْسِي فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَذُفَعُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مِنْهُمْ سُبْحَةً وَدُكْتُمْ ثَلَاثَةَ فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُؤَمِّكُمْ

۱۔ تطبیق اسے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو جو ذکر رکھنا ان کے پیچ میں رکھ لیتا۔ پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔ اب اگر کوئی تطبیق کرے تو ٹکروہ ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اسے اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے ان کو صحیح کی حدیث نہیں پہنچی جس کو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے۔ (نودی)

(۱۱۹۱) امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا یہ مذہب عبد اللہ بن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر میں ایسی نماز پڑھے اس میں بھی جہاں اذان اور اقامت ہوتی ہے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا ضروری نہیں۔ لیکن جمہور علماء سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے اس کے لیے بھی اور اذان میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت گھر میں بھی ادا کرنا درست ہے لیکن اس سے فرض کفایہ ادا نہ ہو گا جب تک جماعت مسجد میں نہ پڑھی جائے اور عبد اللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ فرض ساقط ہو جائے گا امیروں اور نوابوں کی جماعت ادا کرنے سے کو وہ دیر میں پڑھیں۔ لہ

گئے۔ جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو امام بیچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۹۲- یہ روایت بھی ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے سوائے ان الفاظ کے ”وَهُوَ رَاقِعٌ“۔

أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَسَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفَرِّشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَحِذَيْهِ وَتَحْتَهُ وَتُطْبِقَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَلْيَكُنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ.

۱۱۹۲- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَتَحْرِيرِ فَلْيَكُنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاقِعٌ.

۱۱۹۳- علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے انھوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے کے لوگ نماز پڑھ چکے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر عبد اللہ ان دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کھڑا کیا اور دوسرے کو بائیں طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا یا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۱۹۳- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلْتُمَا مِنْ خَلْفِكُمَا قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعَا فَوَضَعَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكْبَتَيْنا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَحِذَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَكَّدَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۴- مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے

۱۱۹۴- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ

اللہ جب تم ان کو ایسا کرتے یعنی عصر کی نماز پر سے پڑھتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو تاکہ شر و فساد نہ پیدا ہو اور امیروں کی تکلیف سے بچو۔ وہ یہ جانیں گے کہ تم فرض انکے ساتھ پڑھتے ہو اور تم اپنا فرض ادا کر چکے ہو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ میں نہ پڑے اور جو بغیر گناہ میں فقہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فقہ پر صبر کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اول وقت پڑھنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبارہ پڑھے تو پہلی بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے بار کی نفل۔ یہی صحیح ہے۔

بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے تو میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ۔ کہا کہ پھر میں نے دوبارہ ویسے ہی کیا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا (یعنی رکوع میں)۔

۱۱۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ تک مروی ہے کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۹۶- مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے بیچ میں رکھ لیا میرے باپ نے کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہم کو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

۱۱۹۷- مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کے بازو میں نماز پڑھی جب میں رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک میں ایک ڈال کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا۔ انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہم کو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

باب: ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا

۱۱۹۸- طاؤس سے روایت ہے کہ ہم نے ابن عباسؓ سے کہا اقعاء کی بیٹھک میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پاؤں پر) تسم سمجھتے ہیں۔ انھوں نے کہا واہوہ تو سنت ہے تیرے نبی ﷺ کی۔

إِلَى حَنْبِ أَبِي قَالَ وَحَلَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْنَيْي فَقَالَ لِي أَبِي مَضْرِبُ بَعْضِكَ عَلَى رُكْنَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نَهَيْنَا عَنْ هَذَا وَآمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِأَلْأَكْفِ عَلَى الرُّكْبِ.

۱۱۹۵- عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَهَيَّنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۱۹۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكْعَتِي فَقُلْتُ يَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَقَ بَيْنَمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَحِذْيِهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِالرُّكْبِ.

۱۱۹۷- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكَتُ أَصَابِعِي وَحَلَلْتُهِمَا بَيْنَ رُكْنَيْي فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكْبِ

باب: جَوَازُ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقَبَيْنِ

۱۱۹۸- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ حَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱. ☆ ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنے کو عربی میں اقعاء کہتے ہیں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطہیق کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

(۱۱۹۸) ☆ نوٹی نے کہا کہ اقعاء کے باپ میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کی رو سے تو اقعاء سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت ہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اقعاء کے حکم کو اقعاء کی تفسیر میں لاور صحیح یہ ہے کہ اقعاء کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اپنے دونوں سرین زمین پر لگا دیے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو کتے کی طرح زمین پر رکھے یہ مکروہ ہے اور حدیث میں اسی کی ممانعت ہے۔ دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباسؓ کی مراد ہے اور یہ اقعاء دونوں سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعی کے قول

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ

باب: نماز میں باتیں کرنا حرام ہے

۱۱۹۹- معاویہ بن حکم سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا میں نے کہا ہر حمك الله تو لوگوں نے مجھے گھورتا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو پگھلتی (یعنی میں مرجاتا) تم کیوں مجھ کو گھورتے ہو۔ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو قربان ہوں آپ پر میرے ماں باپ کے میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا قسم اللہ کی نہ آپ نے مجھ کو جہنم کا نہ مارا نہ گالی دی یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گزرا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پندتوں، نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں۔

۱۱۹۹- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَصَلُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَانْكَلْ أُمْيَاءُ مَا شَأْنَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَحَقَعُوا يَصْرُبُونَ بِأَبْصَارِهِمْ عَلَى أُنْفُخَائِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَصْصَتُونَنِي لَكَيْتِي سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَائِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُتَعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ

لہ نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (ابھی مختصر)۔

(۱۱۹۹) ☆ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے میرے چپ کرنے کے لیے شاید اس وقت تک ایسے کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوا ہو گا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس میں کراہیت نہیں ہے (نوٹ) میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ کے علق عظیم کا جنس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اور نظیر ہے سکھانے والوں کے لئے کہ کس طرح عقل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے۔ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنی حرام ہے اگرچہ ضرورت یا معلومت سے ہو پھر اگر بہت ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لئے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے اور جو عورت ہو تو دستک دے یہی ہمارا مالک، ابو حنیفہ اور جہور سلف و خلف کا مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی معلومت کی وجہ سے درست ہے اور دلیل ان کی ذوالیدین کی حدیث ہے جس کو ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے انشاء اللہ۔ یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجھ کر قصد انماز میں بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تھوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز قاسد نہ ہوگی اور امام مالکؒ اور احمدؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی ہماری دلیل

اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رَجُلًا يَأْتُونَ الْكُفَّاءَ قَالَ
 ((فَلَا تَأْتِيهِمْ)) قَالَ وَمِنَّا رَجُلٌ يَنْطَلِقُونَ قَالَ
 ((ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا
 يَصُدُّهُمْ)) قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ
 قُلْتُ وَمِنَّا رَجُلٌ يَخْطُونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِنِ
 الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَالْفَقْ خَطَهُ فَذَلِكَ)) قَالَ
 وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَزْعُمُ غَنَمًا لِي قَتَلَ أُحَدِّثُ
 آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ پھر میں نے کہا کہ بعض ہم
 میں سے براہگلوں لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی
 بات ہے تو کسی کام سے آگوندہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے
 کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین
 پر) جیسے رمال کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا
 کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تورا ست ہے۔ معاویہؓ نے
 کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کی

لئے ذوالیدین کی حد سے ہے اور جب ول کر بہت سی باتیں کرنے تو اس میں ہمارے اصحاب کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائے گی
 اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی
 حدیث معاویہ بن حکم کی ہے۔ انھوں نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں باتیں کیں لیکن رسول اللہؐ نے ان کو نماز لانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا
 سکھادیا کہ نماز میں باتیں کرنا حرام ہے۔

وہ توضیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھتا ہے یا جیسا آپؐ نے فرمایا یعنی نماز میں اللہ کی پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا ہے اور جو
 باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشہد، دعا، سلام وغیرہ سب احکام مشروع ہیں پر لوگوں میں جو باتیں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز
 میں نہ کرنی چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں نہ کروں گا پھر تصبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم
 نہ ٹوٹے گی ہمارا صحیح اور مشہور مذہب یہی ہے اور یہ بھی ٹھاکر کا تکبیر تحریمہ فرض ہے اور نماز کا جزو ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب
 دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ چھینک والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے۔
 ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور غنی اور احمد کے نزدیک پکار کر کہے۔ (نوٹ)

ہم میں سے بعض لوگ کانہوں کے پاس جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ علماء نے کہا آپؐ نے کانہوں کے پاس جانے
 سے منع فرمایا کیونکہ وہ آئندہ کی بات بتلاتے ہیں اور کبھی اتفاق سے ان کی کوئی بات ٹھیک ہو جاتی ہے تو ذرا کہ آدمی دھوکہ میں پڑ جائے اور ان
 کا اعتقاد پیدا ہو جائے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ نے کانہوں کے پاس جانے اور ان کی بات سنانے سے منع فرمایا۔ ان کو
 جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ باجماع اہل اسلام بالکل حرام ہے۔ بخاری نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علماء نے کانہ کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو
 شیرینی وغیرہ اسکو کہات (آئندہ کی بات بتلانے پر) ملتی ہے۔ کیونکہ کہات کا فعل باطل ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ ماری نے احکام سلطانہ
 میں لکھا ہے کہ محتسب کو باز رکھنا چاہیے کہات کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح برکھیل کی اجرت سے اور سزا دینی چاہیے دینے اور لینے
 والے کو اور خطائی نے کہا کہ کانہ کو جو شیرینی ملتی ہے کہات کے عوض وہ حرام ہے اسی طرح عرف کو۔ اور کانہ اور عرف میں یہ فرق ہے کہ
 کانہ تو غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آئندہ کی باتیں اور راز کی باتیں بتلاتا ہے اور عرف وہ ہے جو چور کا پتہ لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے
 کا دعویٰ کرتا ہے یا کھوئی ہوئی چیز کے سراغ لگانے کا اپنے علم کے زور سے۔ خطابیؒ نے دوسری حدیث کی شرح میں یہ بھی کہا کہ عرب کے ملک
 میں کانہوں کو لوگ تھے جو بہت باتوں کے پچھاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبریں بتلادیا
 کرتا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم کو ایسی سمجھ ملی ہے جس کی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں عرف بھی تھے جو
 چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پچھان لینے اور عورت کے آشنا کو پچھان لینے کا دعویٰ کرتے۔ کانہ مجہم کو بھی کہتے ہیں۔ بہر حال لہ

وَالْحَوَائِیَّةُ فَاطَلَعَتْ ذَاتَ یَوْمٍ فَبَإَذَا الذَّیْبُ قَدْ
ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ عَنَمِهَا وَآنَا رَجُلٌ مِنْ نَحْلِ آدَمَ
أَسْفُ كَمَا یَأْسَفُونَ لَکَیْمِ صَنَّكُنْهَا صَنَّه
فَأَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعْظَمُ
ذَلِكَ عَلَیَّ قُلْتُ بَا رَسُولُ اللَّهِ أَفَلَا أُغْنِیْكَ قَالَ

طرف بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں جو وہاں آ نکلا تو دیکھا کہ
بھینڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے۔ آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو
بھی غصہ آ جاتا ہے۔ جیسے ان کو غصہ آتا ہے میں نے اس کو ایک
طمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ
نے میرا یہ فعل بہت برا قرار دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس

حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا یا ان کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا
کلام خطاب کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے
دوسے اور بے اصل دھوسوں سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور نجومیوں، رمالوں، پندتوں کے معتقد ہیں ان کی جان آئے دن شیط
میں ہے کہ ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے میں ان کو تاہل ہے وہ اپنی عقل سے کام نہیں لے سکتے۔ آخر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بنے
ہیں ہمارے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اپنے دعویٰ پر شرم نہیں کرتے
اور نجومیوں اور رمالوں سے غیب کا بتیں پوچھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

میں نے کہا ہم میں سے بعض براشگون لیتے ہیں یعنی بدشگون لینا تاؤدھکو سلاہے دل کا ایک لغو سوسہ ہے تو بدشگون کے خیال سے
کسی نیک کام سے باز نہ آتا چاہے یعنی بدشگون کا خیال، اگر دل میں گزرے تو قناعت نہیں نہ آدمی اس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل
کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بدفالی منع ہے۔

پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ کبیریں کھینچا کرتے ہیں جیسے رمال کاغذ یا زمین پر کھینچا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک پیغمبر
کبیریں کیا کرتے تھے پھر جو دیکھی کبیر کرے وہ دور دست ہے دور دست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پیغمبر کو ملتا صحیح طور پر نہیں پہنچتا
اس لیے ہم کو کبیریں کھینچ کر بات بتلانا درست نہیں۔ نوٹی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل یہ ہے کہ ہماری شریعت میں علم رمل
بالکل منع ہے۔

آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو بھی غصہ آ جاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے میں نے اس کو ایک طمانچہ مار دیا اور میرے دل پر یہ امر بہت
گراں گزرا لہذا اسی ان لوٹری کا کارنامہ۔ ہر چند غلام لوٹری کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جائے بھول چوک
غفلت یہ سب سے ہوتی ہے خود میاں سے ہوتی ہے پھر غلام لوٹری کو بھی اپنی طرح سمجھے انکی بھول چوک غفلت کو بھی معاف کرے اگر کوئی
شخص ایسا برا تاؤدھ کرے اور غلام لوٹری پر ظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے۔ اس زمانہ میں بہت لوگ نا سمجھی سے اسلام پر معترض
ہوتے ہیں کہ اس دین میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ وہ غلامی جو شریعت اسلام کی رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا اس کا استعمال شریعت میں بتایا
گیا ہے وہ شرفِ زنہ کے ہے اور نوکری کے ہے بدرجہا فقہاء جیسے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں انکو یہ
معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میاں کے ساتھ کھاتا ہے میاں کے برابر بیٹھتا ہے میاں کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند میں نوکروں کو ساتھ کھلاتا یا بٹھاتا
ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے۔ پھر جس امر کا تم خود برا بر تاؤدھ کرے تو یہ تمہاری برائی ہے اس امر میں کوئی برائی نہیں۔ شریعت اور اخلاق کے
سارے کام ایسے ہیں جو نہایت عمدہ ہیں پر اگر ان کو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسے ہی غلامی کو خیال لے

((اَنْتَبِهْ بِهَا)) فَانْتَبَهْ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ
قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ ((مَنْ اَنَا)) قَالَتْ اَنْتَ
رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ ((اَعْبَدُهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ))
لوٹنی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر
آ۔ میں آپ کے پاس لے کر گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا اللہ
کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟
اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں یعنی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے۔
تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد کر دے یہ مومن ہے۔

لہ کرنا چاہیے۔

آپ نے اس لوٹنی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ حدیث میں فی السماء کا لفظ ہے جس کے معنی علی السماء
ہے کیونکہ فی علی کے معنوں میں مستعمل ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فسروا فی الارض اور فرمایا ولا صلیکم فی جزوع النخل۔ نووی
نے کہا ہے حدیث احادیث صفات میں ہے سے اور اس میں دو مذہب ہیں جن کا بیان کتاب الایمان میں گزرل ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر
ایمان لائیں اور زیادہ کھوج ان کے مطلب میں نہ کریں اور اس بات کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیوں
سے پاک ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں جس طرح سے لائق ہے۔ اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ کو اس
لوٹنی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحدہ ہے خداے واحد کو مانتی ہے یا شرک پرست ہے۔ جب اس لوٹنی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو
گیا کہ وہ موحدہ ہے توں کو نہیں پوچتی اور اس سے یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان میں رکھا ہوا ہے بلکہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔
قاضی عیاضؒ نے کہا مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر نصوص اللہ
تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے ہیں اے اعلم من فی السماء ان یخسف بکم الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو
جہت فوقی کے قائل ہیں بغیر تحدید اور تکلیف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں فی السماء (جس کے ظاہری معنی آسمان
کے اندر ہیں) علی السماء مراد ہے (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے نفی اور استحالة جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح
کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں فی السماء سے مراد یہ ہے کہ اس کی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے بہر حال اہل سنت اور اہل حق اس
بات پر متفق ہیں کہ ذات الہی میں فکر نہ کرنی چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا تحدید میں شک نہیں پیدا ہوتا۔
اب بعضوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکلیف اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں شرع
میں خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں جیسے وہ اپنے بندوں پر قابض ہے اور وہ عرش کے اوپر ہے ان کا قائل ہونا اور تزیہ کے باب میں اس جامع آیت لیس
کاملہ شنی پر تجھے رہنا سب برائیوں سے بچاتا ہے جس کو خدا تو یقین دے۔ تمام ہوا کا کام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے کہ قاضی عیاضؒ نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا۔ ان
سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لیے وارد ہے اس کو بولنا چاہیے اور جو وارد نہیں ہے وہ نہ بولنا چاہیے۔ اب شرع سے یہ امر ثابت ہے
کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور ہمارے ساتھ ہے اور گردن کی رنگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کا نزدیک اور
ساتھ ہونا عرش پر ہونے کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتوں کو جانتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ ہوا
جہاں ہم ہوں۔ اسی واسطے ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت
میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور ہر جہت میں ہے اور نہ جوہر ہے نہ عرض اور نہ جسم نہیں ہے پچھلے لوگوں کی تراثی ہوئی باتیں ہیں جن کی اصل کتاب
اور سنت سے بالکل نہیں پائی جاتی اور ہم نے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہاء فی الامتوا میں بیان کیا ہے جس کا کئی چاہے ملاحظہ کرے۔ لہ

۱۲۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۱۲۰۰- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
نَحْوَهُ.

۱۲۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرِدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّحَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتُرِدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ ((إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)).

۱۲۰۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کو جب کہ آپ نماز میں ہوتے جس کا آپ نماز میں ہی جواب دیتے۔ جب ہم نحاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا۔ نماز کے بعد ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے لیکن اب آپ نے جواب نہیں دیا (اسکی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے) دل پریشان ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے)۔

۱۲۰۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۱۲۰۲- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔
۱۲۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ وَتَقُومُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنا عَنْ الْكَلَامِ.

۱۲۰۳- زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہاں تک یہ آیت وقوموا للہ فاتنین اتری یعنی اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو۔ جب سے ہم کو حکم ہوا چپ چاپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا۔

۱۲۰۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۱۲۰۴- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۲۰۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۲۰۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۱۲۰۴- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۲۰۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ۱۲۰۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

کہ آپ نے دو ٹوٹی سے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومن ہے۔ نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردے کا آزاد کرنا کافر بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ لیکن علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کفارہ کے سوا اور مقاموں میں کافر بردے کا بھی آزاد کرنا درست ہے اور کفارہ قتل میں کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں مومن کی قید ہے اور کفارہ عکبار اور یحیٰں اور صوم میں شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضروری ہے ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہیں ہو تا جب تک خدا کی توحید اور حضرت کی رسالت کا قائل نہ ہو اور جو ان دونوں باتوں کا قائل ہو اس کا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل قبلہ اور اہل جنت میں سے ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ دلائل سے ان باتوں کو سمجھے اور یہی صحیح ہے۔

((إِنَّ)) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتَهُ وَهُوَ بِسَيْرٍ قَالَ فَتَبَّهْتُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ قَلَمًا فَرَعَ دَعَانِي فَقَالَ ((إِنَّكَ سَلَّمْتَ آفَئًا وَأَنَا أَصْلَى)) وَهُوَ مُوَحَّهٌ جَنِينَ قَبْلَ الْمَشْرِقِ.

مجھ کو کام کے لیے بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) تھیمہ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھ کو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ پورب کی طرف تھا (اور قبلہ پورب کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)۔

۱۲۰۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي يَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمًا زُهَيْرٌ يَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَلَوْمًا زُهَيْرٌ أَيْضًا يَدِهِ نَحْوُ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ بَوْمِي بِرَأْسِهِ قَلَمًا فَرَعَ قَالَ ((مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أُرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكَلِمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصْلَى)) قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلُ الْكَعْبَةِ فَقَالَ يَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ يَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ.

۱۲۰۶- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ (ایک قبیلہ ہے) کی طرف جا رہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے اس کو بھی بتلایا زمین کی طرف اشارہ کر کے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کر رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لیے)۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے اس کام میں جس کام کے لیے میں نے تجھ کو بھیجا تھا کیا گیا۔ اور میں تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا۔ زہیر نے کہا ابوالزہیر قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے۔ (جب یہ حدیث بیان کی) انھوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا (تو وہ کعبہ کی طرف نہ تھے) بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل کو کعبے کے اور طرف بھی سواری پر پڑھا)۔

۱۲۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

(۱۲۰۷) ☆ نووی نے کہا ان حدیثوں میں کئی فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارہ سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت جیسے ابوہریرہ اور جابر اور سعید بن المسیب اور قتادہ اور اسحق نے یہ کہا ہے کہ زبان سے جواب دے اور بعضوں نے کہا کہ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبیلے کی طرف نہ تھا میں نے سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۲۰۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْتَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي))

۱۲۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَبِعْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ.

باب: نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کرنا درست ہے

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ وَالْعَوَظِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شریر جن میری نماز توڑنے کے لیے پھیل رات کے وقت مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا۔ میں

۱۲۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عَفِرْنَا مِنَ الْجَنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لَيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ))

حق ہے کہ دل میں جواب دے۔ اور عطا اور کھنٹی اور ٹورٹی نے کہا ہے کہ نماز پڑھے بعد جواب دے اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ جواب نہ دے نہ زبان سے نہ اشارے سے۔ اب نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز اس میں اختلاف ہے۔ شافعی نے کہا کہ نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے تو جواب کا حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیوں کر جواب دے گا) علمائے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ نمازی کو قصد آجان ہو جو کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جائے گی لیکن اگر ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور اروا زانی اور یحییٰ مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ تیسرے یہ کہ اشارے سے سلام کا جواب نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ چوتھے یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اس کے دل کو رنج نہ ہو۔

(۱۲۰۹) ☆ نوٹی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعض آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کلمے والے تم کو دیکھتے ہیں اس طرح سے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر اقوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو کیوں کر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اس کے ہاتھ دینے کا تھا تاکہ سب لوگ اس کو دیکھیں بلکہ مدینے کے بیچ اس سے کھلیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ انکار یکتان کی اصلی صورت میں دلیل ظاہر آیت کے محال ہے مگر پیغمبروں کے لیے جائز ہے اور جن کے لیے خرق عادت ہو سکتی ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ نوٹی نے کہا یہ نرا دعویٰ ہے اگر اس کی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں۔ امام ابو عبد اللہ مازنیؒ نے کہا کہ جن اجسام ظہر

وَأَنَّ اللَّهَ أَمْكَنُي مِنْهُ فَذَعْتُهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كَلَّكُمُ
نُفْمُ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سَلِيمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَخِيذٍ مِنْ بَعْدِي قَوْلُهُ
اللَّهُ خَاسِنًا)) وَ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ شُعْبَةُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْبَادٍ.

۱۲۱۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَنَيسَ فِي
حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعْتُهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي
شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ فَذَعْتُهُ.

۱۲۱۱- عَنْ أَبِي الذَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسِعْنَاهُ يَقُولُ ((أَغُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ)) ثُمَّ قَالَ أَلْعَنَكَ بَلْعَنَةُ اللَّهِ ثَلَاثًا
وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَقْتَالُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ
الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ
فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ
وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ ((إِنْ عَذُوَ اللَّهُ
إِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَ فِي
وَجْهِهِ فَقُلْتُ أَغُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنَكَ بَلْعَنَةُ اللَّهِ الثَّامِنَةَ فَلَمْ
يَسْتَأْخِزْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ

نے اس کا گلا دیا اور میرا قصد یہ تھا کہ میں اس کو مسجد کے ایک
ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب اس کو دیکھ لو لیکن مجھے
اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی۔ انھوں نے یہ دعا کی
تھی اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت
دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ہی
سلطنت دی شیطان ان کے تابع تھے جن مسخر تھے اور پرندان کی
اطاعت میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ذلت کے ساتھ بھگا دیا۔
۱۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی الفاظ کی کچھ تبدیلی کے
ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۲۱۱- ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے
کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی
تجھ سے پھر فرمایا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر
لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔ جب نماز
سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے نماز
میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور یہ
بھی ہم نے دیکھا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن
ابلیس میرا منہ جلانے کے لیے انکار کا ایک شعلہ لے کر آیا میں
نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے کہا کہ
میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت۔
وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑ لوں۔ قسم خدا

تو لعین روحانیہ ہیں تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑ لیں جس کی وجہ سے ان کو باندھ سکیں پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ چاہیں تاکہ بچنے ان
سے کھیل سکیں اور خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں۔ انھی یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ
اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی اور ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہوا انہیں کے واسطے خاص تھی اس لیے میں نے
اس سلطنت میں ان کا شریک ہونا مناسب نہ جانا مجھ سے نہ ہو سکا۔

(۱۲۱۱) نوٹ: یہ کہنا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دے کے بھی قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا خطر

لَوْلَا ذَعْوَةُ أَحِبَّائِ سَلَمَانَ لَأَصْبَحَ مُوقِفًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ))
کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے۔

باب : نماز میں بچوں کا اٹھالینا درست ہے، ان کے

کپڑے جب تک نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر محمول ہیں اور قلیل و عمل متفرق نماز کو باطل نہیں کرتا

۱۲۱۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ إِذَا قَامَ حَمَلُهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَا لَكَ نَعَمْ

۱۲۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ أُمُّ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُنُقِهِ إِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا

۱۲۱۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ إِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

۱۲۱۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ ثَبَّانَا نَحْنُ فِي

۱۲۱۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ ثَبَّانَا نَحْنُ فِي

۱۲۱۷- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ ثَبَّانَا نَحْنُ فِي

بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے صرف اتنا ذکر نہیں کہ آپ نے لوگوں کی امامت کرائی۔

باب: نماز میں ضرورت سے ایک دو قدم چناندرست ہے اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی درست ہے جیسے نماز کی تعلیم وغیرہ

الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ.

بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعٍ أَرَفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيمِهِمُ الصَّلَاةَ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ

۱۲۱۶- ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعدؓ کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا انھوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے۔ میں نے کہا اے ابو عباس! ہم سے یہ سب حال پھر بیان کرو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعدؓ اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے تو اپنے تلام کو جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنائے میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا (یعنی وعظ و نصیحت کروں گا)۔ پھر اس قلم نے تین سیر حیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا۔ اس کی لکڑی غائبہ کے جھاو کی تھی (غائبہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے

۱۲۱۶- عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمَنْبَرِ مِنْ أَيْ عُودٍ هُوَ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأُغْرِفُ مِنْ أَيْ عُودٍ هُوَ وَمَنْ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَخَدَّيْنَا قَالَ أُرْسَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ امْرَأَةٌ قَالَ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيَسْمَعُهَا يَوْمَئِذٍ ((انظري غلامك التجار يغفلن لي أعوادا أكلهم الناس عليها)) فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طُرُقَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۲۱۶) ☆ یعنی میں اونچی جگہ اس واسطے کھڑا ہوا کہ تم سب کو دکھائی دوں ورنہ بعض لوگ مجھ کو نہ دیکھ سکتے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز میں ایک دو قدم پیچھے آگے یا دائیں یا بائیں بنادرست ہے اور اس سے نماز میں کچھ کرابت نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت سے امام بلندی پر کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہ میں ہوں تو کچھ قباحت نہیں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ رسول اللہ کے منبر میں تین سیر حیال تھیں تو آپ دو قدم چل کر نیچے اترے اور منبر کے بازو پر سجدہ کیا۔ منبر بنانے کا انتخاب اور خلیف کا منبر پر کھڑا ہونا صحیح

ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور اگلے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجدہ کیا منبر کی جڑ میں پھر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

۱۲۱۷- ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس تشریف لائے اور سوال کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا منبر کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے اوپر والی۔

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۱۲۱۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کی اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

باب: نماز میں کنکریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت

۱۲۱۹- معتبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پونچھنے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَأَاهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ قَوْلَ الْفَقِيرِ حَتَّى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى قَرَعَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي))۔

۱۲۱۷- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَسَافُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْأَخْضَارِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّحْلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ

التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۹- عَنْ مُعْتَبِبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ ((إِنْ

تلا یا رکھی اور اچھے مقام پر عمل قلیل سے نماز قاسد نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگرچہ عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹی مگر بلا ضرورت مکروہ ہے۔ اسی طرح عمل کثیر بد فعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹی کیونکہ حضرت مکی ہار منبر پر چڑھے اور اترے ہوں گے۔

(۱۲۱۸) ☆ حدیث میں مختصراً کا لفظ آیا ہے جسکے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اور بعضوں نے کہا نکلزی ہاتھ میں لے کر اس پر ٹکا دے کر اور بعضوں نے کہا کہ مختصراً کے معنی یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اتنا ٹھہرے اور صحیح دینی معنی ہے جو پہلے مذکور ہوا اور اس کے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے اور بعضوں نے کہا انیس جنت سے اسی طرح اترنا یعنی ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے۔ بعضوں نے کہا کہ مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔

(۱۲۱۹) ☆ اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ ادب اور تواضع کے خلاف ہے۔

كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً))

ایک بار پوچھ لے۔

۱۲۲۰- عَنْ مُعْتَقِبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ((وَاحِدَةً))

۱۲۲۰- معقیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جگہ پر مٹی برابر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

۱۲۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعْتَقِبٌ .

۱۲۲۱- ہشام ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲- عَنْ مُعْتَقِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ ((إِنْ كُنْتُ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً))

۱۲۲۲- معقیب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر تجھ کو ایسا کرنا ہو تو ایک ہی دفعہ کر لے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہو یا نماز کے سوا

۱۲۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَصَلِّي فَلَا يَتَضَوَّقُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى))

۱۲۲۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنی گاڑھا غلیم) آپ نے اس کو کھرج ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ اللہ اس کے منہ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

۱۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بِأَنَّ الصُّحَاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى خَدِيشٍ مَالِكٍ .

۱۲۲۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے رد و بدل کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۲۲۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۲۲۵- ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں

(۱۲۲۳) پھر جب اللہ تعالیٰ منہ کے سامنے ہوا تو اوپر تھوکتا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے تو وہی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جس نے اس کو بڑا کیا (یعنی قبلہ) اور بعضوں نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنی قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضوں نے کہا ثواب اس کا۔

(۱۲۲۵) اس حدیث سے جمیع کار و ہو گیا جو قائل ہیں کہ خدا ہر ایک جگہ اور ہر مکان میں ہے اور دلیل لاتے ہیں ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گزری کہ اللہ نمازی کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہ اور مکان میں ہوتا تو بائیں طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہو گا کہ

رَأَى مُعَاذَةَ فِي فَيْلَقِ النَّجْدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ
نَهَى أَنْ يَنْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ بَيْتِهِ أَوْ أَمَانَةٍ وَلَكِنْ
يَنْزُقُ عَنْ بَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْبُسْرَى.

قلہ کی جانب میں بٹم دیکھا آپ نے ایک ننگری سے اسے کھرچ
ڈالا پھر دھانے یا سائے تھوکنے سے منع فرمایا اور فرمایا میں طرف یا
قدم کے نیچے تھوکر۔

۱۲۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً يَبْهَثُ حَلِيثَ ابْنِ عِيْفَةَ.

۱۲۲۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مُصَافًا فِي حِذَارِ الْقَبِيلَةِ أَوْ مُحَاطًا أَوْ نَحْمَةً فَحَكَهُ.

۱۲۲۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ کی دیوار میں تھوک یا ریخت دیکھا آپ نے اس کو کھرچ ڈالا۔

۱۲۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي بَيْتِهِ الْمَسْجِدِ فَأَنْبَلَّ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَسْتَعِذُّ أَمَانَهُ أَلَيْجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَعَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذَّ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هَكَذَا)) وَرَاصِفُ الْقَائِمِ قَتَلَ نَبِيَّ تَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ ابْنُ عُلَيْهِ زَادَ فِي حَدِيثِ هُثَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَدِ كَرِهَ رَأْيُ أَبِي كُرَيْبٍ أَنْ يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ

لی پھر اور حق کو ناکام نہ کر جائز ہو۔ اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور قدرت سب جگہ ہے یعنی عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے۔

کر رہے ہیں۔

۱۲۳۰- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان میں بات کرتا ہے ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنی چاہیے اس لیے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھو کہ لیکن بائیں طرف یا قدم کے نیچے۔

۱۲۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھو کنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر تھو کہ تو مٹی میں دبا دیوے۔

۱۲۳۲- شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے قنادے سے پوچھا مسجد میں تھو کنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا ہے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسجد میں تھو کنا گناہ ہے اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دباوے۔

۱۲۳۳- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے اچھے برے سب اعمال لائے گئے تو میں نے ان کے نیک کاموں میں یہ بھی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا، پتھر، نجاست وغیرہ) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا نغم جو مسجد میں ہیں اور دفن نہ کیا جائے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ تَوْبَةَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتَزَقَّنُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمَيْهِ)).

۱۲۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْتَزَاقٌ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)).

۱۲۳۲- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ قَنَادَةَ عَنِ التُّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التُّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

۱۲۳۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((غُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أَهْلِي حَسَنًا وَسَيِّئًا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْإِذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا السُّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ)).

(۱۲۳۱) ☆ یہ جب ہے کہ مسجد بھی ہو اور اگر زمین کی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۲۳۲) ☆ نو دہی نے کہا کہ مسجد میں تھو کنا بالکل گناہ ہے۔ اگر تھو کہنے کی ضرورت پڑے تو اپنے کپڑے میں تھو کہے۔ اگر مسجد میں تھو کا تو گناہ گار ہو اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھو کنا اسی کے لیے گناہ ہے جو اس کو مٹی میں نہ دباوے تو اس نے غلطی کی۔

(۱۲۳۳) ☆ یعنی پونچھنا نہ جائے یا مٹی میں دبا دینا نہ جائے اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھو کہنے والا گناہ گار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھو ک دیکھے اور اس کو دفن نہ کرے وہ بھی گناہ گار ہوگا۔

۱۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَتَمَحَّ فَذَلَّكَهَا بَنِيْلُهُ.

۱۲۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَتَمَحَّ فَذَلَّكَهَا بَنِيْلُهُ الْيُسْرَى.

۱۲۳۶- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا نَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

۱۲۳۷- عَنْ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بَنِيْلُهُ.

۱۲۳۴- عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تمھو کا پھر زمین پر ل ڈالا اپنی جوتی سے۔

۱۲۳۵- عبد اللہ بن شخیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے تمھو اور اپنے بائیں جوتے سے مسل دیا۔

بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۳۶- ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۲۳۶- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا نَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

۱۲۳۷- اوپر والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۱۲۳۷- عَنْ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بَنِيْلُهُ.

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَغْلَامٌ

باب: پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۲۳۸- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اس کو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اس کی کھلی لا دو۔

۱۲۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خِيَمَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ وَقَالَ ((شَغَلَنِي أَغْلَامُ هَذِهِ فَادْخُلُوا بِهَا إِلَيَّ أَبِي جَهْمٍ وَاتَّوْبِي بَانِيْحَاتِي)).

(۱۲۳۳) ☆ اس وقت مسجد کعبہ تھی تو زمین پر ل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد کعبہ ہو تو پونچھا ضروری ہے۔

(۱۲۳۶) ☆ نو دئی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہننے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ ان کی نجاست کا یقین نہ ہو۔ اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جائے تو صرف زمین پر اس کا رگڑنا نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔

(۱۲۳۸) ☆ ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ کو تحفہ میں دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل اس کے تیل بوتلوں پر چلا گیا اور خسوع اور خسوع میں غلل ہوا اس واسطے آپ نے اس کو واپس کر دیا اور اس کے بدلے ابو جہم سے سادہ کپل منگو لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو۔

بسم اللہ بخیروں کی نماز کیسے غلوں سے ہوتی ہے کہ جس چیز کا ذرا بھی خیال نماز میں آجائے اس چیز کو دور کر دیتے۔ نو دئی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خسوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اس کو دور کر دینا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اس پر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں ان چیزوں کی طرف خیال ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ

۱۲۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حَبِيبَةِ ذَاتِ أَطْلَامٍ فَظَلَّ إِلَى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ ((اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْحَبِيبَةِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ بْنِ حَذِيفَةَ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةٍ فَإِنَّهَا أَهْلَبُنِي آيَا فِي صَلَاتِي)).

۱۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ حَبِيبَةٌ لَهَا عِلْمٌ فَكَانَ يَتَسَاوَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَعَدَّ كِسَاءً لَهُ أَنْبِجَانِيًّا.

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَاغِعَةِ الْأَخْيَرِ

۱۲۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ فَأَبْدِئُوا بِالْعَشَاءِ)).

۱۲۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُرِبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدِئُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تَصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْمَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ)).

۱۲۴۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۴۴- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۳۹- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جس پر نقش و نگار تھے آپ اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابو جہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کا کبیل مجھ کو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

۱۲۴۰- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چادر تھی جس میں تیل بولنے کی طرف لگ جاتے آخر آپ نے وہ چادر ابو جہم کو دے دی اور ان سے سادہ کبیل لے لیا (جس میں نقش و نگار نہ تھا)۔

باب: جب کھانا سامنے آجائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۲۴۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔

۱۲۴۲- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آجائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھاؤ اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لیے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا)۔

۱۲۴۳- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مثل حدیث ابن عیینہ عن الزہری عن انس۔

۱۲۴۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ظہر کہ نماز صحیح نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدے کی جگہ دیکھنا چاہیے اور دوسری طرف نگاہ ڈالنی نہ چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو۔ ابھی مختصر

فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالے اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو۔

۱۲۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَضِعَ غَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَاذْبَعُوا بِالْغَشَاءِ وَلَا يَغْلُظَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ))

۱۲۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

۱۲۴۶- ابن ابی عقیب قال تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحْنَانًا وَكَانَ يَأْمُ وَكَلِدَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَحِبِّي هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيَتْ هَذَا أَذْبَعُهُ أَمْ وَأَنْتِ أَذْبَعُكِ أَمْكَلُ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَتْ بِهَا قَامَ فَقَالَتْ أَيْنَ قَالَ أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ غَدْرُ ابْنِي سَوِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدْفَعُ الْأَخْيَانِ))

۱۲۴۶- ابن ابی عقیب سے روایت ہے کہ میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ (حضرت عائشہ کے بیٹے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنی وہ کنیز زادی تھیں) حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بیٹے (یعنی ابن ابی عقیب) کی طرح باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اس کو اس کی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد آدمی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہوشیار ہوا) اور تجھ کو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی کا اثر کہاں جاتا ہے)۔ یہ سن کر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہؓ پر طیش کیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کے لیے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اٹھے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں جاتا ہے؟ قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا بیٹھ انھوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا ارے بے وفا بیٹہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب کھانا سامنے آئے یا پانکھانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو۔

۱۲۴۶- عَنْ ابْنِ أَبِي عَقِيبٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحْنَانًا وَكَانَ يَأْمُ وَكَلِدَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَحِبِّي هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيَتْ هَذَا أَذْبَعُهُ أَمْ وَأَنْتِ أَذْبَعُكِ أَمْكَلُ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَتْ بِهَا قَامَ فَقَالَتْ أَيْنَ قَالَ أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ غَدْرُ ابْنِي سَوِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدْفَعُ الْأَخْيَانِ))

☆ (۱۲۴۶) حضرت عائشہؓ نے قاسم کو بے وقافاں لیے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التقظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی اور ان کے باپ محمدؐ کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہؓ ہی نے ان کو پالا پوسا تھا پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اس کی بات کا برا ماننا خصوصاً جب کہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وقافی ہے۔

نودی نے کہا ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے جو کھانے کا رادہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل نہ لگے۔ ایسے ہی جس وقت پانکھانہ یا پین

۱۲۴۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَصَةَ الْقَاسِمِ.

بَابُ نَهْيٍ مَنْ أَكَلَ قَوْمًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرْثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَابِعَةُ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ بِلَئِكَ الرِّيحِ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۲۴۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَغْنِي الثَّوْمَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ))

۱۲۴۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَفْرَتَيْنِ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا)) يَغْنِي الثَّوْمَ.

۱۲۵۰- عَنْ عَبْدِ الْغَزِيرِ وَهُوَ ابْنُ صُلَيْبٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسَ عَنِ الثَّوْمِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَفْرَتَيْنَا وَلَا يَصْلِي مَعَنَا))

۱۲۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۴۷- اس سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے لیکن قاسم کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب: لبسن، پیاز، گند نایا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت تک ممنوع ہے جب تک اس کی بو منہ سے نہ جائے اور اس کو مسجد سے نکالنا

۱۲۴۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کی جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھائے یعنی لبسن کے درخت کو تو وہ مسجد میں نہ آئے اور زہیر کی روایت میں صرف غزوہ ہے خیر کا نام نہیں لیا۔

۱۲۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کھائے یعنی لبسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ چلے جب تک اس کی بدبودار نہ ہو۔

۱۲۵۰- عبد العزیز بن صلیب سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے لبسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۱۲۵۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

لہ پیشاب کی حاجت ہو۔ اور یہ کہ بہت اس وقت ہے جب وقت میں مجاہش ہو اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھائے یا استنجہ کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجے سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جائے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں مجاہش ہو لیکن نماز پڑھ لے تو کدوہ ہوگی اگرچہ درست ہو جائے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ (نووی)

(۱۲۴۸) نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبویؐ میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ بیزار اور لبسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لبسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا گئے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز لبسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو۔

﴿ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِنَا بِرَبِيعِ الثَّوَمِ ﴾۔

غرض اس درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ چھٹے اور نہ ہم کو لہسن کی بو سے سٹائے۔

۱۲۵۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكَرَاثِ فَقُلْنَا الْحَاحَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ النَّسِيَةِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَأِيكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ الْإِنْسُ))۔

۱۲۵۲- جابر سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۲۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَفِي رَوَايَةٍ حَزْمَةٌ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْنَا مَسْجِدَنَا وَلِيَفْغَدْ فِي بَيْتِهِ)) وَإِنَّهُ أَتَى يَقُولُ فِيهِ حَضْرَاتٍ مِنْ بَقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنْ الْبُقُولِ فَقَالَ ((قَرُبُوهَا)) إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ ((كُلْ فَإِنِّي أَنَا جَبِي مَنْ لَا تَنَاجِي))۔

۱۲۵۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مسجد سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس ہانڈی لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے؟ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ۔ جب آپ نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کا کھانا برا سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے)۔

۱۲۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبُقْلَةِ الثَّوَمِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلِ وَالثَّوَمِ وَالْكَرَاثِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَأِيكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ))۔

۱۲۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو اور غلاظت سے)۔

(۱۲۵۲) ☆ یعنی بدبودار چیز کے استعمال سے نہ صرف آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بدبو آگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے۔ جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار ترہا کو کے استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد نمازیوں سے خالی ہو جب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جائے کہ وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

۱۲۵۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت اسی طرح ہے لیکن اس میں پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں۔

۱۲۵۵- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ النَّوْمَ فَلَا يَغْتَنِّا فِي مَسْجِدِنَا)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَاتِ.

۱۲۵۶- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ بسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا۔ پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کو بو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا جو شخص اس ناپاک درخت میں سے کھائے وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ چسکے لوگ بولے بسن حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپؐ نے فرمایا اسے لوگو! میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن بسن کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعُدْ أَنْ فَتَحَتْ خَيْبَرَ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ النَّوْمَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْثًا شَدِيدًا ثُمَّ رُخْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّيْحَ فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَيْفَةِ شَيْئًا فَلَا يَغْتَرِّبْنَا فِي الْمَسْجِدِ)) فَقَالَ النَّاسُ حُرْمَتُ حُرْمَتٍ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمٌ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيْحَهَا)).

۱۲۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیاز کے کھیت پر اپنے اصحاب کے ساتھ گزرے تو بعض لوگ اترے انھوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے نہ کھائی پھر ہم آپؐ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہ کھائی تھی ان کو تو آپؐ نے پاس بلایا اور جنھوں نے کھائی تھی ان کے بلانے میں دیر کی یہاں تک کہ اس کی بو جاتی رہی۔

۱۲۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زُرَاعَةٍ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَتَزَلَّ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُخْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيْحُهَا.

۱۲۵۸- سعدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب

۱۲۵۸- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْحُبَّةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي دَيْكًا تَقْرَبُنِي ثَلَاثَ نَفَرَاتٍ وَإِنِّي لَا

(۱۲۵۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسن حرام نہیں ہے اور اس پر علماء کا جماع ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہؐ کو اس کا کھانا درست تھا یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا اگر اس کی بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کھاتے۔

(۱۲۵۸) ☆ اگر میری موت جلد ہو جائے تو مشورہ پر خلافت چھ آدمیوں کے اندر رہے گی یعنی لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جس کو چاہیں خلیفہ کر لیں۔ وہ چھ آدمی یہ تھے عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعید بن زیدؓ بھی اگرچہ حق

نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو کردو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہے گی جن سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انھوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینہ میں اور فرمایا اے عمر! کیا تجھ کو وہ آیت بس نہیں جو گری کے موسم میں اتری سورہ نساء کے آخر میں یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ آخر تک۔ اور میں اگر جیوں تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔ پھر حضرت عمر نے کہا یا اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی نبیوں اور صوبے داروں اور عاملوں پر) میں نے ان کو اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھائیں اور ان کا کیا ہونا مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے بانٹ دیں اور جس بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا

أَرَأَيْتُمْ إِنَّا خُضِرُوا أَلْجَمِي وَإِنَّا أَقْوَامًا بِأَمْرُونَنِي أَنَا أَسْخَلُفٌ وَإِنَّا اللَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعْ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ عَجَلَنِي بِأَمْرٍ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السَّيِّئَةِ الَّذِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنِ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَضْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضَّلَالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمُّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَأَيْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصِّفِّ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ)) وَإِنِّي إِذَا أَعْيَشَ أَفْضَى فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَفْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَفْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرَاءِ الْأَنْصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ وَلِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيُتِّهِمُ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَحَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا حَبِيبَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ لَقَدْ رَأَيْتُ

لہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا۔

میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہ چھوڑتا جتنا کلالہ۔ کلالہ وہ شخص ہے جو طر جائے اور اولاد نہ چھوڑے نہ ماں باپ۔

اب اگر کوئی بیاض نہیں کھائے تو خوب پکا کر کھائے تاکہ منہ میں بوند نہ رہے۔ اس حدیث سے اگرچہ بیاض اور لسن کی اباحت نکلے لیکن

ہوں تم دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں ان کو ٹاپاک سمجھتا ہوں وہ کون ہیں؟ پیارے لہسن اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بیچ کی طرف۔ اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر تاکہ ان کے منہ میں بوند نہ رہے۔

۱۲۵۹- مذکورہ بالا حدیث قتادہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ أَكْلَهُمَا فَلْيَبِئْهُمَا طَبْحًا.

۱۲۵۹- عَنْ شُعْبَةَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْبَابِ مِثْلَهُ.

باب: مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو کیا کہنا چاہیے

۱۲۶۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کوئی گم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈتے سے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے لوگوں کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجد میں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

۱۲۶۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابو ہریرہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۶۲- بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے مسجد میں تو جن کا سون کے لیے بنی ہیں ان ہی کے لیے بنی ہیں۔

بَابُ الْإِنْهَاءِ عَنْ نَشْدِ الْمَضَالَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ ۱۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدُّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا)).

۱۲۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْنُوهُ.

۱۲۶۲- عَنْ بُرَيْدَةَ..... أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْحَمَلِ الْآخِضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيتَ الْمَسَاجِدَ لِمَا بُنِيتَ لَهُ)).

ہے مگر یہی پیار اور لہسن کھانے کی کراہت بھی نکلتی ہے کیونکہ جگہ میں بوجہت ہوتی ہے پھر جب پیار اور لہسن کا یہ حال ہو تو تمباکو کھاکر یا حقہ پینے کی پکار کوئی بدودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور کر دہ ہوگا۔ اگر نہ خوب صاف لوہا پاک کر لے تو قباحت نہیں ہے۔

۱۲۶۰) ☆ کہ لوگ اس میں اپنی گمشدہ چیزیں ڈھونڈھیں یا خرید و فروخت یا دینا کے اور معاملات کریں۔
۱۲۶۲) ☆ ان میں اور کام نہیں کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بلند آواز کرنا کر دہ ہے لیکن ابو حنیفہؒ نے علم اور خصوصیت کے لیے جائز رکھا ہے اور مسجد میں جن کا سون کے لیے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر۔ قاضی حاضی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں دنیا کے وہ کام منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن عام نفع کے کام حق

۱۲۶۳- بریدہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۴- بریدہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آیا جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے اندر کیا پھر اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر گزرا۔

۱۲۶۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْحَمْلِ الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا وَجَدْتُ إِنَّمَا بُنِيَتْ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ)) .

۱۲۶۴- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَذْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِعَجَلٍ حَدِيثَهُمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَمَةَ أَبُو نَعَمَةَ رَوَى عَنْهُ مُسْنَرٌ وَهَشِيمٌ وَحَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ .

باب: نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

۱۲۶۵- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان بھلانے کے لیے اس کے پاس آتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ جب ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ

۱۲۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنِّي أَخَذَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَذَرِيكُمْ صَلَاتِي فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) .

لہ جیسے درستی اسباب اور مسلمان جہاد وغیرہ تودہ درست ہیں۔ (نووی)

(۱۲۶۵) ☆ امام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں ایک تو یہی حدیث ابو ہریرہؓ کی۔ اس میں یہ ہے کہ جب نماز کی رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد۔ ایک حدیث ابو سعیدؓ کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعودؓ کی ہے جس میں پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے۔ ایک حدیث ذوالعیدؓ کی ہے جس میں دو رکعتوں کے بعد بھول سے سلام کرنا اور ہاتھیں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے۔ ایک حدیث ابن خضیمہؓ کی ہے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہونے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علماء نے ان احادیث پر عمل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد ظاہری نے کہا ان پر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک حدیث پر جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داؤد کے ساتھ ہیں ان خاص نمازوں میں جن کا ذکر ان حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا چاہیے۔ پھر جن لوگوں نے قیاس پر عمل کیا ہے ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعیؒ کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا۔ لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہوں ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے۔ اور یہ اختلاف افضل میں ہے نہ جواز میں اور دو یا تین یا زیادہ سہوؤں کے لیے دو ہی سجدے کافی ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ (نووی مختصر ۱)

۱۲۶۶- عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا نُوبَ بِهَا أَذْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّنَوُّبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يَظْلُ الرُّجُلُ إِنْ يَذْهَبُ كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَذْهَبْ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُوبَ بِالضَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ ((فَهَنَاهُ وَمَنَاهُ)) وَذَكَرَهُ مِنْ حَاحَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ.

۱۲۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ يَحْيَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

(۱۲۶۷) ☆ نووی نے کہا اس کے مطلب میں علماء نے اختلاف کیا ہے امام حسن بصری اور سلف کی ایک جماعت نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نمازی کو رکعتوں کی کمی یا زیادتی میں شک ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کرے اور فحی اور سلف کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ پھر سنے سرے سے نماز پڑھے یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اگر پھر شک ہو تو پھر سنے سرے سے پڑھے چار بار تک اگرچہ تھی بار بھی شک ہو تو اتوارہ نہ کرے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہو جائے۔ (انجمنی مختصر)

آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا آپ نے ایسا کیا۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پیروں کو موڑا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہو تا تو میں تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بھولتے ہیں میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اس پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۷۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے چند الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ۔

۱۲۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۲۷۷- یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے ”فلینحر الصواب“۔

۱۲۷۸- مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے ”فلینحر اقرب ذلك الى الصواب“۔

۱۲۷۹- اس سند سے مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ آئی ہے۔ ”فلینحر الذی یری انہ الصواب“۔

۱۲۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے ”فلینحر الصواب“۔

۱۲۸۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَأَدَ أَوْ تَقَصَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُحَدِّثُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَنِي رَجُلِيهِ وَاسْتَفْهَلُ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحُهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا أَنَا لَكُم بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكُّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْحَرْ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ))۔

۱۲۷۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ بَشَرٍ ((فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ)) وَفِي رِوَايَةٍ وَكَيْعٍ ((فَلْيَنْحَرْ الصَّوَابَ))۔

۱۲۷۶- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُورٌ ((فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ))۔

۱۲۷۷- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَنْحَرْ الصَّوَابَ))۔

۱۲۷۸- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَنْحَرْ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ))۔

۱۲۷۹- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَنْحَرْ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ))۔

۱۲۸۰- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ ((فَلْيَنْحَرْ الصَّوَابَ))۔

۱۲۸۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ ایک بار طائفہ نے عبادت اور سجاوٹ میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے تبلیغی اقوال میں سہو جائز نہیں ہے مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے۔ ابھی مختصر آ۔

(۱۲۸۱) یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لے بھولے سے اس کی حق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَلِكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا فَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ.

۱۲۸۲- عَنْ عُلْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ حَمْسًا.

۱۲۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُلْفَةَ الظُّهْرَ حَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شَيْبَةَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ لِي وَرَأَيْتُ أَيْضًا يَا أَعُوْرُ فَقَوْلُ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَقَلَ فَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَمْسًا فَلَمَّا اَنْتَقَلَ تَوَشَّوْهُنَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زَيْدٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا فَاَنْتَقَلَ ثُمَّ سَحَدَ سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ))

ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جس میں سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تب آپ نے دو سجدے کئے۔

۱۲۸۲- علقمہ سے روایت ہے کہ ان کو پانچ رکعتیں پڑھائیں۔

۱۲۸۳- ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابو شیبہ (علقمہ کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور میں ایک کونے میں قدام سن بیٹھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا ادا کا نے! تو بھی یہی کہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پانچ رکعتیں پڑھائیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ یہ سن کر آپ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو

نہ نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہو گئی اب سجدہ سمہو کرے اگر سلام کے قریب بھی اس کا علم ہو اور جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام سے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگرچہ قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدہ میں نہ اب سجدہ سمہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزر اور ابو حنیفہ اور اہل کوئٹہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھے اور آخر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنی نفل ہو گئی) اب ایک رکعت اور پڑھے اور چھویں رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور فرض پھر سرے سے پڑھے اور جو قعدہ آخر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل اس حدیث سے ابو حنیفہ اور اہل کوئٹہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے پانچویں کے ساتھ ایک اور رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لیے کہ آجکے سلام کے بعد معلوم ہو کہ اب شافعی کا قول یہ ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ ایسی صورت میں سجدہ سمہو کر لینا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (نووی مختصر)

(۱۲۸۳) ✽ ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد دیا چھوٹے ناتے والے کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برائے مانے۔ یہ ابراہیم کا نئے تھے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ کے مشہور شاگرد اور حاد کے استاد ہیں وہ ابراہیم بن یزید غففی ہیں۔

میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجود کرے۔

۱۲۸۳- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا میں آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر سو کہ دو سجود کرے۔

۱۲۸۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجود کرے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو پھر آپ نے دو سجود کرے۔

۱۲۸۶- عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی نے سو کہ دو سجود سلام اور کلام کے پیچھے کرے۔

۱۲۸۷- عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی (وہم) میری طرف سے ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہے کہ سو کہ دو سجود کرے۔ کہا (راوی نے) پھر آپ نے سو کہ دو سجود کرے۔

وَرَأَى ابْنَ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَمَّا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ))۔

۱۲۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَلِكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ)) ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السُّهَوِ ۲

۱۲۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ فَلَمَّا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ثُمَّ نَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السُّهَوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ۔

۱۲۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَإِيَّامُ اللَّهِ مَا حَاءَ ذَلِكَ إِلَّا مِنْ بَيْتِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا رَادَ الرَّحْلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

(۱۲۸۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباح نہیں دو سجود سو کہ کر لیوے۔

۱۲۸۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک گزری کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر نیکا دیکر غصہ میں کھڑے ہوئے۔ ان وقت جماعت میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھر موجود تھے وہ دونوں ڈرے بات نہ کر سکے اور لوگ جلدی جلدی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جس کو ذوالیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں پر اس کے ہاتھ لمبے تھے اس واسطے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدین! کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سن کر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔ محمد بن سرین نے کہا مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصینؓ نے کہا اور سلام پھیرا۔

۱۲۸۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۲۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں وہ لوگ بولے ہاں یا رسول اللہ ﷺ وہ سچ کہتا ہے۔ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی پھر دو سجدہ

۱۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْغُضْبِي إِثْمَا الظُّهْرِ وَإِثْمَا الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جَذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنْدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا أَنْ يَنْكَلِمَا وَخَرَجَ سَرْعَانِ النَّاسُ فَصُرَتْ الصَّلَاةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصِرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ فَظَنَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ ((مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ)) قَالُوا صَدَقَ لَمْ تَنْصَلْ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ سَحَدْ ثُمَّ كَبِّرْ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبِّرْ وَسَحَدْ ثُمَّ كَبِّرْ وَرَفَعَ قَالَ وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْغُضْبِي بِمَعْنَى حَدِيثِ سَفْيَانَ.

۱۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْغُضْبِ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصِرْتَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ)) فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ)) فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ

کے بیٹے بیٹے سلام کے بعد۔

۱۲۹۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو نبی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۱۲۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا اور دو رکعتوں کے بعد تو نبی سلیم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۲۹۳- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے وہ آپ سے بولا جو آپ نے کیا تھا (یعنی تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ چادر کھینچے ہوئے غصہ میں نکلے (کیونکہ آپ کو نماز کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجود کے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۹۴- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز گھٹ گئی؟ آپ یہ سن کر غصہ میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر سو کے دو سجود کے پھر سلام پھیرا۔

سَحَدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

۱۲۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتُ وَسَاقَ الْحَدِيثِ.

۱۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَبِئْنَا أَنَا أَصْلَمِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثِ.

۱۲۹۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَلَسَّ فِي ثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخَبْرَبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضَبًا بَجَرٍ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ ((أَصْدَقَ هَذَا)) قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكَعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَحَدَ سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۹۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكَعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَحَدَ سَحَدَتَيْنِ السُّهُوِ ثُمَّ سَلَّمَ.

بَابُ سُجُودِ التَّلَاوَةِ

باب: سجدہ تلاوت کا بیان

۱۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُهَا مَوْضِعًا لِمَكَانٍ جَنَبَتِهِ.

۱۲۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى إِذَا دَحَمْنَا عَنْهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

۱۲۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّحْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرٌ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَنَبَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيَنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَلِيلٍ كَافِرًا.

۱۲۹۸- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْنِدَ بْنَ عَطَاءٍ عَنْ رِجَالِهِ مَا كَانَ يَفْعَلُونَ فِي السُّجُودِ وَالْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ فَقَالَ كَانَ يَفْعَلُونَ مَا كَانَ يَفْعَلُونَ فِي السُّجُودِ وَالْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ.

۱۲۹۵) نوٹی نے کہا ہمارا اور جہور کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے پر سنت ہے اور مستحب ہے اس سانچ پر جو نہیں سنتا۔ اب اگر سننے والا نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے بتانا چاہے اپنا سجدہ لمبا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کے سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حد یا تابا نہی کے سجدہ نہ کرے تب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تا بالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ اتھنی

۱۲۹۷) بدر کی لڑائی میں اس کی ناشکری اور بے ادبی کا صلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان نہیں دیا جس وقت سورہ النجم اتری اور آپ نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ مشرکوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ان سب کے سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ یہ سجدہ سب جہولوں سے پہلے اترتا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین اور مجتہدین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس سے مشرکوں کے اوتار کی تعریف تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل ہے اس واسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپؐ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپؐ کی زبان سے ایسی بات نکلواوے۔ (نودی)

۱۲۹۸) امام ابو حنیفہؒ نے زید بن ثابتؓ کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچھے مطلق قرأت سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا طہ

ثَابِتٌ عَنْ الْإِمَامِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّحْمُ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ.

ثابت سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھنا چاہیے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

۱۲۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی تو سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

۱۳۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

۱۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأُوا بِاسْمِ رَبِّكَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

لہٰذا اور کوئی سورت خواہ سری نماز یا جوایری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے سری اور جہری نماز میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوئی اور فرمایا کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورہ نہ پڑھو سوائے سورہ فاتحہ کے اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔ پھر رسول اللہ کی حدیثیں زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہیں دوسرے یہ کہ زید کا مطلب قرأت کی نمانعت سے یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جائے اور یہ تاویل ضروری ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہ ہو اور یہ جو زید نے کہا کہ انھوں نے سورہ النجم اور اذا السماء انشقت کے سامنے پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا یہ بظاہر امام مالک کی دلیل ہے جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ النجم اور اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك کے سجدے منسوخ ہیں اس حدیث سے یا عبد اللہ بن عباس کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك میں رسول اللہ کے ساتھ سجدہ کیا اور علماء نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ ابو ہریرہ صحابہ میں مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کی اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے سجدہ تلاوت سنت ہے تو اس کا ترک جائز ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ سارے قرآن میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں تو امام شافعی اور علماء کے ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سب چودہ سجدے ہیں دو سورہ بروج میں اور تین مفصل میں اور صا میں سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہیں۔ ان کے نزدیک مفصل کے تین سجدے سناقت ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صا میں ایک سجدہ ہے اور احمد ابن حنبل نے قرآن کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں انھوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صا کے سجدہ کو بھی قائم رکھا ہے اور ان سجدوں کے مقامات مشہور ہیں صرف فتح کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک یہ سجدہ ان کسٹم ایہا تعبدون پر ہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لایسمون پر۔ (کووی)

۱۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَخَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۱۳۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

۱۳۰۴- عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَخَدَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ السَّخْدَةُ فَقَالَ سَخَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ رضي الله عنه فَلَا أَزَالُ أَسْخُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلَا أَزَالُ أَسْخُدُهَا حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ.

۱۳۰۵- عَنْ النَّبِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ رضي الله عنه.

۱۳۰۶- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْخُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْخُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْخُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْخُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

۱۳۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذَيْهِ وَسَاقِهِ وَفَرَسَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

۱۳۰۸- ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے ابوریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا یہ سجدہ تم نے کیسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبدالاعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

۱۳۰۹- ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ وہ سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے اپنے چہیتے کو دیکھا وہ اس سورت میں سجدہ کرتے تھے تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے عالم آخرت میں مل جاؤں۔ شعبہ نے کہا کیا نبی سجدہ کرتے تھے؟ تو فرمایا ہاں۔

باب: نماز میں بیٹھنے اور دوڑوں رانوں پر دوڑوں ہاتھ رکھنے کی کیفیت

۱۳۰۹- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو ران اور پٹلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچاۓ اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيْفِيَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخْذَيْنِ

۱۳۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذَيْهِ وَسَاقِهِ وَفَرَسَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

کرتے۔

۱۳۰۸- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرنے کے لیے بیٹھے تو داہنا ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ران پر اور کلہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنا دیتے۔

۱۳۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلہ کی انگلی کو اٹھاتے اس سے دعا کرتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

۱۳۱۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھے تو بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

يَذُّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْجِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

۱۳۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَذْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْجِهِ الْيُمْنَى وَيَذُّهُ الْيُسْرَى. عَلَى فَحْجِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

۱۳۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِبْهَامَهُ الْيُمْنَى تَلِيَّ الْإِبْهَامِ قَدْعًا بِهَا وَيَذُّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى بَاسِطَهَا عَلَيْهِمَا.

۱۳۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ.

(۱۳۱۰) نووی نے کہا یہ جو عبد اللہ بن زبیر کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اس کو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت میں جو داہنے قدم بچھانے کا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں بائیں ہاتھ کا کھڑا رکھنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت بھی ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح ہے کہ بچھایا بائیں قدم کو لیکن بائیں قدم کا تو ذکر خود روایت میں موجود ہے کہ اس کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنی کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھنا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کے پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونوں جگہوں میں۔ امام مالکؒ کے نزدیک تورک افضل ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں میں انفرادی افضل ہے یعنی بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا کر اور امام شافعیؒ کے نزدیک پہلے جلسہ میں انفرادی افضل ہے اور دوسرے میں تورک افضل ہے اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی میں رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی اس میں یقین یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں بیچ کی انگلی پر رکھنے سے مراد ہے کہ اس کے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی اور احادیث صحیحہ کے دلائل کی رو سے کلہ کی انگلی سے اشارہ کرنا مستحب ہے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اَلَا اللّٰہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلہ کی انگلی سے چاہیے اگر وہ کئی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت اپنی نگاہ بھی اوجھ رہے۔ (انجمنی مختصر)

مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے مراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھے تو اسی طرح بیٹھے یعنی کلہ کی انگلی سے

۱۳۱۱- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى.

۱۳۱۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْبَلِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سَفِيَانُ فَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

باب: نماز ختم کرتے وقت سلام کیوں کر

پھیرنا چاہیے

۱۳۱۳- ابو معمر سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے حاصل کی؟ حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۳۱۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ

۱۳۱۳- عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقَعِّلُهُ.

۱۳۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا.

۱۳۱۵- سعد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا یہاں تک کہ آپ کے لئے اشارہ کئے ہوئے اب خاص الا للہ کے وقت اشارہ کرتا یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع قعدہ سے آخر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کئے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(۱۳۱۵) ☆ نووی نے کہا کہ اس میں امام شافعی اور جمہور سلف و خلف کی دلیل ہے جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنے چاہیں اور امام

يَسَارُهُ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ حَدِّهِ.

رخسارے کی سفیدی مجھ کو دکھائی دیتی تھی۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

۱۳۱۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ

۱۳۱۶- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم پہچانتے تھے

انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْكَتْمِ.

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے۔

۱۳۱۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ

۱۳۱۷- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث

قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے

بِلَا بِالْكَتْمِ قَالَ عَمْرُو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي

دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انھوں نے انکار کیا

مَعْبُدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أَخَذْكَ بِهِذَا قَالَ عَمْرُو

اور کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی

وَقَدْ أَخْبَرْتَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ

۱۳۱۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے

بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ

بعد بلند آواز سے ذکر کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز

كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

سے فارغ ہوئے۔

۱۳۱۷- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔

۱۳۱۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۲۰- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۲۰- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسک دجال کے فتنے اور گناہ

اور قرض سے پناہ مانگنے کا بیان

۱۳۱۹- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پورے نہ اترے تو عذاب ہوگا)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کانپ گئے اور فرمایا یہ یہود کے واسطے ہوگا۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم چند راتیں ٹھہرے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی اتری ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۳۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ والوں میں سے دو یہودی بڑھیا آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں۔ میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھے ان کو سچا کہنا اچھانہ لگا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے کہا تھا آپ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ ((هَلْ شَعَرْتَ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ)) قَالَتْ فَارْتَأِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِنَا لِيَا لِي تَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّهُ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ يَسْتَعِذُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِذُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنَ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمَ أَنْ أَصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَرَعَمَتَا أَنْ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ ((صَدَقَتَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ)) قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ فِي صَلَوةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۲- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۲۲- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِهِ قَالَتْ
رَمَا صَلَّي صَلَاةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ.

باب: نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں

۱۳۲۳- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نماز میں دجال کے قتل سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے کہ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے قتل سے۔

بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِذُّ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۱۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شُرْطَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)).

۱۳۲۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے قتل سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے قتل سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! آپ اکثر قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۳۲۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِذُّ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَّبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)).

۱۳۲۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھے چکے

۱۳۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ مِنَ الشَّهَادَةِ الْآخِرِ

(۱۳۴۵) ☆ تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہیں پر اس کی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس واسطے قرضداری سے پناہ مانگے۔ حقیقت میں قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور سخت ضرورت یہ ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو۔ اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے قرض کی بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا ضروری نہیں۔

تو چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے بھی مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں آخری تشہد کے الفاظ نہیں ہیں صرف اتنا مذکور ہے کہ جب تشہد سے فارغ ہو جائے۔

۱۳۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگنا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۹- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ کے ساتھ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے قتل سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے قتل سے۔

۱۳۳۰- ابوہریرہ اس سند سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دجال کے قتل سے۔

۱۳۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ان کو سکھاتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورت سکھاتے کہ کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال

فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

۱۳۲۷- عَنْ الْأَنْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرَ)).

۱۳۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)).

۱۳۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُوذُوا بِاللَّهِ ((مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۱۳۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۱۳۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ ((قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ کہا مسلم بن حجاج نے پہنچا مجھ کو کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی؟ کہا نہیں۔ کہا اپنی نماز پھر پڑھ تحقیق کہ طاؤس نے اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا یا جیسا کہ کہا۔

باب: نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)) قَالَ مُسْلِمٌ بَنِ الْحَجَّاجِ بَلَّغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ أَدْعُوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

وَبَيَانِ صِفَتِهِ.

۱۳۳۴- ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللھم سے اخیر تک۔ ولید نے کہا میں نے اونٹانی سے پوچھا استغفار کیوں کر ہے؟ کہا استغفر اللہ کہتے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

۱۳۳۴- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرُ ثَلَاثًا وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) قَالَ الْوَلِيدُ قُلْتُ لِلْأَنْزَاعِيِّ كَيْفَ اسْتَغْفَرُ قَالَ تَقُولُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

۱۳۳۵- حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ نبی جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللھم اخیر تک یعنی یا اللہ تو سب بیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یا ذوالجلال والا کرام ہے۔

۱۳۳۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۳۳۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۶- عَنْ عاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۳۳۷- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث معمولی تبدیلی کے ساتھ ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۳۳۸- درادے جو مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ ہیں روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۳۸- عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ

تھے کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے جب تو انھوں نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب۔ اتھی

جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الہ سے اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت اسی کی ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یا اللہ جو تودے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو توندے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی۔

۱۳۳۹- وراو سے جو مغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت ہے اور مغیرہ بنی سے اوپر کی روایت کے مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ وراو نے کہا کہ مجھے مغیرہ نے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا۔

۱۳۴۰- عبدہ بن ابولبابہ نے کہا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے وراو کے ہاتھ سے معاویہ کو لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرتے نماز سے مثل ابو بکر اور ابو کریب کی روایت کے مگر اس میں وهو علی کل شئی قدیر کو ذکر نہیں کیا۔

۱۳۴۱- وراو سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۳۴۲- عبدہ اور عبد الملک دونوں نے وراو سے جو منشی تھے مغیرہ کے سنا کہ لکھا معاویہ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو انھوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گزر چکا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

۱۳۳۹- عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رَوَاتِهِمَا قَالَ فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

۱۳۴۰- عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا إِلَّا قَوْلَهُ ((وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ.

۱۳۴۱- عَنْ وَرَّادٍ. كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ.

۱۳۴۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثْمَانَ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

مَنْعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ))۔

۱۳۴۳- ابو الزبیر نے کہا ابن الزبیرؓ ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت لا الہ الا اللہ سے الکافرون تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود لائق عبادت سوائے اللہ کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اسی کو۔ اسی کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی۔ نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر پڑے برائیاں اور کبار اوی ابن زبیرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہی پڑھا کرتے۔

۱۳۴۴- ابی الزبیر سے جو مولیٰ ہیں ان کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ اس دعا کے ساتھ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴۵- ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ہشام بن عروہ کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

۱۳۴۶- موسیٰ بن عقبہ سے ابو الزبیر کی نے بیان کیا کہ انھوں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہر نماز

۱۳۴۳- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يَسْلِمُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا بِإِثْنِهِ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِلُ بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۱۳۴۴- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهْلِلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِعِنْدِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِلُ بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۱۳۴۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْجَنَبِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِعِنْدِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غُرَؤَةَ.

۱۳۴۶- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ

(۱۳۴۳) ☆ ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیرؓ اور زبیرؓ کی۔

(۱۳۴۵) ☆ ہشام کی روایت وہی ہے جو ابو الزبیرؓ سے اوپر مذکور ہوئی جس میں دُعا مذکور ہے۔

کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابوالثیر سے اور اس کے آخر میں کہا کہ وہ اس دعا کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کرتے تھے۔

۱۳۴۷- ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین حضرت کی خدمت میں آنے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لوٹ لیں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ انھوں نے عرض کی کہ نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز سکھا دوں کہ جو تم سے آگے ہوں ان کو تم پالو اور اپنے سے پیچھے والوں کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تم سے درجہ میں بڑھ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا کہ تسبیح و تکبیر و تحمید کو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ۔ ابو صالح نے کہا پھر مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہمارے بھائیوں نے سن پایا جو اہل مال ہیں ہماری اس دعا کو اور وہ بھی پڑھنے لگے جیسے ہم پڑھتے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے (یعنی اس میں میرا کیا اختیار ہے)۔ غیر تہیہ نے اس روایت میں یہ بڑھایا کہ لیث ابن عکلمان سے جو راوی ہیں کہ کسی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے کسی گھروالوں سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ تم بھول گئے اس روایت میں یوں ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی ۳۳ بار اور تحمید کرے تو اللہ کی ۳۳ بار اور تکبیر کہے اللہ کی ۳۳ بار۔ پھر میں ابی صالح کے پاس گیا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک ۳۳ بار کہے یعنی اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور

يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ بِعِنْتِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالذَّرَحَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمَقِيمِ فَقَالَ ((وَمَا ذَلِكَ)) قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَنَا تَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَنَا نَعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تَذْكُرُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ)) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((تَسْبِحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ ذِكْرُ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً)) قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ)) مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ فَتَبَيَّنَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَعْضِ أَهْلِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِيَثُ إِنَّمَا قَالَ ((تَسْبِحُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ)) فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

سب اسی کے لیے ہے۔ ابن عجمان نے کہا میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے بیان کی تو انھوں نے اسی کے مثل مجھ سے روایت کی ابی صالح سے انھوں نے ابی ہریرہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۴۸- ابو ہریرہ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مال والے بلند درجوں پر پہنچ گئے اور بیٹھ کی نعمتیں لے گئے۔ غرض روایت کی انھوں نے مثل حدیث قبیلہ کے جو بیٹھ سے مروی ہے مگر اتنی بات انھوں نے مدرج کی (اور انج ہے کہ راوی کا قول کسی روایت میں ملائے) ابو ہریرہ کی روایت میں ابو صالح کے قول سے کہ پھر لوٹ کر آئے فقراء مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث میں کہ سبیل نے کہا کہ ہر کلہ گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب مل کر ۳۳ بار ہو جائیں۔

۱۳۴۹- کعب بن عجرہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا ایمان کا بھالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی ثواب سے یا بلند درجوں سے محروم نہیں ہوتا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہنا۔

۱۳۵۰- کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کو کہنے والا یاد کرنے والا محروم نہیں رہتا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز

حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِمْ ثَلَاثَةً وَتَلَايَيْنَ قَالَ ابْنُ عَجْمَانَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنِ حَيَّوَةَ فَحَدَّثَنِي بِعَنْبِلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْذُرْحَابِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُغِيمِ بَعِثْ حَدِيثَ قَبِيلَةٍ عَنْ النَّبِيِّ إِنْ أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سَهْلٌ إِحْدَى إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَحَمِيعٌ ذَلِكَ كُلُّهُ ثَلَاثَةٌ وَتَلَاوُنَ.

۱۳۴۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَابِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ذُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَتَلَاوُنٌ تَسْبِيحَةٌ وَثَلَاثٌ وَتَلَاوُنٌ تَحْمِيدَةٌ وَأَرْبَعٌ وَتَلَاوُنٌ تَكْبِيرَةٌ)).

۱۳۵۰- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَابِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَتَلَاوُنٌ تَسْبِيحَةٌ وَثَلَاثٌ وَتَلَاوُنٌ تَحْمِيدَةٌ وَأَرْبَعٌ وَتَلَاوُنٌ

(۱۳۴۸) ☆ یہ سبیل کی روایت میں گیارہ بار کلہ آیا ہے یہ اور روایتوں کے منافی نہیں ہے جن میں تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتوں میں تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویوں کی زیادت ہے اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویوں نے پورے سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادت بھی قابل قبول ہے اور ایک روایت میں تکبیر چوتیس بار آئی ہے اور وہ بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور حمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چوتیس بار کہے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑھ لیوے کہ سب روایتوں پر عمل ہو جائے یہ مضمون ہے نووی کا۔

کے بعد۔

۱۳۵۱- حکم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۲- ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد بحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہونگے اور پورا سینکڑا یوں کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدر تک پڑھے (یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

۱۳۵۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے شیخ کی دعاؤں کا بیان
۱۳۵۴- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر ندامتوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اللھم سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسا صاف ہوتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا اللہ دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے)۔

تَكْبِيرَةً فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ))

۱۳۵۱- عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۳۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَقَبِلَتْ بَسْعَةً وَتَسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْعِمَانَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

۱۳۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ
۱۳۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هَيَّئَةً قَبْلَ أَنْ يَفْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أَنتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ ((أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَفَقَّيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُتَفَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلَاجِ وَالنَّاءِ وَالْبَرَدِ))

(۱۳۵۴) ☆ کہنا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور جہوری کی کہ وہ سب دعائے افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں انہی میں سے یہ حدیث بھی ہے اور حدیث حضرت علیؓ کی جس میں وانی و جہت و جہی کی دعا مذکور ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اس کے بعد ابواب صلوٰۃ اللیل وغیرہ میں اور اس کے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے ان کو شرح مہذب میں جمع کیا ہے۔

۱۳۵۵- عمارۃ بن قنقلع رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے الحمد سے قرأت شروع کرتے اور چپ نہ رہتے (یعنی دعائے استسناح نہ پڑھتے)۔

۱۳۵۷- روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس چڑھ گیا تو اس نے کہا الحمد سے مبارکاً فیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کیلئے ہے بہت تعریف اور پاک اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ سو قوم کے لوگ سب چپ ہو رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کس نے کہ یہ کلمات؟ کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی تو ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تو میں نے ان کلمات کو کہا آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے تھے کہ کون ان میں کا اس کو اوپر لے جائے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)۔

۱۳۵۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کو اور پاک ہے اللہ پاک کی بونا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے یہ کلمے کہے؟ تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ۔ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب سے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۱۳۵۵- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۱۳۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) وَلَمْ يَسْكُتْ.

۱۳۵۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ ((أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَ الْقَوْمَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جَنَّتْ وَقَدْ حَفَزَتْنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ أَتَيْتَنِي عَشْرَ مَلَكًا يَتَذَكَّرُونَهَا أَتَيْتَنِي بِهَا يَرْفَعُهَا)).

۱۳۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَتَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ الْقَابِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكَذًا)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِتِّبَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ اِتِّبَانِهَا سَعِيًا

۱۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعَوْنَ وَاتَّوْهَا تَمَشُّونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُّوا)).

۱۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُوبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَتَمُّ تَسْعَوْنَ وَاتَّوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَسَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُّوا فَإِنْ أَحْذَكُمُ إِذَا كَانَ يَغْمِذُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهَوُ فِي صَلَاةٍ)).

۱۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَاتَّوْهَا وَأَتَمُّ تَمَشُّونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُّوا)).

۱۳۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب: نماز کے لیے وقار و سکون سے آنے

کا بیان

۱۳۵۹- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جو امام کے ساتھ ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو۔

۱۳۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے فرض نماز کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے آؤ جو ملے پڑھو اور جو فوت ہو اسے پورا کر لو اس لیے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے۔

۱۳۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو تم سکون سے آؤ جو حصہ نماز کا تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو جو رہ جائے اس کو مکمل کر لو۔

۱۳۶۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کی

(۱۳۵۹) ☆ نو دئی نے کہا کہ نمازوں کا یہی حکم ہے جمع ہو یا غیر جمع اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے فاسعوا الی ذکر اللہ وہاں بھی سستی سے مراد آہستہ چلنا ہی ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گیا نماز میں داخل ہو گیا پس ضروری ہے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھے۔ اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اس کو پورا کر لو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کے فوت ہو چکا خوف ہو جب بھی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کو نہ چاہنا ضروری نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بھی اس سے غافل ہیں اور امام شافعیؒ اور جمہور علماء سلف و خلف کا قول ہے کہ جو امام کے ساتھ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب اس کے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اس لیے کہ آخر رکعتوں میں سورت پڑھتے ہیں اور قوی و ہی مذہب اول ہے اور یہ جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہاں قضاء یعنی ادا ہے۔ یہی جواب جمہور نے حنیفہ کو دیا ہے نہ یہ کہ وہ نماز تقضائے جزوا دل ہے۔ چنانچہ عرب کہتے ہیں قضیت حق فلان یعنی میں نے فلا نے کا حق ادا کر دیا۔

تکبیر ہو تو تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے آرام سے اور وقار سے اور پڑھ جو تجھے ملے اور ادا کر جو تجھ سے آگے امام نے پڑھ لی ہے۔

۱۳۶۳- عبد اللہ بن ابوقادۃؓ نے کہا کہ ان کے باپ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ آپ نے لوگوں کی کھڑ بڑ سی تو فرمایا (یعنی بعد نماز کے کہ) کیا حال ہے تمہارا؟ انھوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز کے لیے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تم نماز کو آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو ملے پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پوری کر لو۔

۱۳۶۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

ﷺ ((إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يُسْغَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْسُ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا سَبَقَتْ))

۱۳۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ يَمِينًا نَحْنُ نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ حَلْبَةَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا اسْتَحَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ((فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأْتُوا))

۱۳۶۴- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

باب: نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں

۱۳۶۵- ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اقيمت الصلوة ہے یا نودی ہے۔

۱۳۶۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اتنا اضافہ ہے کہ یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو جب میں ٹکوں۔

بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ

۱۳۶۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)) وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ ((إِذَا أَقِيَمَتِ أَوْ نُودِيَ))

۱۳۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي رَوَاتِهِ حَدِيثَ مُعَمَّرٍ وَشَيْبَانَ ((حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ))

(۱۳۶۵) ☆ یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ رہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو جہیں تکلیف ہو۔ سبحان اللہ اپنی امت پر نبی کی کیا شفقت ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جائے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو۔ اور عام علماء کا مذہب ہے کہ جب مؤذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جائیں اور حضرت انسؓ کی عادت تھی کہ جب مؤذن قدامت الصلوۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور کوئیوں کا کہ علی الصلوۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوۃ کے وقت امام تکبیر تحریر باندھے اور جمہور علماء کا از سلف تا خلف یہ قول ہے کہ مؤذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریر نہ باندھی جائے۔ نووی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۱۳۶۷- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرتؐ کے نکلنے سے پہلے پھر آنحضرتؐ نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر کو لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ ہم سب آپ کے انتظار میں کھڑے رہے آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۸- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرتؐ اپنی جگہ کھڑے ہوں۔

۱۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بلال رضی اللہ عنہ جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ حضرت تشریف لاویں۔ جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھ لیتے تب تکبیر کہتے۔

۱۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَدَلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مِصْلَاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا ((مَكَانَكُمْ)) فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَثَرَ فَصَلَّى بِنَا.

۱۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْتَمَأَ إِلَيْهِمْ بَيْنَهُ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطُفُ الْمَاءُ فَصَلَّى بِهِمْ.

۱۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تَقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مِصَافَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ.

۱۳۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَخَلَتْ فَلَا يُعِمْ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُؤَذِّنُ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

(۱۳۶۷) ☆ شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی۔ غرض کہ ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا یہی واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم ہدایت سے ہے۔

(۱۳۷۰) ☆ نو دئی نے کہا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بلالؓ دیکھتے رہے ہوں حضرتؐ کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہوں گے۔ جب حضرت بلالؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہیں انھوں نے تکبیر شروع کی اور لوگوں نے جب حضرتؐ کو دیکھا کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہو گئے پھر جب صفیں برابر ہو چکیں اپنی جگہ پر تشریف لا کر نماز شروع کر دی اور اس کے خلاف جہاں مروی ہو وہ قبیح اتفاقہ ہو یا جواز کے واسطے بیان ہو۔

باب: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس
نے نماز پالی

۱۳۷۱- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت
کسی نماز کی پالی اس نے وہ نماز پالی۔

۱۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اس کو مل گئی یعنی
جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

۱۳۷۳- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث بھی ایک اور سند
سے مروی ہے صرف اتنا اضافہ ہے کہ گویا اس نے پوری نماز
پائی۔

۱۳۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ جس کو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اس کو
صبح کی نماز مل گئی اور جس کو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب
آفتاب کے اس کو عصر کی نماز مل گئی۔

بَابُ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
أَذْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ

۱۳۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ
أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ
الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ)).

۱۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِإِسْنِ
حَدِيثٍ يَحْتَجِي عَنْ مَالِكٍ وَنَاسٍ فِي حَدِيثٍ
أَحَدٍ مِنْهُمْ ((مَعَ الْإِمَامِ)) وَفِي حَدِيثٍ غَيْبٍ
اللَّهُ قَالَ ((فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا)).

۱۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
((مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ
قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصْرَ)).

(۱۳۷۱) ☆ اس حدیث سے کسی مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پایا مگر اس وقت
اسلام لایا یا لاکال یا بوجہ عاقل ہو یا عاجز حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اس پر فرض ہو گئی۔ دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ
پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو چکا۔ اگر جب جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اس سے ساقط ہو گئی تیسرا یہ کہ ایک رکعت کسی
نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی قبل غروب آفتاب اور اگر لی اور بعد اس کے آفتاب طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی مل گئی
باقی نماز لو کر لے اور قضاء ہوئی۔

(۱۳۷۲) ☆ جس نے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت میں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب باقی رکعتیں اور اسی
نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اس کو ثواب جماعت کا مل گیا یا اس نماز کا فرض پورا ہو چکا یا
اور ہوئی قضاء نہ ہوئی اور باقی رکعتیں ضرور لو کرے کذا قال النووی۔

(۱۳۷۳) ☆ مطلب اس کا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک
رکعت بعد طلوع اور اس کی صحیح ہوئی اور باطل نہیں ہوئی۔ یہی مذہب ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء سلف و خلف کا
اور خلاف حنفیہ کا اس میں باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اس کا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں سب کا اتفاق ہے۔

۱۳۷۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَذْرَكَهَا)) وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ.

۱۳۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَ حَدِيثِ مَا لَيْكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

۱۳۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ)) .

۱۳۷۸- عَنْ مُعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّرًا يَهْدِي الْإِسْنَادَ

بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۱۳۷۹- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْغَزِيرِيَّ أَخْبَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((نَزَلَ جَبْرِيلُ فَأَنشَى فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَخْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۱۳۷۹) نووی نے کہا اگرچہ اس روایت میں اوقات نماز مذکور نہیں مگر جابر اور ابن عباس کی روایتوں میں اوقات مذکور ہیں جن کو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہاں راوی نے اس روایت کی طرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کر لے باقی رہی تاخیر نماز میں جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک روا ہے اگرچہ اول وقت اور اکرا افضل اور بہتر ہے۔

۱۳۸۰- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمَرَ بْنَ عَبْدِ
الْعَزِيزِ أَخْبَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ
الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُعْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَ الصَّلَاةَ
يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُعْبِرَةُ الْيَسَّ قَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا
تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوْ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ
أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ
الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ نَبِيُّهُ بْنُ أَبِي
مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۱۳۸۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ
وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

۱۳۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةً فِي حُجْرَتِي لَمْ يَنْبُتْ

۱۳۸۰- ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز عصر میں دیر
کی۔ سوان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن
شعبہ نے ایک دن نماز میں دیر کی تھی کوفہ میں تو ان کے پاس
ابو مسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ
کیا کیا؟ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور نماز
پڑھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی
پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی نماز پڑھی پھر نماز پڑھی
اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی انھوں نے اور حضرت نے
بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی؟ پھر فرمایا جبرئیل
نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنی باوجود اس اہتمام کے
خداوند جلیل نے بانزال جبرئیل اوقات نماز تعلیم فرمائے پھر تم
اس میں تاخیر کیوں کرتے ہو) تب کہا عمر بن عبدالعزیز نے عروہ
سے کہ اے عروہ! تم کیا کہتے ہو کیا جبرئیل نے آنحضرتؐ کو
اوقات نماز تعلیم فرمائے؟ عروہ نے کہا ہاں ایسا ہی بشیر بن ابی
مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے۔

۱۳۸۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے آگن
میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے نہ پاتی تھیں۔

۱۳۸۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج

(۱۳۸۰-۱۳۸۱) ☆ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر نماز سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے واقع ہوئی تھی فوراً ان پر مواخذہ
کیا گیا اور ایک یہ امام بد انجام ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل اسلام بھی جانتے نہیں کہ نماز کیا چیز ہے امرا تو کبھی بھولے سے قبلہ کارخ نہیں
کرتے۔ اور اس روایت میں ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت میں حضرت جبرئیل نے ایک دن اول وقت سب نمازیں ادا کی ہیں اور ایک دن
آخر وقت مستحب میں پھر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہو تو استدلال عروہ کا کیوں کر درست ہو گا۔ مگر
اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی۔ اب استدلال الکا صحیح ہو گیا کہ اس قدر تاخیر جائز نہیں۔

میرے حجرہ میں چمکتا تھا۔

۱۳۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور نہ چڑھتی تھی۔

۱۳۸۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں ہوتا۔

۱۳۸۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکے تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے۔ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے۔ پھر جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو پھر جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشاء پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے آدمی رات تک۔

۱۳۸۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جائے) اور عصر کا وقت مستحب باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور وقت عشاء کا باقی رہتا ہے

الْفَيُّ بَعْدَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيُّ بَعْدَ.

۱۳۸۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيُّ فِي حُجْرَتِهَا

۱۳۸۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةً فِي حُجْرَتِي

۱۳۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قُرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى يَنْصَفِ اللَّيْلُ))

۱۳۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَخْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرِ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطِ قُرْوَ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى

(۱۳۸۷) : معلوم ہوا کہ صحن آپ کا چھوٹا تھا اور دیواریں اس سے بھی زیادہ چھوٹی تھیں کہ جب سایہ دیوار ایک مثل ہو جاتا تھا دھوپ صحن میں رہتی تھی بعد اس کے اوپر چڑھ جاتی تھی۔

(۱۳۸۵) : یہ حدیث مبہور کی دلیل ہے کہ اوقات خمس ان کے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشاء کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے اور وقت او اس کا صبح تک ہے جیسا کہ ابو قتادہ کی روایت میں آئے آج اس باب میں کہ جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے۔

جب تک کہ رات آدھی نہ ہو اور وقت فجر کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔

۱۳۸۷- حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۳۸۸- عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور رہتا ہے جب تک کہ آدھی کا سایہ اس کے جسم کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ شج کی آدھی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکاوٹ ہے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سیگوں میں نکلتا ہے۔

۱۳۸۹- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا تو فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت جب ہے کہ آسمان کے سچ سے آفتاب ڈھل جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اس کا اوپر کا کنارہ ڈوب نہ جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب ہوتا ہے کہ آفتاب ڈوب جائے

بِصَفِّ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ))۔

۱۳۸۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعَهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَصْفِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنْ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ))۔

۱۳۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعِ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَيَسْقُطُ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ

(۱۳۸۸) ☆ نوٹی نے کہا کہ شفق سے مراد وہ سرفی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے لام شافعی اور جمہور فقہاء کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور حنفی اور ایک فرقہ فقہاء اور اہل لغت کا کہتا ہے کہ مراد اس سے وہ سفیدی ہے جو بعد زوال سرفی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول رائج ہے چنانچہ اس بارے میں نوٹی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کئے ہیں۔ اور شیطان کے سیگوں سے یا تو اس کی جماعت اور گھروالے مراد ہیں یا اس کا ایک کنارہ مراد اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ کئی وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اس مردود کو ہوئے اور اس وقت گویا شیطان اور اس کے گردہ کا نلب او ر تسلط ہوتا ہے اس لیے اس وقت نماز کو منع فرمایا۔

جب تک کہ شفق نہ ڈوبے اور عشاء کی نماز کا وقت آدمی رات تک ہے۔

۱۳۹۰- عبد اللہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا۔

۱۳۹۱- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب دھل گیا مال کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر حکم دیا انھوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف۔ پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔

مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔ عشاء کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا اقامت کہی۔ فجر کی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ظہر خطے وقت پڑھی اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے اور عشاء پڑھی تہائی رات کے بعد اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی۔ پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں تمہاری نماز کا وقت ہے۔

الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ)).

۱۳۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يَسْقُطُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجَنَنِ.

۱۳۹۱- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((لَهُ صَلَّ مَعَنَا هَذَيْنِ))

يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَيِّفَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ آخِرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَبِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ السَّائِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَوَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا زَأْتُمْ)).

(۱۳۹۰) ☆ نووی نے کہا کہ اگرچہ اس حدیث کو موافقت صلوٰۃ سے کچھ قطع نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اس لیے ذکر کر دی کہ عبد اللہ بن عمرو کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اس کے کثرت فوائد اور وفور محتاج پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی تربیت و تحریض کے لیے اس کو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم کے طالب رہیں۔

(۱۳۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت بھی دراز ہے ایسا تک نہیں جیسا بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہی وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے اور اس حدیث میں آپ نے اس کے جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر نماز کے وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آجائے۔

۱۳۹۲- بریدہ نے کہا کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور نماز کے وقتوں کی بابت پوچھنے لگا آپؐ نے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو۔ پھر بلال کو حکم کیا انھوں نے اذان دی تاریکی میں پھر صبح کی نماز پڑھی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر حکم کیا ظہر کا جب آسمان کے نیچے سے آفتاب ڈھلا۔ پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ذوب۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب شفق ڈوبی۔ پھر حکم کیا ان کو دوسرے دن اور روشنی میں پڑی صبح پھر ان کو ظہر کا حکم کیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید تھا کہ اس میں زردی نہ ملنے پائی تھی۔ پھر ان کو مغرب کا حکم کیا قبل اس کے کہ شفق جانے پائے پھر ان کو عشاء کا حکم کیا جب ثلث لیل گزر گئی یا اس سے کچھ کم۔ شک کیا حری نے اس میں (جو راوی حدیث ہیں) پھر صبح ہوئی فرمایا کہاں ہے وہ سائل؟ پھر فرمایا اس کے درمیان میں جو تم نے دیکھا ہے سب وقت ہے۔

۱۳۹۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا آپؐ نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لیے کہ آپؐ کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر فجر ادا کی جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تھے پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی اور سورج بلند تھا پھر ان کو حکم کیا اور ادا کی مغرب جب سورج ذوب گیا پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عشاء جب ذوب گئی شفق۔ پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر میں یہاں تک کہ قریب ہو گیا کل کے عصر کے پڑھنے کا وقت۔ پھر تاخیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ

۱۳۹۲- عَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ أَنَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((اَشْهَدُ مَعَا الصَّلَاةِ)) فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسِ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجِبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَتَوَرَّعَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيَضَاءُ نَفِيتَ لَمْ تُحَاطِطْهَا صُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِي فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((أَتَيْنَ السَّائِلَ مَا بَيْنَ مَا زَالَتْ وَقْتُ))

۱۳۹۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَأَنَّا أَعْلَمُ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَغَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ

اِحْمَرْتُ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخْرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخْرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ اصْبَحَ فِدَعَا السَّائِلِ فَقَالَ ((الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ)).

۱۳۹۴- عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ سَأَلَنَا أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِبِ الصَّلَاةِ بِبَيْتِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

بَابُ اسْتِجَابِ الْاِبْرَادِ بِالطَّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۳۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا اسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ)).

۱۳۹۶- عَنْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتُهُ سَوَاءٌ.

۱۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ غَمَرُوا وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ.

۱۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْحَرُّ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ)).

۱۳۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ہو گیا پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تاخیر کی عشاء کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی اول کی پھر صبح ہوئی اور مسائل کو بلایا اور فرمایا نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں۔

۱۳۹۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وہی روایت کی جو اوپر تشریح ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھی۔

باب: گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان

۱۳۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو (ظہر کی نماز) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

۱۳۹۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکور بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انھوں نے ابن مسیب سے اور ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند۔

۱۳۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے اس لیے نماز کو ٹھنڈا کرو۔

۱۳۹۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی

مردی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

۱۴۰۰- ابو ذرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے موزن نے ظہر کی اذان دی تو آپؐ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دیا فرمایا ذرا انتظار کرو، ذرا انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ ابو ذرؓ نے کہا یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سایے تک دیکھ لیے۔

۱۴۰۱- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے شکایت کی اور عرض کی کہ اے رب! کھا گیا میرا ایک کھڑا دوسرے کو تو اس کو دوساں لینے کی اجازت دی ایک ساں جاڑے میں اور ایک ساں گرمی میں۔ سو اسی وجہ سے ہے جو تم چپاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی۔

۱۴۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی ہو نماز کو ٹھنڈا کر نو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے اور ذکر کیا کہ آگ نے اپنے رب سے شکایت کی تو اس کو ایک سال میں دو ساںوں کی اجازت دی ایک ساں گرمی میں اور ایک ساں سردی میں۔

۱۴۰۳- ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے میرے رب! میرا ایک کھڑا دوسرے کو کھا گیا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَبَرُّدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ))۔

۱۴۰۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَبَرُّدُوا)) أَوْ قَالَ ((أَنْتَظِرْ أَنْتَظِرْ)) وَقَالَ ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ۔

۱۴۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَيَّ رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِتَقْسِيتِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَهِيَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيِّ))۔

۱۴۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ)) وَذَكَرَ ((أَنَّ النَّارَ اشْتَكَّتْ إِلَيَّ رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِتَقْسِيتِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ))۔

۱۴۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا))۔

(۱۴۰۰) ☆ یعنی بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے توڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اس کا سایہ نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جائے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھی ہو اس لیے کہ اگر یہ ہو تا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ آسمان تھا بخلاف ٹیلوں کے سایہ کے۔

(۱۴۰۳) ☆ نوویؒ نے ذکر کیا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اور اک اور قوت تکلم دی ہے کہ اس نے اپنے حق

سو مجھے دو سانسوں کی اجازت دے؟ پس اسے دو سانسوں کی اجازت دی۔ ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو جو پاتے ہو تم سردی سے وہ جہنم کی سانس ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سے وہ بھی جہنم کی سانس ہے۔

باب: جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی

چاہیے

۱۴۰۴- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا۔

۱۴۰۵- خباب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا۔

۱۴۰۶- خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا میں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۴۰۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے پھر جب کسی سے پیشانی سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا۔

فَإِذَا لِي أَنفَسٍ فَإِذَا لَهَا بَنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَهْفٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ خَرُودٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۴۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَخَضَتِ الشَّمْسُ

۱۴۰۵- عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

۱۴۰۶- عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ يَا أُمِّي إِسْحَقْ أُمِّي الظُّهْرَ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ أُمِّي تَعْجِلْهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۴۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَحَدَ عَلَيْهِ.

ظہر سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہیں۔ ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراہیم شروع ظہر میں نہ عصر میں مگر نزدیک اہلبی ماکلی کے اور صلوٰۃ جمعہ میں ابراہیم جمہور کے نزدیک مشروع نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک۔

☆ (۱۴۰۴) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ظہر کا اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

☆ (۱۴۰۵) شاید یہ لوگ خواہاں ہو گئے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرمائیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالْعَصْرِ

١٤٠٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَتَّى يَذْهَبَ الذَّاهِبُ بَنِي الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تَقْبِيَةَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي.

١٤٠٩- عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سِوَاهُ

١٤١٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قَبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

١٤١١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَحِلُّهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

١٤١٢- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ يَحْتَسِبُ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا إِنْ مَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقَعْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَلَكَ صَلَاةُ الْمُتَأَقِّقِ يُجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا))

باب : عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

١٣٠٨- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔ قصہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا۔

١٣٠٩- انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی بیان کی ہے۔

١٣١٠- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نماز عصر پڑھ کر قباء کو جاتے تھے اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

١٣١١- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تھا اور ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

١٣١٢- علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ظہر پڑھ کر گئے اور انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پاس تھا پھر جب ہم لوگ ان کے یہاں گئے تو انھوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے؟ ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انھوں نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیضا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونکیں مارتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

(١٣١٠) ☆ مدینہ کے بعض بلند کنارے آٹھ میل تک تھے اور بعض دو میل تک اور قباء مدینہ سے تین میل ہے۔

(١٣١١) ☆ نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد میں نماز عصر بہت اول وقت تھی اور یہی افضل ہے۔

۱۴۱۳- ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر پڑھی پھر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے میرے چچا! یہ کوئی نماز ہے؟ انھوں نے فرمایا عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون بھی ہے)۔

۱۴۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہو چکے تو نبی سلمہ کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ پھر آپ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح ہوا اور کانا گیا اور پکایا گیا اور ہم نے اس میں سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے کھایا۔

۱۴۱۵- رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح ہوا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم ہوتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور قبل غروب آفتاب کے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

۱۴۱۶- اوزاعی نے اسی اسناد سے یہ روایت کی اس میں فقط اتنا ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم اونٹ کو ذبح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعد عصر کے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نماز ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔

باب: عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشدد کا بیان

۱۴۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۴۱۳- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ حَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَهُ.

۱۴۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ حِزْوَرًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ نُخَضِّرَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) فَأَنْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْحِزْوَرَ لَمْ تَنْحَرْ فَجَعَلَتْ ثُمَّ قَطَعَتْ ثُمَّ طَبَخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۱۴۱۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَنْحَرُ الْحِزْوَرُ فَخَسَمَهُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ نَطْبِخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ غَيْبِ الشَّمْسِ.

۱۴۱۶- عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْحِزْوَرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَهُ.

بَابُ التَّغْلِيطِ فِي تَقْوِيَةِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۱۴۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۱۴۱۴) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پہرے کم میں نہیں ہو سکتے اور اس حدیث سے دعوت کا قبول کرنا ثابت ہوا اور اول روز میں ہو خواہ آخر روز میں۔

بابُ الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى
هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب: نماز وسطی سے مراد نماز عصر ہے

۱۴۲۲- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَى رَاضِي اللَّهِ عَنْهُ كَيْتَبُ فِي كِتَابِهِ أَنَّ نَبِيَّ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

124

نے فرمایا یوم احزاب کے دن کہ کافروں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھرے۔ شعبہ کو گھروں اور پیٹوں میں شبہ ہو گیا۔

۱۴۲۳- قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۴۲۴- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن (یہ غزوہ مشہور ہے۔ ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا پانچواں سال ہوا ہے) خندق کے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا ان کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔

۱۴۲۵- علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے باز رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے بیچ میں عصر کی نماز کو پڑھا۔

۱۴۲۶- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکوں نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یا زرد ہو گیا۔ سو فرمایا آپ نے کہ انھوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اللہ ان کے پیٹوں میں اور قبروں میں آگ بھر دے یا فرمایا حشی اللہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ يُبَوِّتُهُمْ أَوْ يَطْوِيهِمْ)) شَلَّتْ شَعْبَةً فِي الْبُيُوتِ وَالْطُّبُونِ.

۱۴۲۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يُبَوِّتُهُمْ وَيَطْوِيهِمْ وَلَمْ يَشَلَّ

۱۴۲۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرْصِ الْخَنْدَقِ ((شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُبَوِّتُهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَيَطْوِيهِمْ نَارًا)).

۱۴۲۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۴۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى اخْمَرَتِ الشَّمْسُ أَوْ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((شَعَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) أَوْ قَالَ ((خَشَا اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)).

(۱۴۲۵) ☆ یہ تاخیر ہوئی اور نیا یا بسبب اشتغال دشمن کے قبل صلوٰۃ خوف کے باقی رہا۔ اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور مؤطا میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئیں اور اور کتابوں میں ہے کہ چاروں نمازیں ملا کر پڑھیں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور تطہیق اس میں یوں کہ واقعہ احزاب کا کئی روز یا تھا اس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہو گا ایک بار ایسا ایک بار ایسا۔

۱۴۲۷- عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرْتُ عَائِشَةَ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مِصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغَتْ هَذِهِ آيَةَ فَاذْنَبِي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغَهَا أَذْنَبَهَا فَأَمَلْتُ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَاتِبِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۲۸- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَحَهَا اللَّهُ فَتَزَلَّتْ ((حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى)) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَحَهَا اللَّهُ وَاللَّهِ أَعْلَمُ.

۱۴۲۷- ابو یونس جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہ کے یعنی آزاد کردہ غلام انھوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہم کو لکھ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت حافظوا علی الصلوات پر پہنچو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا تو میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ یوں لکھو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و صلوة العصر وقوموا لله قاتبین یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز عصر کی اور اللہ کے آگے اب سے کھڑے ہو اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۱۴۲۸- براء بن عازبؓ نے کہا کہ اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات والصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور ہم اس کو پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر یہ منسوخ ہو گئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی (یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی) تو ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا تھا غرض کہ اس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطیٰ یہی نماز عصر ہے تو براءؓ نے کہا میں تو تم کو بتلا چکا ہوں کہ یہ کیوں کر اتری اور کیوں کر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

۱۴۲۹- قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ غَفِيَّةٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِبَيْتِ جَدِّهِ فَضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

۱۴۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يُسَبِّحُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أَصْلِي

۱۴۲۹- قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ غَفِيَّةٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِبَيْتِ جَدِّهِ فَضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

۱۴۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يُسَبِّحُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أَصْلِي

کی نماز پڑھی ہو یہاں تک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک کنکر یلی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۴۳۱- یحییٰ بن کثیر سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَوَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا)) فَنَزَلْنَا إِلَى بَيْتْحَانَ فَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ يَغْذُ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۱۴۳۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنَادِهِ.

باب : صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی محافظت کا بیان

بَابُ فَضْلِ صَلَاتِي الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمَحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا

۱۴۳۲- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں (یعنی حفاظت کے لیے) اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے۔ اور پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۴۳۳- ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ باقی ابوالزناد کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۴۳۴- جریرؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بے

۱۴۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْمَعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ))

۱۴۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ)) بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

۱۴۳۴- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى

(۱۴۳۲) ☆ اس حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۴۳۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باری تعالیٰ کی جانب فوق میں ہوگی اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہو گا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا۔ پس اس میں رد ہو گیا قول جمہان ناپاک کا جو عنقرآن فوق ہیں اور نودئی نے لکھا ہے کہ دیدار الہی حق

شک تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو۔ ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہو گے اس کے دیکھنے میں پھر اگر تم سے ہو سکے تو نہ بارو سورج نکلنے کے قبل کی نماز میں اور سورج غروب ہونے کے قبل کی نماز میں یعنی فجر اور عصر میں۔ پھر جرأت نے یہ آیت پڑھی (یعنی پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے)۔

۱۴۳۵- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے انھوں نے عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور کچھ سے اس استاد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کے آگے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہ آیت اور جرأت کا نام نہیں لیا۔

۱۴۳۶- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہو گا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنی فجر اور عصر کی۔ سو بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا ہاں اس نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے۔

۱۴۳۷- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل نہ ہو گا دوزخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں اس کی گواہی

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ أَسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ حَبْرٌ وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا.

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَزُكَيْعٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ)) وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ حَبْرٌ.

۱۴۳۶- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ أَذُنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي.

۱۴۳۷- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خاص ہے مومنوں کے ساتھ۔ غرض کہ کفار اس سے محروم رہیں گے اور ایسے ہی منافقین بھی اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جہور اہل سنت۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ
لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ
بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۱۴۳۸- عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى
الْبُزْؤَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۱۴۳۹- عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَنَسَبًا أَبَا
بَكْرٍ فَقَالَا إِنَّ أَبِي مُوسَى.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ

غُرُوبِ الشَّمْسِ

۱۴۴۰- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۱۴۴۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي
الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْصِرُ مَوَاقِعَ نَبِيلِهِ.

۱۴۴۲- حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا
نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بَنَحْوِهِ.

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا

۱۴۴۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ
الْأَيَّامِ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْغَمَمَةُ
فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ نَأَمَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ رَسُولُ

دیتا ہوں تو اس نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں
نے بھی سنا ہے یہ نبی سے کہ فرماتے تھے ایسے اسی مکان میں جہاں
سے تم نے آپ سے سنا ہے۔

۱۴۳۸- ابو بکر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم
ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (ظہر، عصر) پڑھیں وہ
جنت میں جائے گا۔

۱۴۳۹- ہمارے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

باب: مغرب کا اول وقت غروب شمس

سے ہے

۱۴۴۰- سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیشہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا
اور پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

۱۴۴۱- رافع کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ پڑھ کر پھرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے تیر گرنے کی جگہ
دیکھ سکتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہوتی تھی)۔

۱۴۴۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے
بھی مروی ہے۔

باب: عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۴۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی جیسے لوگ
عتمہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک
کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور لڑکے
سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا آپ نے

(۱۴۴۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی۔

اللہ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ
 ((مَا يَنْتَظَرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرَكُمْ))
 وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَخْشَوْا الْإِسْلَامَ فِي النَّاسِ زَادَ
 حَرَمُهُ فِي زَوَائِجِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذِكْرِي لِي أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ
 تَنْزِلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّلَاةِ)) وَذَلِكَ
 حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

۱۴۴۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
 وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذِكْرِي لِي وَمَا بَعْدَهُ
 ۱۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ
 أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى
 ذَهَبَ عَامَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
 خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ ((إِنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَوْلَا أَنِ أَشَقُّ
 عَلَى أُمَّتِي)) وَبِهِ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنِ
 يَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي.

۱۴۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
 فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا
 نَذَرِي أَشْيَئُهُ شَعَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ
 حِينَ خَرَجَ ((إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا
 يَنْتَظَرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرِكُمْ وَلَوْلَا أَنِ يُنْقَلَّ عَلَى
 أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ)) ثُمَّ أَمَرَ
 الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى.

مسجد والوں سے جب نکلے کہ سوا تمہارے کوئی اس نماز کا انتظار
 نہیں کرتا (یہ بشارت دی کہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ
 لوگوں میں اسلام پھیلنے سے پہلے کا تھا۔ حرمہ نے اپنی روایت میں
 یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنی راوی
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ
 جائز نہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا تقاضا
 کرو اور یہ تب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا۔

۱۳۴۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکور بالا روایت مروی ہے۔

۱۳۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک
 رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر لگائی یہاں تک کہ
 رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے پھر آپ
 نکلے اور فرمایا اس کا وقت یہی ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں
 اپنی امت پر مشقت نہ ڈالوں۔ اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے
 کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی۔

۱۳۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم ایک دن
 ٹھہرے رہے نماز عشاء کے واسطے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے
 تھے پھر آپ ہماری طرف نکلے جب تہائی رات گزر گئی یا اس کے
 بعد پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ کو اپنے گھر میں کچھ کام ہو گیا تھا یا
 کچھ اور تھا۔ پھر فرمایا آپ نے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے
 ایسی نماز کا کہ تمہارے سوا کوئی دین والا اس کا انتظار نہیں کرتا تھا
 اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں ہمیشہ ان کے ساتھ اسی وقت یہ
 نماز پڑھا کرتا۔ پھر مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی اور آپ
 نے نماز پڑھی۔

(۱۳۴۵) ☆ یہ جو فرمایا کہ اس کا وقت یہی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ نصف لیل تک تاخیر
 کرنا روا ہے اور گھٹ تک وقت مختار ہے۔ چنانچہ اور روایتوں میں اس کی تصریح آچکی ہے۔

۱۳۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پھر جا گئے پھر سو گئے اور پھر جا گئے۔ پھر ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا زمین والوں میں سے کوئی بھی آج کی رات اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے۔

۱۳۳۸- ثابت نے کہا لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دیر کی عشاء میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک پھر آپ آئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو (یعنی ثواب کی وجہ سے) پھر کہانس نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک جو چاندی کی تھی اور انھوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیاے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

۱۳۳۹- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک انتظار کیا کہ آدھی رات کے قریب ہو گئی۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو اور وہ چاندی کی تھی۔

۱۳۵۰- قرۃ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں نے ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا کہ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔

۱۳۵۱- ابو موسیٰ نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو کشمی میں آئے تھے یہ سب بیچ کی کنگریلی زمین میں اترے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہم میں سے ایک جماعت عشاء کے وقت ہر روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی۔ سو

۱۴۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَحْرَمَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ)).

۱۴۴۸- عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ حَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَرُّ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَتَأَمَّلُوا وَإِنِّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ)) قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ حَاتَمِهِ مِنْ بَعْضَةِ وَرَنَعٍ وَبَعْضَةِ الْيُسْرَى بِالْجَنْصِرِ.

۱۴۴۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبَ مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ حَاتَمِهِ فِي بَدْوٍ مِنْ فُضْةٍ.

۱۴۵۰- عَنْ قُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

۱۴۵۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السُّفِينَةِ نَزُولًا فِي بَيْعِ بَطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَأَوَّبُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرتؐ کو کچھ کام تھا کہ اس میں مشغول تھے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہوئی اور رات نصف کے قریب ہو گئی پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھہرو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تمہارے اوپر اللہ کا احسان یہ تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا ان دونوں میں سے کون سی بات کہی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے سننے کے سبب خوشی خوشی واپس پھرے۔

۱۳۵۲- ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہو کہ خواہ تنہا؟ سو عطاء نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک رات نبیؐ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ پھر عمر بن خطابؓ نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا)۔ پھر عطائے نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ گویا کہ میں اب آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے آپ کے پانی ٹپک رہا تھا آپ اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کرتے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے کیفیت پوچھی کہ نبیؐ نے اپنے سر پر ہاتھ کیوں کر رکھا تھا اور ابن عباسؓ نے تم کو کیوں کر بتایا تھا؟ سو عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں پھر اپنی

عَنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ نَفَرُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَاقَفْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَغْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى أَهَارَ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ ((عَلَى رَسُولِكُمْ أَغْلَمُكُمْ وَأَبْشَرُوا أَن مِّنْ بَغْمَةٍ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ)) أَوْ قَالَ ((مَا صَلَّيْتُ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ)) لَأَنْذِرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرَجِحَ بِنَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۴۵۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةُ إِمَامًا وَعِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَغْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةُ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ لَأَن يَفْطُرَ رَأْسَهُ مَاءً وَأَضَاعَ يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ ((لَوْلَا أَن يَشُقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ)) قَالَ فَاسْتَنْبَتُ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَتَانَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَأَ لِي عَطَاءُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ

(۱۳۵۲) ☆ سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جو ابن جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کی خصائص تھیں

انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور پھر ایسا ہی تک آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ منہ کی جانب ہے۔ پھر آپ کا انگوٹھا کینٹی تک اور اڑھی کے کنارے تک ہاتھ کسی چیز پر نہ پڑتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا مگر ایسا ہی میں نے عطا سے کہا کہ انھوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ انھوں نے اس رات میں عشاء میں کتنی دیر کی کہا میں نہیں جانتا پھر عطا نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اسی وقت نماز پڑھا کروں امام ہو کر یا تہجدیر کے کرے جیسے ادا کیا ہے اس کو نبیؐ نے اس رات میں اور اگر تم پر بارگزرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کیا کرو نہ جلدی نہ دیر کر کے۔

۱۳۵۳- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے تھے۔

۱۳۵۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں تمہاری بہ نسبت زرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز بلکی پڑھتے تھے اور ابوکامل کی روایت میں تخفیف کا لفظ ہے اس کے معنی بھی وہی ہیں۔

۱۳۵۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ تم پر گنوار لوگ غالب نہ ہوں کہ منادیں تمہاری نماز عشاء کے نام کو۔ اس لیے کہ وہ اونٹوں کے دودھ دوہنے میں دیر کیا کرتے ہیں (یعنی اسی وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ کہتے ہیں)۔

۱۳۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہوں۔ اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے۔ اس لیے کہ وہ اونٹنوں

عَلَى قَرْنِ الرَّاسِ ثُمَّ صَبَّهَا بِمِوْهًا كَذَلِكَ عَلَى الرَّاسِ حَتَّى مَسَتْ إِنْهَامُهُ طَرَفَ الْأَذْنِ بِمَا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْغِ وَتَاجِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَنْطِشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذَكَرَ لَكَ أَحَدُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْتَبِذَ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا بِإِمَامٍ وَخَلَوْتُ مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْتَبِذَ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ خَلَوْتُ أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ بِإِمَامِهِمْ فَصَلَّاهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً.

۱۴۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ.

۱۴۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَمَّةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُجِبُّ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ.

۱۴۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ إِلَّا بِمِثْلِهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْجَمُونَ بِالْأَيْلِ)).

۱۴۵۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ

اللہ اور فضاں میں یہ بات ہے کہ اپنے نبیؐ کے احوال کو ضبط رکھتی ہے۔

(۱۳۵۶) ☆ یعنی عشاء کی نماز کو عشاء ہی کہو جسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ اور اصل لغت میں عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہیں چونکہ تین

اللَّهِ الْعِشَاءَ وَإِنِّهَا تُعَمُّ بِحِلَابِ الْإِبِلِ))

کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالصُّبْحِ فِي
أَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيسُ وَبَيَانِ قَدْرِ

باب: صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی
قرأت کے بیان میں

الْقِرَاءَةِ فِيهَا

١٤٥٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ
الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْرُو طَهُنٌ
لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

١٣٥٤- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ مومن عورتیں نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ پھر اپنی چادروں میں لپی ہوئی لوٹتی تھیں کہ انکو کوئی نہیں
پچھانتا تھا (یعنی نماز کے بعد اتانا اندھیرا ہوتا تھا)۔

١٤٥٨- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَ نِسَاءُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْرُو طَهُنٌ ثُمَّ يَنْفِلِينَ
إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يَعْرِفْنَ مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ.

١٣٥٨- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مومن
عیمیاں اپنی چادروں میں لپی ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لیے) نماز فجر میں حاضر ہوتی تھیں اور
پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور نبی کے سویرے نماز پڑھ
لینے کے سبب سے پچھانی نہ جاتی تھیں۔

١٤٥٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ يَمْرُو طَهُنٌ مَا
يَعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَسِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ
مُتَلَفَعَاتٍ.

١٣٥٩- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی
چادروں میں لپی ہوئی جاتی تھیں اور اندھیرے میں پچھانی نہ جاتی
تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلفعات کہا ہے۔ اس کے
معنی بھی وہی لپی ہوئیں کے ہیں۔

١٤٦٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الطُّهْرَ
بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ إِذَا

١٣٦٠- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز
دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا
کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور

ظہر گوارا لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے تھے اس لیے وہ عشاء کی نماز کو عتہ کہتے ہیں۔

(١٣٥٤) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور امام مالک اور امام شافعی اور احمد اور
جوہر کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے عورتوں کا نماز میں حاضر ہونا بھی ثابت ہوا اگر قتیہ کا کچھ خوف نہ ہو۔

(١٣٦٠) ☆ اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب فجر وغروب آفتاب اور عشاء میں جماعت کے حضور اور ان کی
خاطر داری ضروری ہے۔

مغرب جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

۱۳۶۱- محمد بن عمرو بن حسن بن علی نے کہا کہ حجاج نمازوں میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جاڑے پوچھا تو انھوں نے وہی روایت بیان کی جو ابھی اوپر گزری ہے جس کو فخر نے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۲- سیار بن سلامہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو ہریرہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال؟ شعبہ نے کہا کیا تم نے ابو ہریرہ سے سنا؟ انھوں نے کہا کہ گویا میں ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے)۔ پھر سیار نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو ہریرہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال پوچھتے تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ پر اوندہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدمی رات تاخیر ہو جائے اور اس سے پہلے سونے کو اچھانہ جانتے تھے اور نہ اس کے بعد باتیں کرنے کو۔ شعبہ نے کہا کہ میں پھر ان سے (یعنی سیار سے) ملا اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ آدی جاتا (یعنی عصر کی نماز کے بعد) مدینہ کے کنارے تک اور آفتاب میں گرمی رہتی اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا کر کیا۔ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ نماز کے بعد آدی اپنے ہم نشین کو دیکھتا جس کو پہچانتا تھا تو اس کو پہچان لیتا اور اس میں ساتھ آتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

۱۳۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَجَبَتْ وَالْعِشَاءُ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَأَاهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَأَاهُمْ قَدْ أَبْطَلُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحُ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيَهَا بَعْلَسَ.

۱۴۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَفَرٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِعِثِلٍ حَدِيثَ غَزْدَرٍ.

۱۴۶۲- عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُسْأَلُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَانَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يُغَيِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى يُصْغِبُ اللَّيْلُ وَلَا يُجِبُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْعَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَفْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَذْرِي أَيَّ حِينَ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ حَلِيبِهِ الَّذِي يَغْرِفُ يَغْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَغْرِفُ فِيهَا بِالسَّيْنِ إِلَى الْإِمَانَةِ

۱۴۶۳- عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ

(۱۳۶۲) ☆ عشاء سے پہلے سونے کو اس لیے کر دیا جانتے تھے کہ اس میں نماز تھا تو ہونے یا مختار و عمدہ وقت کے نکل جانے کا احتمال ہے اور اس کے بعد باتوں کو اس لیے براجانتے تھے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تھک جاگے نہ زیادہ جاگے کے سبب سے دن کے ضروری کاموں میں

علیہ وسلم پر واہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدھی رات تک تاخیر ہوتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا جانتے۔ شجبہ نے کہا کہ میں ان سے پھر ملا تو انھوں نے کہا یا تہائی رات تک۔

۱۳۶۳- ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تہائی رات میں پڑھتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے اور نماز فجر میں سو آیتوں سے ساٹھ تک پڑھتے اور ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ایک دوسرے کا چہرہ پہچان لیتا۔

باب: عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کریں تو لوگ کیا کریں؟

۱۳۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے کہ نماز آخر وقت ادا کریں گے یا فرمایا نماز کو مار ڈالیں گے اس کے وقت سے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائیں گے اور خلف جو راوی ہے اس نے عن وقتہا کا لفظ راویت نہیں کیا۔

۱۳۶۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے کہ وہ نماز کو مار ڈالیں گے (یعنی آخر وقت پڑھیں گے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي بَعْضُ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيَهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثَلَاثَ اللَّيْلِ.

۱۴۶۴- عَنْ بَرَزَةَ الْمُسْلِمِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلَاثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَغْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْبَاقِ إِلَى السَّيِّئِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضًا وَرَحَةً بَعْضٍ.

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخْرَجَهَا

الْإِمَامُ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ تَبْتَاعُونَ بَنَاتِكُمْ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا)) أَوْ يُعَيِّتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَتْ فَكَيْفَ فَمَا أَجَبَنِي قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَبْلَهَا فَإِنْ أَذْرُكَتَهُمْ مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ خَلْفَ عَنْ وَقْتِهَا.

۱۴۶۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرَاءُ

(۱۳۶۵) نوٹی نے کہا کہ تاخیر سے مکروہ وقت سے تاخیر کرنا مکروہ ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کریں تو تم اکیلے پڑھ لو پھر اگر جماعت میں جاتا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پچوٹ نہ پڑے اور قنہ کی نوبت نہ آئے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ عبادت نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کیا۔

پڑھ لیا کرتا۔ پھر اگر انھوں نے وقت پر پڑھی تو خیر نہیں تو وہ نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے اپنی نماز کو بچا لیا۔

۱۳۶۷- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اس کا کہناؤں اگرچہ ایک ہاتھ پیر کتا ہو اغلام ہو اور یہ کہ میں اپنے وقت پر نماز پڑھوں پھر اگر لوگوں کو پاؤں کہ وہ نماز پڑھ چکے تو تو نے اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر لی اور نہیں تو وہ تیرے لیے نفل ہو گئی (یعنی جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھی)۔

۱۳۶۸- ابوذر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری رائے پر ہاتھ مارا کہ کیا کرے گا تو جب ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز میں دیر کریں گے اس کے وقت سے؟ تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو۔

۱۳۶۹- ابو العالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایک دن دیر کی اور عبد اللہ بن صامت میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کرسی داں دی۔ وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے ابن زیاد کے کام کا ذکر کیا تو انھوں نے ہونٹ چبائے (یعنی افسوس اور غصہ سے) اور میری رائے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے پوچھا جیسے تم نے پوچھا سو انھوں نے میری رائے پر مارا جیسے میں نے تمہاری رائے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا تو آپ نے میری رائے پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری رائے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لینا تو نے وقت پر۔ پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر ان کے ساتھ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا (کہ اس طرح بیعت

يُمْنُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لَوْ قُفِيَهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ))۔

۱۴۶۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجْدَعًا الْأَطْرَافِ وَأَنْ أَصَلِّيَ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا ((فَإِنْ أَذْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ))۔

۱۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِيزِي ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقِيعِهَا)) قَالَ قَالَ مَا تَأْتُرُ قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِخَاجِكَ فَإِنْ أَقِيَمْتَ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ))۔

۱۴۶۹- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَأْنِي زِيَادُ الصَّلَاةَ فَخَافَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْفَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَبِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَعَضَ عَلَى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ فَخِيزِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِيزِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِيزَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِيزِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِيزَكَ وَقَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا فَإِنْ أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي))۔

میں پھوٹ پڑے گی۔

۱۳۷۰- ابوذرؓ نے کہا کہ کیا ہوگا جب تو باقی رہے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں اپنے وقت سے دیر کرتے ہیں؟ تو تم نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لے۔ اس لیے کہ اس میں شکی کی زیادتی ہے۔

۱۳۷۱- ابو العالیہ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن صامت سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا کہ عبد اللہ نے میری رائے پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہوئے لگا اور کہا کہ میں نے ابوذرؓ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو انھوں نے بھی میری رائے پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے منوں وقت پر نماز پڑھ لیا کرو اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو۔ (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ابوذرؓ کی رائے پر ہاتھ مارا تھا۔

باب: نماز جماعت کی فضیلت اور اس کی ترک ندامت

اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان

۱۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے بچیس درجہ بڑھ کر ہے۔

۱۳۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر بچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونے کا سبب ہے۔

۱۴۷۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ ((كَيْفَ أَتَمُّ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتُهَا فَصَلَّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِهَا ثُمَّ إِنَّ أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةٌ خَيْرٌ))۔

۱۴۷۱- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ فَصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أَمْرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَجِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَجِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُبِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَجِذَ أَبِي ذَرٍّ))۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ

التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا

۱۴۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَخَذَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا))۔

۱۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَفْضُلُ صَلَاةٍ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ذَرْجَةً قَالَ وَتَجْمَعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ

وَقَرَأَنَ الْفَجْرَ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا.

۱۴۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَجْثِلُ حَلِيبٌ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ جُزْءًا))۔

۱۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الْجُمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعَشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ))۔

۱۴۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَعَشْرِينَ صَلَاةً يَصَلِّيَهَا وَحْدَهُ))۔

۱۴۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الْجُمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِسَبْعٍ وَعَشْرِينَ دَرَجَةً))۔

۱۴۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجُمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعَشْرِينَ))۔

۱۴۷۹- عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ((بِضْعًا وَعَشْرِينَ)) وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةٍ ((سَبْعًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً))۔

۱۴۸۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((بِضْعًا وَعَشْرِينَ))۔

۱۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا يَصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَخْلِفَ إِلَى رَجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَأَمُرَ بِهِمْ فَيَحْرِقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزْمِ الْحَطَبِ))۔

۱۳۷۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

۱۳۷۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز اکیلے کی پچیس نماز سے افضل ہے۔

۱۳۷۷- ابن عمر رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے۔

۱۳۷۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

۱۳۷۹- ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں نہیں پرکھی درجے روایت کی اوز ابو بکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجے روایت کی۔

۱۳۸۰- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

۱۳۸۱- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم کروں کہ نماز کی امامت کرے اور میں جاؤں ان کی طرف جو نماز میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگا کر ان کے گھروں کو جلا دیں اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پائے تو

ضرور آئے مراد رکھتے تھے آپ نماز عشاء کو (یعنی نماز کو نہیں آتے اور ہڈی سن کر دوڑتے ہیں)۔

۱۳۸۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر اس کا اجر پانتے تو گھنٹوں کے بل چل کر آتے اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو ساتھ لے کر جادوں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

۱۳۸۳- ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں اور یہ بھی روایت کہ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگائیں اور ایک شخص کو حکم کروں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگوں سمیت گھروں کو جلا دوں (یعنی جو نماز میں نہیں آئے)۔

۱۳۸۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۳۸۵- عبد اللہ نے نبی سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے ہیں ان کے حق میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جلا دوں ان لوگوں کے گھر جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔

باب: جو شخص اذان کی آواز سنے اس پر مسجد میں آنا

واجب ہے

۱۳۸۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی

((يُوْتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَمْ يَهْدِهَا يَغْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ))۔

۱۴۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحْرَقَ عَلَيْهِمْ يَوْمَهُمْ بِالنَّارِ))۔

۱۴۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِفِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزْمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحْرَقَ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا))۔

۱۴۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَسَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوهُ

۱۴۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَحَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحْرَقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَحَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ يَوْمَهُمْ))۔

باب: يَجِبُ إِيْتَانُ الْمَسْجِدِ عَلَى مَنْ

سَمِعَ النِّدَاءَ

۱۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي

(۱۳۸۶) ☆ نوٹی نے کہا ہے کہ یہ مساکل عبد اللہ بن ام مکتوم تھے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں مفصل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور جمہور نے (یعنی جن کے نزدیک جماعت واجب ہے) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پونچھے لٹے

کھینچ کر مسجد تک لانے والا نہیں اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی پھر جب لوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو۔

باب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہدایت کا راستہ ہے ۱۳۸۷- ابو الاوصی نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے پیچھے نہیں رہتا مگر منافق (یعنی حاکم الجماعت کو ہم منافق جانتے ہیں) کہ جس کا غناق کھلا ہوا ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا تھا اور نماز میں ملتا تھا (یعنی رسول اللہ کے زمانہ میں) اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

۱۳۸۸- عبد اللہ نے کہا کہ جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے طریقے مقرر کر دیے اور یہ نمازیں بھی انہی میں ہیں اگر تم ان کو گھر میں پڑھو جیسے فلاں جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور

قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخِّصَ لَهُ فَلَمَّا رَأَى دَعَاَهُ فَقَالَ ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَأَجِبْ))۔

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهَدَى ۱۴۸۷- عَنْ أَبِي الْأَوْصَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَفُ عَنْ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْنِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الصَّلَاةُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهَدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهَدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ۔

۱۴۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يَنَادِي بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهَدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهَدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ

لحم کا مطلب یہ تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے غدر کی وجہ سے تو یہ آپ نے قبول نہیں فرمایا اور تائید جمہور کی اس طور پر بھی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہو جاتی ہے اس پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اس پر دلیل عثمان بن مالک کی روایت ہے جو آگے کے باب میں آئے گی۔

(۱۳۸۷) ☆ اس سب حدیثوں سے جماعت میں حاضر ہونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے مشقت اشہار مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے۔

(۱۳۸۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر بیمار کو بھی جماعت میں آنا مستحب ہے۔

کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر منافق جس کا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کانحوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا تھا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

باب: جب مؤذن اذان دے دے تو مسجد سے نکلنے کی ممانعت

۱۳۸۹- ابو الشفاء نے کہا کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔ تب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔

۱۳۹۰- ابو الشفاء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی یہ اس کو کہا جو بعد اذان کے مسجد سے باہر چلا گیا۔

باب: عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی

فضیلت

۱۳۹۱- عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے کہا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے بعد مغرب اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا انھوں

رَجُلٍ يَطْهَرُ فَيُحْسِنُ الطَّهَوْرَ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ عَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحْطُ عَنْهَا بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْنِي بِوَيْهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أُذِّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۴۸۹- عَنْ أَبِي الشَّعَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ.

۱۴۹۰- عَنْ أَبِي الشَّعَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَخْتَارُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْإِذَانِ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي

جَمَاعَةٍ

۱۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ

(۱۳۹۰) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض اذان نہ کر لے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا نام ہو یا مکانے پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر واپس آنے کی نیت رکھتا ہو۔

(۱۳۹۱) ☆ اس سے دونوں نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونوں نمازیں جس نے باجماعت ادا کیں وہ لے

نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

۱۳۹۲- سہل بن حکیم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

الْمَغْرِبِ فَقَعَدَتْ وَحْدَهُ فَقَعَدَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أُمِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِّ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)).

۱۴۹۲- عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۳۹۳- جناب بن عبد اللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کرے گا اس کو نہ چھوڑے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دے گا (یعنی اگر اس کو ستاؤ گے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں غلغل ڈالا اور اس کا حق تلف کیا)۔

باب : عذر کے سبب سے جماعت کا

معاف ہونا

۱۳۹۴- انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا۔ جو آدمی اللہ کی ذمہ داری کو کسی چیز سے طلب کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

۱۳۹۵- جناب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا لیکن اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۹۳- عَنْ حَنْدَبِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ ((فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُنْذِرُكَ فَيَكْبَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)).

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنْ

الْجَمَاعَةِ بَعْدَ

۱۴۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْدَبًا الْقُسَيْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُنْذِرُكَ ثُمَّ يَكْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)).

۱۴۹۵- عَنْ حَنْدَبِ بْنِ سَفِيَّانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يُذْكَرْ ((فَيَكْبَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)).

ظہر آراہم سے سویا بھی اور ڈیڑھ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا۔ سبحان اللہ سنت میں کیا مزہ ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی۔

۱۴۹۶- عَنْ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتُكْرْتُ بَصْرِي وَأَنَا أَصْلِي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَّ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي مَصلِي فَأَتَجِدُهُ مُصَلِّيًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ عُبَّانُ فَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَحْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتُ ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ تَجِبُ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ)) قَالَ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعَاهُ لَهُ قَالَ فَتَابَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رَجُلَانِ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمَا أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُتَافِقٌ لَا يُجِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا

۱۴۹۶- عُبَّانُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَمُنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتُكْرْتُ بَصْرِي وَأَنَا أَصْلِي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَّ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي مَصلِي فَأَتَجِدُهُ مُصَلِّيًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُبَّانُ فَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَحْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتُ ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ تَجِبُ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ)) قَالَ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعَاهُ لَهُ قَالَ فَتَابَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رَجُلَانِ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمَا أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُتَافِقٌ لَا يُجِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا

۱۴۹۶) ☆ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب کسی سے وعدہ کرے تو انشاء اللہ کیے۔ دوسرے نیکوں کے ساتھ اور ان کی نشانیوں اور مقاموں سے برکت تلاش کرنا۔ تیسرے نیکوں کی جگہ پر نماز ادا کرنا۔ چوتھے افضل شخص کا عودت قبول کرنا اور اپنے سے کم درجہ والے کے گھر جانا۔ پانچویں عذر کی وجہ سے جماعت کا محاف ہونا۔ چھٹے امام اور عالم کے ساتھ اس کے رفیق کا چانا۔ ساتویں باہر سے آنے والے کا گھر والے سے اجازت چاہنا۔ آٹھویں یہ کہ پہلے عہدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی۔ نویں لٹل کا جماعت میں

رضامندی چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے آگ پر اس کو جوالا لاہ الا اللہ کہے اور اس کہنے سے اللہ کی رضا چاہتا ہو۔ ابن شہاب نے کہا پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس روایت کے بارے میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے روایت کی ہے سوانحوں (یعنی حصین بن محمد انصاری) نے اس روایت کی تصدیق کی اور وہ یعنی حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

قُلْ لَّهِ ذَلِكْ أَلَّا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُتَأَفِّقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصِينَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِبِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ.

۱۴۹۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عَتِيبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشَنِ أَوْ الدُّخَشِينِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَطْلَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنَّ رَجَعْتُ إِلَى عَتِيبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَحَّدَنِي شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِيهِ فَحَلَسْتُ إِلَيْهِ حَتَّى

۱۳۹۷- محمود نے عتبآن سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یونس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ (یعنی جو اوپر مذکور ہو چکی) مگر اتنی بات زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہاں ہیں مالک بن دُخشن یا کہا دُخشن؟ اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں میں بیان کی۔ ان میں ابویوب انصاری بھی تھے تو انھوں نے کہا کہ میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو جو جو تم کہتے ہو۔ سو میں نے قسم کھائی کہ میں جا کر عتبآن سے پوچھوں گا۔ سو میں ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے ویسی ہی بیان کر دی

ظہر سے ادا کرنا۔ دسویں ان کی دو رکعت نماز کا بھی ثمنی ہوتا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ کا اور جمہور کا بھی مذہب ہے۔ گیارہویں اس کا مستحب ہونا کہ محلہ میں جب کوئی نیک شخص آئے تو اس سے ملنے کے لیے آنا اور اس کی زیارت سے شرف ہونا اور اس کی صحبت سے فیض اٹھانا اور یہی حق ہے ہر عالم۔۔۔ دین دار کا تمام مسلمانوں پر۔ ہادیں گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنا یا جڑے بخلاف مسجد کے۔ تیرہویں بڑے ذکر سے کسی کے لوگوں کو روک دینا۔ چودھویں یہ کہ صدق دل سے لا الہ الا اللہ کا قائل ہونا دوزخ میں نہ رہے گا۔

اس کے سوا اور بہت سے فوائد ہیں جو بخوف طول معرض تحریر میں نہ آسکے۔ (دوبئی)

(۱۳۹۷) ☆ یعنی یہ نہ سمجھے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے اس کے بعد اور احکام الہی بہت سے آئے ہیں۔

جیسے پہلے بیان کی تھی۔ زہری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں فرض ہوئیں اور بہت سے احکام الہی اترے کہ جن کو ہم جانتے ہیں کہ کام ان پر ختم ہو گیا۔ پھر جو یہ چاہے کہہ دھوکہ نہ کھائے تو ضروری ہے کہ دھوکہ نہ کھائے۔

۱۴۹۸- محمود بن ربیعؒ نے کہا کہ مجھے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے محلہ کے ڈول سے کی تھی اور محمودؒ نے کہا روایت کی مجھ سے عثمانؓ نے کہ کہا انھوں نے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ عثمانؓ نے کہا کہ دو رکعت پڑھی آپ نے ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کھانے کے لیے جس کو حشیہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تھا اور اس کے بعد ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے۔

باب: نفل میں جماعت اور بوریے وغیرہ پر

نماز پڑھنے کا بیان

۱۴۹۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی دادی نے جن کا نام ملیکہ تھا رسول اللہ ﷺ کو ایک کھانے کے لیے بلایا جو انھوں نے پکایا تھا۔ پھر حضرتؐ نے کھایا اور فرمایا کہ بکھرے ہو میں تمہاری خیر و برکت کے لیے نماز پڑھوں۔ انس نے کہا کہ میں

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَرَأَيْتُ وَأُمُورٌ نَزَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَفْطَعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

۱۴۹۸- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَحَّةً مَحَّةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ فِي دَارِنَا قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاءَ الْحَدِيثُ إِلَيَّ قَوْلِهِ فَصَلِّي بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَحَسِّنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَشِيصَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَنَمَّ يَذْكُرُ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرَ.

بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى خَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

۱۴۹۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ((قَوْمُوا فَأَصْلِي لَكُمْ)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(۱۴۹۸) ☆ حشیہ یہ ہے کہ گیسوں کا باریک آٹالیا اور اس میں گوشت یا کھجور ڈال کر پکایا اور بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ محمودؒ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے میرے منہ پر کلی کی اور اس روایت میں جواز نکالا ملاطفت اور مزاج کا لڑکوں کے ساتھ ان کے دل خوش کرنے کو۔ اس لیے کہ بچوں کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپؐ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت کو یاد رکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہوا۔

(۱۴۹۹) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا دعوت کا قبول کرنا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت میں نفل پڑھنا اور جائز ہوا برکت لینا اپنے گھر میں تکیوں کی نماز کے ساتھ اور شاید آپؐ کو ان کی تعلیم بھی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپؐ کی بیعت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریوں وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑ

ایک پوریا لے کر کھڑا ہوا جو بہت بچانے سے کالا ہو گیا تھا (یعنی مستعمل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور آنحضرتؐ اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۰۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق میں سب سے اچھے تھے اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے ہمارے بچھونے کو جو آپ کے نیچے ہوتا کہ اس کو چھڑا دیتے پھر پانی چھڑک دیتے پھر رسول اللہؐ امانت فرماتے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور ان کا بچھونا کھجور کے پتوں کا تھا۔

۱۵۰۱- انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور میں گھر میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ۔ اور آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچھا کہ حضرتؐ نے انسؓ کو کہاں کھڑا کیا؟ انھوں نے کہا اپنے دائیں طرف پھر دعائے خیر کی ہم سب گھروالوں کے لیے سب بہتریوں کی خواہودنیا کی ہو یا آخرت کی۔ سو میری ماں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! یہ آپ کا چھوٹا خدام یعنی انس ہے اس کے لیے آپ دعا فرمائیں۔ سو آپ نے میرے لیے بر چیز مانگی اور آخر میں اس دعا کے عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما۔

۱۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور

فَقُمْتُ إِلَى حَصْبٍ لَنَا قَدْ اسْتَوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبَسَ فَتَضَحَّتْ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ وَالْمَحْجُورُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

۱۵۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَخَضَّرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيَكْسُ ثُمَّ يَنْضَحُ ثُمَّ يَوْمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ يَسْأَلُهُمْ مِنْ حَرِيدِ النَّحْلِ.

۱۵۰۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ ((قُومُوا فَلْيُصَلِّي)) بَيْنَكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَحُلْ لِنَابِتِ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسَا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَوِّدِيكَ اذْعُ اللَّهُ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اللَّهُمَّ اكْخِرْ مَا لَهُ وَوَلَدَهُ وَتَبَارِكْ لَهُ فِيهِ)).

۱۵۰۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ امام کے سوا جب دو آدمی ہوں تو صف امام کے پیچھے باندھ لیں اور عورت پیچھے کھڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور بوریے پر پانی چھڑکھا اس کے نرم کرنے کے لیے تھا۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ ملک نجاست کے سب سے پانی چھڑکا کر گھج دی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے۔ (۱۵۰۰) ☆ اس سے انبیاء کی بے تکلفی ثابت ہوئی۔

میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) اور مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔
۱۵۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۵۰۴- ام المؤمنین حضرت میمونہؓ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھ کو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور آپ بوریے پر نماز پڑھتے تھے۔
۱۵۰۵- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ آپ بوریے پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

باب : فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مساجد میں بکثرت آنے جانے کی فضیلت

۱۵۰۶- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی نماز جماعت سے اس کے گھر اور بازار کی نماز سے میں پرکھی درجے افضل ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا نہیں اٹھایا اس کو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ گناہ دیتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوتا ہے وہ پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کر رہے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ تو اس پر رحم کر یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ تو اس کی توبہ قبول کر جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا جب تک وہ حدت نہیں کرتا (یعنی جب تک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَيَأْمُرُ أَوْ خَالَتِهِ قَالَتْ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ حَلْفَنَا.
۱۵۰۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۵۰۴- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا جَذَاءَهُ وَرَبَّنَا أَصَابَنِي نَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى حُمْرَةٍ.
۱۵۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يُسَحِّدُ عَلَيْهِ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْإِظْطَارِّ

الصلوة

۱۵۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرْبِدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ ذَرَجَةً)) ذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَازُهُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا ذَرَجَةٌ وَخُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ

فرشتے بھی کہتے رہتے ہیں۔

۱۵۰۷- اعمش سے بھی اسی معنی کی حدیث مروی ہے۔

۱۵۰۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ گوز نہیں کرتا۔ اور تم میں کا ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز اس کو روک رہی ہے۔

۱۵۰۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک آدمی نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز میں ہے اور فرشتے اس کے لیے کہتے رہتے ہیں کہ یا اللہ اس کو بخش اور اس پر رحم کر یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدت کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا حدت کیا ہے تو کہا پھسکی چھوڑے یا گوز کرے۔

۱۵۱۰- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی نماز میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے۔ نہیں روکتی اس کو گھر جانے سے مگر نماز۔

۱۵۱۱- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک نماز کا منتظر ہے جب تک اس نے گوز نہیں کیا۔ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش یا اللہ اس پر رحم فرما۔

۱۵۱۲- اس طرق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا بیان

۱۵۱۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے اس کا ثواب بھی

تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ)).

۱۵۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۱۵۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ الْمَلَائِكَةُ تَصَلُّيْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَحْدَثَكُمْ فِي صَلَاتِهِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبُسُهُ)).

۱۵۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِبُ)).

۱۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تَحْبُسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ)).

۱۵۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ)).

۱۵۱۲- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو هَذَا.

بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

۱۵۱۳- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَغْطَمَ النَّاسُ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ

انتہائی زیادہ ہے اور جو نماز کا مختصر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھے گا اس کا ثواب بھی اس شخص سے زیادہ ہے کہ پڑھ لی اور سورہ اور ابورکب کی روایت میں یہ لفظ حتیٰ یصلیہا مع الامام فی جماعۃ ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۵۱۳- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ اس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی نہ جاتی تو اس سے کہا گیا میں نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا خرید لو کہ اس پر سوار ہو کر آیا کرو اندھیری اور دھوپ میں تو اچھا ہو اس نے کہا میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے بازو میں ہو اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرے قدم مسجد کی طرف لکھے جائیں اور میرا لونا بھی جب میں گھر کو لوٹوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا ثواب تمہارے لیے اکٹھا کیا ہے۔

۱۵۱۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔
۱۵۱۶- ابی بن کعب نے کہا کہ انصار میں سے ایک شخص تھے کہ ان کا گھر مدینہ کے سب گھروں میں مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت جانے نہ پاتی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو ہم لوگوں کو ان پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچائے۔ انھوں نے کہا سنو قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمد کے گھروں سے متصل ہو۔ اور مجھ پر اس کی یہ بات بہت بار اور گراں گزری اور میں نبی کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے ان کو بلایا انھوں نے حضرت محمد سے بھی یہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبی نے فرمایا کہ بے شک تم کو اجر ہے جس کے تم امیدوار ہو۔
۱۵۱۷- عاصم سے بھی مذکور بالا حدیث اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

أَبْعَدَهُمْ إِلَيْهَا مَمْشَى فَأَبْعَدَهُمُ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْبَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنْتَظِرُ فِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ))

۱۵۱۴- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُحْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتَ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ جِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظُّلُمَاءِ وَفِي الرَّمْثَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنَزِلِي إِلَى حَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ))

۱۵۱۵- عَنْ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
۱۵۱۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُحْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَحَّشْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ جِمَارًا يَتَّبِعُكَ مِنَ الرَّمْثَاءِ وَيَتَّبِعُكَ مِنْ هَوَامِ الْأَرْضِ قَالَ أَمْ وَاللَّهِ مَا أَحْبَبُّ أَنْ يَنْتَنِي مُطْطَبٌ بَيْتِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَسَلَتْ بِهِ جِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ الْآجِرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ لَكَ مَا أَحْسَنْتَ))
۱۵۱۷- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۵۱۸- ابو الزبیر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے کہا کہ ہمارے لوگوں کے گھر مسجد کے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ ڈالیں اور مسجد کے قریب آ رہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روکا اور فرمایا کہ تمہارے لیے ہر قدم پر ایک درجہ ہے۔

۱۵۱۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کچھ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئی تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا کہ مسجد کے پاس اٹھ آویں اور یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہم کو پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ رہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! ہم نے چاہا تو ہے۔ تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (تاکہ ان کا ثواب ملے)۔

۱۵۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں اور کچھ قطعہ خالی تھے تو یہ خبر نبی کو پہنچی آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم اس فرمانے سے ایسے خوش ہوئے کہ وہاں سے اٹھ آئے سہ اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب: نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے

گناہوں کے مٹنے اور درجات کے بلند یوں کا بیان
۱۵۲۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر میں طہارت کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہو گئے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے۔

۱۵۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۵۱۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَتَقَرَّبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَهَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً)).

۱۵۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَّتِ الْبُقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ ((إِنَّهُ لَيَبْغِي أَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَأَلَوْا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ)).

۱۵۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبُقَاعُ خَالِيَةٌ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ)) فَقَالُوا مَا كَانَ يَسْرُنَا أَنَا كُنَّا تَحَوَّلْنَا.

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمَحِّي بِهِ

الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ

۱۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهُ إِجْزَاءً مِمَّا تَحُطُّ خَطِيئَةُ وَالْآخَرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً)).

۱۵۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

وسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

۱۵۲۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال گہری بہتی نہر کے مانند ہے جو کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ بار نہاتا ہو۔ حسن نے کہا کہ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گی۔

۱۵۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضیافت تیار کی ہر صبح اور شام میں۔

باب: صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت

۱۶۲۵- سہاک بن حرب نے کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے؟ انھوں نے کہا کہ بہت۔ پھر کہا کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زندہ کا اور بیٹھے تھے اور آپ مکرراتے رہتے تھے۔

۱۵۲۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل ۲۷۔

۱۵۲۷- سہاک سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں

وفي حديث بكر أنه سمع رسول الله ﷺ يقول ((أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء)) قالوا لا يبقى من درنه شيء قال ((فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا))

۱۵۲۳- عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غُفْرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ شَيْءٌ قَالَ ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا))

۱۵۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((مِنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كَلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ))

بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

۱۵۲۵- عَنْ سَهَّالِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ أَتُحَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ أَوْ الْعَدَاةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَاخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَسَمُّونَ

۱۵۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا

۱۵۲۷- عَنْ سَهَّالِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولِ

نے ”حسنا“ کے لفظ نہیں کہے۔

حسنا۔

۱۵۲۸- عبد الرحمن بن مہران جو موتی ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہر میں پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

۱۵۲۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَبُّ الْمَلَاةِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَنْفَضُ الْمَلَاةِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا)) .

باب: امامت کا مستحق کون ہے؟

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۱۵۲۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امام ہو جائے اور امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو۔

۱۵۲۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمُّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ)) .

۱۵۳۰- قتادہ سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۳۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۱۵۳۱- ابو سعید بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۱- عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۵۳۲- ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے۔ شیخ نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا یعنی جس کی عمر زیادہ ہو۔

۱۵۳۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِن كَانُوا فِي الْفِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَةِ فَإِن كَانُوا فِي السُّنَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِن كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَوْمُنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رَوَاتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِينًا .

۱۵۳۳- اعش سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۱۵۳۴- ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو۔ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

۱۵۳۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِن كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً

(۱۵۲۸) ☆ بازاروں میں شیطان کا جھنڈا اکڑاتا ہے گالی گلوچ ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور فسق و فجور کا زور دیتا ہے بخلاف اس کے مسجدوں میں ذکر الہی، نماز، روزہ، زہد و عبادت اور خوف خدا کا چرچا رہتا ہے۔

ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو اور کسی کی امامت نہ کرے اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند پر اس کے گھر میں جب تک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اس کی اجازت ہے۔

۱۵۳۵- مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم جوان ہم عمر تھے اور میں دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ نہایت مہربان اور نرم تھے۔ آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہو گئے تو آپ نے پوچھا کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں سے؟ اور ہم نے آپ کو خبر دی جب آپ نے فرمایا تم اپنے دیس کو لوٹ جاؤ اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ بتاؤ پھر جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کا ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۱۵۳۶- اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔
۱۵۳۷- مالک بن حویرث ابو سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور ہم جوان تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۵۳۸- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور میرا ایک رفیق نبی ﷺ کے پاس آئے۔ پھر جب ہم نے آپ کے پاس سے لوٹنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور تم میں کا جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔
۱۵۳۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

فَلْيَوْمُهُمْ أَفْئِدُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَوْمُهُمْ أَكْبَرُهُمْ مَبْنًى وَلَا تَوْفُنَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِيهِ وَلَا تَجْلِسَ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ يَأْذِنَهُ)).

۱۵۳۵- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عَنْدهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَظَنُّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ((ارجعوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنَ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

۱۵۳۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
۱۵۳۷- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَابِ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَا جَمِيعَا الْحَدِيثِ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْيَةَ.

۱۵۳۸- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا ((إِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيُؤْمَكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).
۱۵۳۹- عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَدَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ.

(۱۵۳۵) ☆ اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہو اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہذا آپ نے ان کو بھی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ وَاسْتِحْبَابُهُ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانُ أَنَّ مُحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ

وَاسْتِحْبَابُ الْعَرَبِ

۱۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيَكْبِرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رِيعةٍ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِينِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْفَنَ لِحَيَاتِنَا وَرِعْلًا وَذُكُورًا وَعَصِيَّةَ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ثُمَّ بَلَّغْنَا أَنَّهُ نَزَلَتْ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

باب: جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے قنوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے اور اس کا محل و مقام آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے اور صبح کی نماز میں قنوت پر دوام مستحب ہے

۱۵۴۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے تو سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنی دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے آخر تک یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی۔ اے ہمارے رب! سب تعریف تجھ ہی کو ہے۔ پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ریحہ کو (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھ میں تھے) اور نجات دے مومنوں میں سے ضعیف لوگوں کو (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دے پڑے) یا اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی سختی سے روندھ دے اور ان پر یوسف کے زمانہ کی طرح قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لیمان اور رعل اور ذکوان اور عصبہ پر (جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی)۔ پھر ہم کو خبر پہنچی کہ آپ نے یہ بددعا موقوف کی جب یہ آیت اتری لیس للک الایۃ یعنی اے نبی! تم کو اس کام میں کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

(۱۵۴۱) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے قنوت کا دائمی استحباب ثابت ہوا اور اس کا محل آخری رکعت کے رکوع کے بعد معلوم ہوا اور ہجر کا استحباب بھی ثابت ہوا جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہی ہے کہ نماز صبح میں قنوت پر دوام مسنون ہے۔ باقی رکعتوں میں قنوت پڑھنا اور نماز میں اس میں تین قول ہیں صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب بلائے عام نازل ہو جیسے اعدائے دین کا غلبہ یا قحط ہو تو تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور انہیں تو نہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حالتوں میں قنوت پڑھے یعنی دباؤ وغیرہ ہو یا نہ ہو۔ میرا قول یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ پڑھے۔ مگر صحیح ہے

۱۵۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں ”کسنی یوسف“ تک اور اس کے بعد ذکر نہیں فرمایا۔

۱۵۴۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبیؐ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اپنی قنوت میں کہتے یا اللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ دے عیاش بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ دے ضعیف مومنوں کو یا اللہ (قیل) مضر کو حتیٰ سے رد نہ ڈال یا اللہ ان پر یوسفؑ کے زمانہ جیسا قحط ڈال۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ پر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس کے بعد آپ نے دعا چھوڑ دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ کو دیکھتا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو کہ جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی کافروں کے پاس سے چھوٹ آئے)۔

۱۵۴۳- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھاتے ہوئے سجدہ سے پہلے جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو دعا فرمائی اے اللہ نجات دے عیاش ابن ربیعہ کو پھر راوی نے حدیث امام اوزاعی کی طرح ”کسنی یوسف“ تک بیان کی اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۴- ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ واللہ میں تمہارے ساتھ ادا کروں نماز جو رسول اللہؐ کی نماز کے قریب قریب ہو۔ پھر ابو ہریرہؓ ظہر اور عشاء اور صبح میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا

۱۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ إِيْلَى قَوْلِهِ ((وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسْنَى يَوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ)) .

۱۵۴۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) يَقُولُ فِي قَنَوْتِهِ ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سَيْنَى كَسْنَى يَوْسُفَ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدَ فَقُلْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ قَلِيلٌ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا .

۱۵۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتِمُّمَا هُوَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَالَ قِيلَ أَنْ يَسْجُدَ ((اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادٍ حَدِيثَ الْأَوْزَاعِيِّ إِيْلَى قَوْلِهِ ((كَسْنَى يَوْسُفَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ .

۱۵۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأَقْرَبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنَتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

اور وہی پہلا قول ہے اور یہ ابن اس میں مستحب ہے اور قنوت ختم کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ نہ بھیرے اور بعضوں نے ہاتھ بھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھ بھیرنے کو سب نے مکروہ کہا ہے اور ارمیہ ماورہ میں سے جو دعائی چاہے پڑھے۔

کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

۱۵۴۵- انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر بددعا کی جنہوں نے میرے معونہ کے لوگوں کو قتل کیا تھا میں دن تک (یعنی تیس دن تک بددعا کی)۔ بددعا کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لیان اور عصبہ پر کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مقتولوں شہیدوں کے حال میں قرآن اتارا جو میرے معونہ پر قتل ہوئے تھے۔ ہم نے اس آیت کو اسی قرآن کی طرح پڑھا پھر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی ہماری طرف سے ہماری قوم کو بشارت پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ بھی راضی ہوا ہم سے اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

۱۵۴۶- محمد نے کہا کہ میں نے انس سے کہا کہ رسول اللہ صبح کی نماز میں قوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بعد رکوع کے تھوڑی دیر۔

۱۵۴۷- انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قوت پڑھا رعل اور ذکوان کے لیے بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصبہ نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک مہینہ تک قوت پڑھا بددعا کرتے تھے آپ نبی عصبہ کے قبیلہ پر۔

۱۵۴۹- عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ انہوں نے کہا کہ پہلے۔ میں نے کہا کہ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد

وَصَلَاةَ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ
۱۵۴۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْرُ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصْبَةَ غَصَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْرُ مَعُونَةَ قُرْآنًا قُرْآنًا حَتَّى نَسِخَ بَعْدُ أَنْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيْنَا عَنْهُ وَرَضِينَا عَنْهُ.

۱۵۴۶- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسْمُو.

۱۵۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ ((غُصْبَةُ غَصَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)).

۱۵۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصْبَةَ.

۱۵۴۹- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ الْقَنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ

(۱۵۴۵) ☆ میرے معونہ یعنی عاصم اور بنی سلیم کے درمیان ایک زمین کا نام ہے۔ وہاں آپ نے قرآن کے ستر قاری بھیجے تھے۔ کافروں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا مفصل قصہ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب القراءات میں آئے گا۔

قوت پڑھا ہے تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قوت پڑھا آپ ان لوگوں پر بدعا کرتے تھے جنھوں نے آپ کے چند اصحاب کو قتل کر دیا تھا جنھیں قاری کہا جاتا تھا۔

۱۵۵۰- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے اس قدر غصہ ہوتے بھی نہیں دیکھا جس قدر ان ستر صحابیوں کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے کہ جو قاری کہلاتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر ان کے قاتلوں پر بدعا کرتے رہے۔

۱۵۵۱- اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

۱۵۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مہینہ قوت میں رعل ذکوان اور عصفیہ پر لعنت کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۵۳- اس سے ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۱۵۵۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قوت پڑھا اور عرب کے کئی گھرانوں پر بدعا کی پھر چھوڑ دیا۔

۱۵۵۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب میں قوت پڑھتے تھے۔

۱۵۵۶- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فجر اور مغرب کی نماز میں قوت پڑھا۔

۱۵۵۷- خفاف بن ایام غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں فرمایا یا اللہ لعنت کر بنی لحيان اور ذکوان اور عصفیہ پر کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَتَلَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَذْعُو عَلَى أَنَسٍ قَتَلُوا أَنَسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقَرَاءُ

۱۵۵۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّ عَلَى سِرِّيَّةٍ مَا وَحَدَّ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بَيْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُذْعَوْنَ الْقَرَاءُ فَمَكَتْ شَهْرًا يَذْعُو عَلَى قَتْلِهِمْ.

۱۵۵۱- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۱۵۵۲- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصْفِيَّةَ عَصَاوَا اللَّهُ وَرَسُولَهُ.

۱۵۵۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحَوِهِ.

۱۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا يَذْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.

۱۵۵۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْتُلُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

۱۵۵۶- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۷- عَنْ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ ((اللَّهُمَّ اغْنِ نَبِيَّيَ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ

رسول کی نافرمانی کی۔ غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتوں سے بچائے۔

۱۵۵۸- حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یا اللہ لعنت کر بنی لیمان پر اور رعل اور ذکوان پر۔ پھر سجدہ میں گئے۔ خفاف نے کہا کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

۱۵۵۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے ان الفاظ کے کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

باب: قضا نماز کا بیان اور ان کو جلد پڑھنے کا

استحباب

۱۵۶۰- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خیبر سے لوٹے۔ ایک رات کو پہلے یہاں تک کہ جب آپ اوٹھنے لگے آخر شب میں تو اتر پڑے اور بلا لے کر کہا کہ تم ہمارا سپردہ دو آج کی رات تو بلا نماز پڑھتے رہے جتنی کہ ان کی تقدیر میں تھی اور رسول اللہ ﷺ سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو بلا لے کر نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی اونٹنی پر بیکہ لگایا اور ان کی آنکھ لگ گئی۔ پھر نہ تو رسول اللہ ﷺ ہی جاگے اور نہ بلا لے اور نہ اور کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے یہاں تک کہ ان پر دعویٰ پڑی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے جاگے اور گھبرائے اور فرمایا بلا لے تو بلا لے نے عرض کی کہ مری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا۔ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانکو پھر تھوڑی دیر اونٹوں کو ہانکا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلا لے کو حکم کیا اور بلا لے نے نماز کی تکبیر کہی اور نبیؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر جب

وَعَصِيَّةٌ غَضَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۱۵۵۸- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ خُفَّافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَّافٌ بْنُ يَتَاءٍ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((غَفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةٌ غَضَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لَيْحَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ)) ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَّافٌ فَجَعَلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ.

۱۵۵۹- عَنْ خُفَّافِ بْنِ يَتَاءٍ بِعِيْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجَعَلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ.

بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ

تَعْجِيلِ قَضَائِهَا

۱۵۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرٍ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَسَهُ الْفُكْرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ ((اكْمَلْ لَنَا اللَّيْلَ)) فَصَلَّى بَلَالٌ بِمَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنْدَ بَلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِيهِ مُوَاجِهَةً فَفَلَّتْ بَلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى رَاحِلَتِيهِ فَلَمْ يَسْتَقِظْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا بَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمْ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَهُمْ اسْتِيقَظُوا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّ بَلَالٍ)) فَقَالَ بَلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبْيِ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا وَوَجَّهْتُمْ خِيَّتًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ

نماز پڑھ چکے تو فرمایا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لیوے جب یاد آئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے اقم الصلوۃ للذکری یعنی قائم کرو نماز یادداشت کے لیے۔

۱۵۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شب ہم آخرات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی ٹیکل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا۔ پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر ہو گئے)۔ پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور یعقوب نے سجدہ کی بجائے صلی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی۔

۱۵۶۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ تم آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو گے اگر خدا نے چاہا توکل میں پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپ کے بازو کی طرف تھا اور آپ آگٹھنے لگے اور اپنی سواری پر سے بچکے (یعنی غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکہ دیا (تاکہ گر نہ پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی پھر آپ مجھے اور میں نے پھر ٹیکہ دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا۔ پھر ایک بار بہت بچکے کہ اگلے دوبار سے بھی زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑیں پھر میں آیا اور آپ کو روک دیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ ابو قتادہ۔ آپ نے فرمایا کہ تم کب

بَلَا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ ((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ)) قَالَ أَوَيْمُ الصَّلَاةَ لَذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَأُهَا لِلذِّكْرِ.

۱۵۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَسْتَقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلُ حَضْرَتِنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ)) قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالنَّاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَحَدَ سَحَدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ أُمِيتَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

۱۵۶۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ النَّاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدَا)) فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْتَهَارَ اللَّيْلُ وَأَتَانَا إِلَى حَنْبِهِ قَالَ فَتَعَسَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْنَاهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَفْتُهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَفْتُهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مِثْلَةَ هَبِي أَشَدُّ مِنْ الْمِثْلَتَيْنِ الْاُولَتَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْحَبِلُ فَأَتَيْنَاهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مِنْ هَذَا)) قُلْتُ

أَبُو قَتَادَةَ قَالَ ((مَتَى كَانَ هَذَا مَسْبُوكًا مِنِّي)) قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسْبُورًا مِنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ ((حَفِظْتُكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتُكَ بِهِ نَبِيَّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ)) قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرٌ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةً رَكِبَ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا)) فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقَعْنَا فَرَعَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((ارْكَبُوا)) فَارْكَبْنَا فَمَرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِبَيْضَاءٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَضُوءًا دُونَ وَضُوءٍ قَالَ وَبَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ ((احْفَظْ عَلَيْنَا مِصْرَاتَكَ فَتَكُونُ لَهَا نَبَأًا)) ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَحَجَلْنَا بَعْضُنَا بَعْضٍ إِلَى بَعْضٍ مَا كَثَرَاةٌ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ ((أَمَا لَكُمْ فِي أَسْوَةِ)) ثُمَّ قَالَ ((أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النُّومِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهَ لَهَا فَإِذَا

سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے پھر آپ نے فرمایا تم ہم کو دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پھر آپ نے فرمایا تم کسی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پھر کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ راہ سے ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگا دینا)۔ پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور دھوپ آپ کی پیٹھ پر آگئی پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لونا منگو لیا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پھر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اس کی ایک عجیب کیفیت ہوگی پھر بلالؓ نے نماز کی اذان کہی اور نبیؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور دیے ہی ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے ہیں اور آپ بھی اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتارا ہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کا پیشوا نہیں ہوں؟ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ نماز کا دوسرا وقت آجائے (یعنی جاگنے میں قضا کر دے) پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی نماز قضاء ہو جائے) تو لازم ہے کہ جب ہو شیار ہو ادا کرے پھر جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقات متعینہ پر ادا کرے (یعنی یہ نہیں

کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے) پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا؟ پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبیؐ کو نہ پایا تب ابو بکر اور عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہو گئے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمرؓ کی بات مانتے تو سیدھی رو پاتے (یہ خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دے دی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا بیلا لاؤ اور وہ لاؤ اسکو لایا اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالنے لگے اور ابو قتادہؓ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لونا بھر ہی ہے تو لوگ گرے اس پر (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تو خوار ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں)۔ تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو تم سب سیراب ہو جائے گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا (راوی نے) کہا کہ پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پیئیں اے رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا۔ (راوی نے) کہا پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پہنچے۔ (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ بن ربیع نے کہا کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع مسجد میں کہ عمران بن حصینؓ نے کہا کہ غور کرو، اے جوان اچھے کہ تم کیا کہتے ہو اس لیے کہ میں بھی اس رات کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم اس بات سے خوب واقف ہو گے۔ انھوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ میں نے

كَانَ الْغَدَ فَاِيَصْنَعُهَا عِنْدَ وَفَيْتَهَا)) ثُمَّ قَالَ ((مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ)) ثُمَّ قَالَ ((اصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخْلِفْكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَإِنْ بَطِغُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشِدُوا)) قَالَ فَاتَّبَعْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَرَحِمَى كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ ((لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((أَطْلِقُوا لِي غَمَرِي)) قَالَ وَدَعَا بِالْبَيْضَاءِ فَحَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْتَبِيهِمْ فَلَمْ يَغْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْبَيْضَاءِ تَكَابَوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَبْرِي)) قَالَ فَفَعَلُوا فَحَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْتَبِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَمَرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبًا)) قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ فَاتَى النَّاسُ الْمَاءَ حَامِينَ رَوَاءَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأَخَذْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْحَامِصِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تَخَذْتُ فَإِنِّي أَخَذْتُ الرَّكْبِ بِلُكِ اللَّيْلَةِ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَغْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ

کہا کہ میں انصار میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا تو تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی جب عمرانؓ نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا سو ایک رات شب کو ہم چلے یہاں تک کہ جب آخری رات ہوئی اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک دھوپ نکل آئی۔ سو سب سے پہلے ابو بکرؓ جاگے اور ہماری عادت تھی کہ ہم نبی کو نیند سے نہیں جگاتے تھے (کہ شاید دنی نہ اتری ہو) جب تک کہ آپ خود نہ جاگیں۔ پھر حضرت عمرؓ جاگے اور نبی کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جاگے پھر جب آپ نے سر اٹھایا اور سورج کو دکھایا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اس سے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے؟ اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی مجھے جنابت ہو گئی ہے؟ سو اس کو نبی نے حکم دیا تو اس نے خاک پر تنہم کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی ڈھونڈیں اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے۔ پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں پیروں پر لٹکائے دو پکھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہے

قُلْتُ مِنَ الْانْصَارِ قَالَ حَدَّثْتُ فَأَنْتُمْ أَغْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ بِنْتُكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتَهُ. (۱)

۱۵۶۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَذَلُّنَا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَحْدِهِ الصُّبْحُ عَرَّشْنَا فَعَلَّيْنَا أَعْيُنَنَا حَتَّى بَزَغَتْ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نَوْقُظُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ((ارْتَحِلُوا)) فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتْ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ((فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَصَلِّيَ مَعَنَا)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمُ بِالصَّيْغَةِ

(۱۵۶۲) ☆ نوٹنی نے کہا کہ اس حدیث میں رسول اللہ کے کئی مجزوعہ مذکور ہوئے ایک یہ کہ آپ کا خبر دینا کہ اس لوٹنے سے عجیب کیفیت ظاہر ہوگی اور دریاہی ہوا کہ سیکڑوں آدمی اس سے سیراب ہو گئے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑے پانی کا بہت ہو جانا۔ تیسرا آپ کا یہ فرمانا کہ تم سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا۔ چوتھا آپ کا یہ خبر دینا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یوں کہا اور لوگوں نے یہ کہا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ پانچواں یہ کہ آپ نے خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہنچو گے اور ایسا ہی ہوا۔

(یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ بہت دور ہے تم کو پانی نہیں مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ تیرے گھروالوں سے پانی کتنی دور ہے؟ اس نے کہا کہ ایک دن رات کا راستہ ہے۔ پھر ہم نے کہا جا مل تو رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ کیا ہیں؟ غرض کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے آئے اور آپ نے اس کا حال پوچھا۔ سو اس نے آپ کو اس کے حال سے خبر دی جیسی اس نے خبر دی تھی ہم کو اور کہا کہ وہ یتیموں والی ہے اور اس کے پاس کئی بچے بن باپ کے ہیں۔ غرض آپ نے فرمایا کہ اس کے اونٹ کو بٹھایا جائے سو وہ بٹھایا گیا اور آپ نے اس پکھالوں کے اوپر کے دھانوں میں کھلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا۔ پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور چھانگلیں بھر لیں اور جس ریش کو جنابت تھی ان کو بھی نبھولیا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کی پکھالیں ویسی ہی پانی سے چھٹی پڑتی تھیں۔ پھر فرمایا تم میں سے جس کے پاس کچھ ہو لاؤ۔ سو ہم نے بہت سے ٹکڑوں اور کھجوروں کو جمع کیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھ لی اور اس نیک بخت سے فرمایا کہ یہ لے جا اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ نہیں گھٹایا۔ پھر جب وہ اپنے گھر پہنچی تو کہنے لگی کہ آج میں اس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہ یہ گزرا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کاؤں بھر کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے۔

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ایک رات

فَصَلَّيْتُ ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي رَكْعَةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِأَمْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رَحْلُهَا بَيْنَ مَرَاذِينِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَتَيْتُهَا أَتَيْتُهَا لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةٌ يَوْمٌ وَلَكِنَّهُ قُلْنَا انْصَلْبِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نَمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْظَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرْتَنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتَمَةٌ لَهَا صَبِيحَاتٌ أَتَيْنَا فَأَمَرَ بِرَأْوِيهَا فَأَبِيحَتْ فَصَجَّ فِي الْغُرْلَتَيْنِ الْعُلْيَاوَتَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَأْوِيهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عَطِشًا حَتَّى رَوَيْنَا وَمَلَأْنَا كُلُّ قَرْبَةٍ مَمْنًا وَإِدَاوَةً وَغَسَلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَا لَمْ يَنْسُقْ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْصَرِّجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَرَاذِينَ ثُمَّ قَالَ ((هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ)) فَحَمَمْنَا لَهَا مِنْ كِسْرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صَرَّةٌ فَقَالَ لَهَا ((أَذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ وَاعْلَمِي أَنَا لَمْ نَزُأْ مِنْ مَائِكَ)) فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتٌ وَذَيْتٌ فَهَذِي اللَّهُ ذَاكَ الصَّرْمَ يَبْلُغُ الْمَرَأَةَ فَأَسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا. (۲)

۱۵۶۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ

(۱۵۶۳) ☆ اس حدیث میں براہ معجزہ ہے رسول اللہ کا اور بیان ہے آپ کی نرم دلی اور آپ کی سخاوت کا اور پانی نہ ملنے کے وقت حیم کے جواز کا اور یہ بھی کہ جنہی کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے ایسا پڑنا کہ جس پڑنے سے مسافر کو کوئی لینا مزید ار نہیں۔ پھر نہ جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کے (یعنی جو ابھی اوپر گزری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے۔ غرض انھوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بلند آواز سے جاگ اٹھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے تو لوگوں نے اپنا حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی۔

عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَرَيْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبِيلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوُقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمَسَافِرِ أَهْلَى مِنْهَا فَمَا أَتَقَفْنَا إِلَّا حَرَّ الشَّمْسِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بَنَحْوِ حَدِيثِ سَلَمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَخْوَفَ حَلِيلًا كَبِيرٍ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا)) وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ.

۱۵۶۵- ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران سفر پڑاؤ ڈالنے اور رات ہوئی تو دائیں کروٹ لیٹے اور اگر صبح سے کچھ پہلے پڑاؤ ڈالنے تو بازو کو کھڑا کر کے پھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے۔

۱۵۶۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَسَ قُبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفِهِ.

۱۵۶۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کر لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔

۱۵۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ)) قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمَّ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي.

۱۵۶۷- انس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور یہ الفاظ ”لا كفارة لها الا ذلك“ کا ذکر نہیں۔

۱۵۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ)).

۱۵۶۸- انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز بھول جائے یا سویرا ہے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اس کو جب یاد آئے پڑھ لیا جائے۔

۱۵۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

۱۵۶۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۵۶۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ((إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنْ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُكْرَى))
 علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے۔



کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا مسافر کی نماز کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

باب: مسافر کی نماز

۱۵۷۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دور رکعت میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھا دی گئی۔

۱۵۷۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأَقْرُتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

۱۵۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ نے فرض کی نماز دو دور رکعت پھر بڑھا دی حضر میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی۔

۱۵۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فُرِضَ اللَّهُ الصَّلَاةُ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَتْهَا فِي الْحَضَرِ فَأَقْرُتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

۱۵۷۲- اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ زہری نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنی ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھیں)؟ تب انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے وہی تاویل کی جو تاویل کی

۱۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرُتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأَبْتَمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تَتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا

(۱۵۷۰) ☆ نو دہی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز نہیں اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ آنحضرت اور آپ سے منہ کا فعل یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ دو امتیں دلیل ہیں جن میں مذکور ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہ جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور اللہ کے اس قول کے ظاہر کی معنی بھی یہ ہیں فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة۔ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انھوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی جو ارادہ کرے کہ انکی دو رکعت پراقتدار کرے۔ اور ہم جو اہتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت عثمانؓ نے (یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں)۔

۱۵۷۳- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبِلُوا صَدَقَتَهُ)) .

۱۵۷۳- یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تم کو کہ کافر لوگ ستادیں گے اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضروری ہے؟) تو انھوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے تم کو تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

۱۵۷۴- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۱۵۷۴- یعلیٰ بن امیہ نے عمر بن خطاب سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

۱۵۷۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۵- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعت مقرر کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

۱۵۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۶- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر مسافر کے لیے دو رکعت مقیم کے لیے چار اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی۔

۱۵۷۷- عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ

۱۵۷۷- موسیٰ بن سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں (یعنی سفر میں) اور امام کے

(۱۵۷۳) ☆ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہیں۔

(۱۵۷۵) ☆ خود ہی نے کہا کہ سلف کے ایک گروہ نے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت ادا کی ہے۔ چنانچہ حسن اور شجاع اور اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ حلوۃ خوف صلوۃ امن کے برابر ہے یعنی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ایک رکعت ان لوگوں کے نزدیک کسی حال میں روا نہیں اور انھوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لی جاتی ہے جیسا کہ روایات صحیحہ میں نماز خوف کا انداز رسول اللہؐ سے مروی ہے اور اس تاویل سے ان حدیثوں میں اور اس قول میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

ساتھ نماز نہ ہو تو کسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کر لی سنت ہے ابو القاسم کی (آنحضرت کی کینت ہے)۔

۱۵۷۸- اس سند سے قتادہ نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۱۵۷۹- حفص بن عاصم نے کہا کہ میں کہہ کر راہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا تو انھوں نے ہم کو ظہر کی دو رکعت پڑھائیں۔ پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا سنتیں پڑھتے ہیں۔ انھوں نے کہا مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز پوری پڑھتا (یعنی فرض پورا کرتا)۔ پھر کہا اے میرے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا تو آپ نے دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی اور ابو بکرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے دو رکعت سے زیادہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے دو سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۰- حفص نے کہا کہ میں ایک بار بیمار ہوا اور ابن عمرؓ میری بیماری پر سی کو آئے تو میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے پڑھنے کے

إِذَا لَمْ أَصَلَّ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سَنَةِ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۷۹- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْيَقَافَةُ نَحْوُ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَحْبَبِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۸۰- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرَضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يُعَوِّذُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ

(۱۵۷۹) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علماء نے اسے مکروہ کہا ہے۔ چنانچہ ابن عمر کا وارد دیگر علماء کا مذہب یہی ہے اور امام شافعی اور جہور نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ جو کہ حضرت عثمانؓ نے آخر عمر تک دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں حالانکہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے سو تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اپنی خلافت کے سبب برس بعد نماز کو پورا پڑھنے لگے اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہوئے ہیں اور یہ پورا پڑھنا ان کا مٹی میں تھابی غیر مٹی میں وہ بھی دو پڑھتے رہے۔ پس عبد اللہ بن عمرؓ نے شاید یہ مروی کہ غیر مٹی میں دو ہی پڑھتے تھے۔

السُّبْحَةُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِيحٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۸۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِبَنِي الْخَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ.

بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں رہا اور کبھی آپ کو سنت پڑھتے نہیں دیکھا۔ اگر مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے کرتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِبَنِي الْخَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۸۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِبَنِي الْخَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔

۱۵۸۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِبَنِي الْخَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۸۳- عَنِ يَحْيَى بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ فِي نَاسِ بْنِ مَالِكٍ سِوَهُمَا قَرَأَ كَالْحَلِيفَةِ فِي غَزَاةٍ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ أَوْ ثَلَاثَةَ فَرَسِيخٍ شُعْبَةَ الثَّلَاثِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۸۳- عَنِ يَحْيَى بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ فِي نَاسِ بْنِ مَالِكٍ سِوَهُمَا قَرَأَ كَالْحَلِيفَةِ فِي غَزَاةٍ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ أَوْ ثَلَاثَةَ فَرَسِيخٍ شُعْبَةَ الثَّلَاثِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

یحییٰ بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے نماز قصر کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین میل یا تین فرسخ نکلے 'شعبہ کو اس میں شک ہے' تو دو رکعت پڑھتے۔

(۱۵۸۱) ☆ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضوں نے کہا سات میل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خلو، چھوٹا ہو، خلو بڑا، قصر جائز ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضروری ہے اور انھوں نے آثار صحابہؓ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یوں دیا ہے کہ ذوالحلیفہ میں جب آپ تشریف لائے تو حج کا داروہ تھا۔ غرض کہ وہ معجائے سفر نہ تھا بلکہ آپ کا داروہ مکہ کا تھا اور شروع ہوتا ہے قصر جب کہ مسافر اپنے شہر کے مکانوں سے باہر ہو جائے اور آبادی کی حد سے نکل جائے یا اہل خید اپنے خیموں سے باہر ہو جائیں۔ مگر ایک ضعیف روایت میں امام مالکؒ سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ جائے قصر روا نہیں ہے۔ عطائے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے سے پیشتر بھی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اس دن کی رات جب تک نہ آئے جب تک قصر روا نہیں ہے۔ مگر یہ سب روایتیں سلف و خلف کے اتفاق کے خلاف ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور سفر کی کوئی حد روایت صحیح شارع سے مروی نہیں ہے اور ظاہر یہ کہ مذہب کی بنیاد بہت روایات معلوم ہوتی ہیں۔

تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز

(۱۵۸۳) ☆ میل اونٹ کے چار ہزار قدم ہیں اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا ہے اور صاحب سراج نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا ہے اور فرسخ تین میل کو کہتے ہیں اور مروان بن الحکم نے کہا ہے کہ جب ہستی سے تین میل دور ہو جاتے تب قصر کرتے۔ مگر یہ روایات قرآن کے خلاف ہیں اس لیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی ہستی سے باہر ہو مسافر کہلایا خواہ ایک میل بھی نہ گیا ہو۔ پس اس کو قصر روا ہو گیا ہے۔

۱۵۸۴- عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۱۵۸۵- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْبَادِ وَقَالَ عَنْ ابْنِ السَّمْطِ وَلَمْ يَسْمَ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا ذُوَيْبِينَ مِنْ جَمْعِ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا.

۱۵۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

۱۵۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُيْلِ حَدِيثٍ مُشْتَبِهٍ.

۱۵۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۵۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُيْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.

۱۵۸۳- جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انھوں نے دو رکعت پڑھیں۔ میں نے انہیں ٹوکا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں اور میں نے ان کو ٹوکا تو انھوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۸۵- شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کیا اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دوین کہتے ہیں اور وہ جمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا)۔

۱۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے۔ میں نے کہا کہ مکہ میں کب تک رہے؟ کہا دس روز۔

۱۵۸۷- انس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۱۵۸۸- یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ سے حج کے لیے نکلے۔ آگے وہی حدیث ہے۔

۱۵۸۹- انس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور حج کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۳۸۲) اس حدیث میں چھ الوداع ذکر ہے اور آپ جو شخص تاریخ مکہ میں داخل ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو سخی روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہنچے اور دسویں کو پھر منی میں لوٹ کر آئے اور گیارہویں بارہویں وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ گئے اور چودھویں کو مدینہ روانہ ہوئے۔ غرض کہ مکہ اور اس کے گرد و سب مل کر دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے مکہ سفر کی قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا رہے۔ اس لیے کہ جب نکلے اور داخل ہوئے کا دن نہ ہو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے اور امام شافعی اور جہور کا یہی مذہب ہے۔

باب: منیٰ میں نماز قصر کرنے کا بیان

۱۵۹۰- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ وغیرہ میں مسافر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب نے دو رکعتیں ادا کیں اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں ہیں پھر پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

۱۵۹۱- زہری سے یہی حدیث روایت ہے۔ انہوں نے ”یعنی“ کا لفظ بولا ہے مگر ”وغیرہ“ نہیں بولا۔

۱۵۹۲- تابع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکرؓ نے آپؐ کے بعد اور عمرؓ نے ابو بکرؓ کے بعد اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں۔ پھر عثمانؓ چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۵۹۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز مسافر کی پڑھی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی آٹھ برس تک یا کہا کہ چھ برس تک۔ حفصؓ نے کہا کہ ابن عمرؓ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آجاتے۔ تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا کاش کہ آپ بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے (یعنی سنت کی)۔ انھوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

۱۵۹۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے مگر اس میں منیٰ کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى

۱۵۹۰- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمَنَى وَغَيْرِهِ رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثْمَانُ رَكَعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

۱۵۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بَعَثَنِي وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ

۱۵۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۹۳- عَنْ عُثْبَةَ بْنِ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثْمَانُ ثَمَانِي سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتٍّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمَّ لَوْ صَلَّيْتُ بَعْدَهُ رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ.

۱۵۹۵- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمَنَى وَلَكِنْ قَالَ صَلَّى فِي السَّفَرِ.

۱۵۹۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بَعْنِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْنِي رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بَعْنِي رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْنِي رَكَعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَانِ مُتَقَبِّلَتَانِ.

۱۵۹۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۸- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِي أَمَّنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۹۹- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْنِي وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فِي حِجَةِ الْوَدَاعِ. قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِأُمِّهِ

۱۵۹۶- عبد الرحمن بن زید نے کہا ہمارے ساتھ عثمانؓ نے منیٰ میں نماز چار رکعت پڑھی اور اس کا ذکر کسی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کیا تو انھوں نے کہا نا للہ وانا الیہ راجعون، پھر کہا میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابو بکرؓ کے ساتھ دو رکعت۔ منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطابؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا۔

۱۵۹۷- اعش سے بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۸- حارث بن وہب نے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان سے تھے اور زیادہ (یعنی کچھ خوف نہ تھا)۔

۱۵۹۹- حارث بن وہب خزاعی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ لوگ بہت تھے۔ پھر آپ نے حجۃ الوداع میں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ مسلم نے کہا حارث بن وہب خزاعی عید اللہ بن عمر بن خطاب کے بھائی ہیں اور عید اللہ اور حارث دونوں کی ماں ایک ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ

باب: بارش میں گھر میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۶۰۰- نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے نماز کی اذان دی ایک رات میں

۱۶۰۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ

(۱۵۹۶) ☆ دودئی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کو یہ مخالفت حضرت عثمانؓ کی رسول اللہؐ سے بری معلوم ہوئی باوجود اس کے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے نزدیک پوری پڑھنا روا ہے مگر مخالفت کی آنحضرتؐ کی اور ابو بکرؓ کی ان کو پسند نہیں آئی۔

ترجمہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے۔ ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے حالانکہ بکثرت صحابہؓ سے ایسے امور مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے اس لیے کہ افعال کا مسنون ہونا یہ خاصہ ہے رسول اللہؐ کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين یہاں سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہؐ کی مراد ہے کہ جس طرح خلفاء اس کے پابند رہے ہیں اور جس کے اسی طرح تم بھی پابند رہو نہ یہ کہ ان کا فعل ہم پر سنت ہو جائے۔ ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفائے راشدین سے ہوئے ہیں کچھ معنی نہیں رکھتا تھا۔

(۱۶۰۰) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک جماعت جائز نہیں۔

کہ سردی اور آندھی کی رات تھی۔ تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ موزن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی کی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہہ دیا کرو پکار کر گھروں میں نماز پڑھو۔

۱۶۰۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی نماز کی ایسی رات میں کہ اس میں سردی اور ٹھنڈی ہوا تھی اور بارش تھی پھر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ موزن کو حکم دیتے تھے کہ جب سردی کی اور مینہ کی رات ہو سفر میں کہ لوگوں کو پکار دیوے کہ اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

۱۶۰۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے خیمان میں نماز کے لیے اذان دی پھر یہ لفظ بولے ”الا صلوا فی رحالکم“ اس میں دوسرا جملہ نہیں دہرایا۔

۱۶۰۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جس کا بی چاہے وہ اپنے بستر پر نماز پڑھ لے۔

۱۶۰۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موزن سے کہا جس دن مینہ تھا کہ جب تم شہادتیں کہہ چکسو علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ کہو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ تو لوگوں کو یہ بات نئی معلوم ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہوا یہ تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ نے)۔ جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہیں تکلیف دوں اور تم کچھ اور بھلسن میں چلو۔

۱۶۰۵- عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بارش اور کچھ

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ.

۱۶۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتَ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ.

۱۶۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَخْنَانٍ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

۱۶۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَطَرْنَا فَقَالَ ((لِيَصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ)).

۱۶۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَشْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ أَتَعْبَتُونَ مِنْ ذَلِكَ فَعَلْ ذَلِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُعْرِجَ حُكْمَ قَوْمٍ فِي الطَّيْنِ وَالذُّخْنِ.

۱۶۰۵- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ

فِي يَوْمٍ ذِي رَذَا وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْفٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَاصِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ.

۱۶۰۶- عَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۱۶۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَذُنُ مُؤَذِّنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْفٍ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمُشُوا فِي الدَّخْضِ وَالرَّزْلِ.

۱۶۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

۱۶۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي

(۱) مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ حدیث عبید بن حمید نے ان سے احمد بن حنبل نے ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا کہ حکم کیا ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے روزینہ کے دن مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔

(۱۶۰۸) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ سبب ہینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے اور شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

دن بارش والے روز یہ حکم دیا اور راویوں کی حدیث کی طرح۔
باب: سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مُطْبِعٍ يَنْخِرُ حَدِيثُهُمْ.
بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّائِبَةِ
فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

۱۶۱۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
ادغیٰ پر نماز پڑھتے تھے وہ جدھر منہ کرے۔
۱۶۱۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی
سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر وہ منہ کرے۔
۱۶۱۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
سواری پر نماز پڑھتے تھے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تھے جدھر
اس کا منہ ہوتا۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری یہ آیت کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جدھر منہ کرو اور ہی منہ ہے اللہ کا۔

۱۶۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِوِثْقَتِهِ
۱۶۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.
۱۶۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ
عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ قَالَ وَيَبِى نَزَلَتْ
فَأَبْنَمَا تَوَلَّوْا قَسَمَ وَجْهَ اللَّهِ.

(۱۶۱۰) ☆ اس روایت اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نفل سواری پر خولہ اونٹ ہو خولہ گھوڑا ٹنڈو گھاسٹر میں سب پر روا ہے اور اس پر
تمام مسلمانوں کا اجتماع ہے اور صحیح ہے کہ خولہ سفر طویل ہو تو خولہ اسب جگہ نفل سواری پر روا ہے۔ جمہور کا اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے اور امام
شافعی کا ایک قول غریب یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قعر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اطرشی کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی
سواری پر نفل روا ہے اور یہ انس بن مالکؓ سے اور ابو یوسف شاکر دایہ حنیفہ سے مروی ہے۔ غرض ان سب اقوال کا مکمل یہ ہے کہ فرض سواری پر
روا نہیں ہیں جب تک کہ سواری سے نہ اترے اور قبلہ کی طرف نہ ادا کرے۔ یہ ایک اجماعی بات ہے محرشدت خوف کے وقت اگر قبلہ کی
طرف منہ نہ کر سکے اور قیام اور رکوع اور ہودا کی سواری پر ہو کہ جس پر یہ کھڑا نہ ہو سکے تو فریضہ بھی روا ہے۔ مثلاً ایسی سواری ہو کہ اس پر
ہود نہ ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری رواں ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اس پر روا نہیں اور ایک قول یہ بھی ہے
کہ روا ہے جیسے کئی میں نماز روا ہے بافتاق کہ اس پر ایسا کیا ہے تمام فقہاء نے اور نو دینی نے کہا کہ اگر ایسے سواروں کے ساتھ ہے کہ اترے تو ان
کے ساتھ سے جھوٹ جائے اور اس کو ضرر پہنچے تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جس طرح ممکن ہو
اور اعادہ اس کا لازم ہے۔ اس لیے کہ یہ عذر نا در ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ ریل بھی غایر میں کشی کے مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے اور اتر کر نماز ادا کرنے
میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں۔ پس اگر اسی پر فرض ادا کریں تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بھی اگر ممکن ہو تو نماز کی ابتداء
کے وقت اور منہ کر لیں اور اب چونکہ یہ عذر نا در نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اس کا اعادہ بھی ضروری نہیں۔
اس لیے کہ ہمارے دین میں حرج نہیں اور جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں تیمم سے ادا کریں اور ہر گز تھکا نہ کریں۔

(۱۶۱۲) ☆ یعنی اس آیت سے بھی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعض جاہلانہ جمہیہ استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر
جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ ان کی سفاہت ہے۔ اس لیے کہ پوری آیت یوں ہے واللہ المشرق والمغرب فانیما لہ

۱۶۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَأَبْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ فَأَيُّمَا تَوَلَّوْا قَعَمَ وَجْهَ اللَّهِ وَقَالَ فِي هَذَا نَزَلَتْ:

۱۶۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى جِمَارٍ وَهُوَ مُوَجَّهٌ إِلَى حَبِيرٍ.

۱۶۱۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا عَشِيْتُ الصُّبْحِ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَذْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ عَشِيْتُ الْفَجَرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَدَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبُعِيرِ.

۱۶۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ خَيْمًا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِي دِينَارٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۶۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۱۶۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَسُجُدَ وَتَوَجَّهَ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

لے تولوا قعَم وجه الله یعنی مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے چہرہ تم منہ کر دو اور اس کا منہ ہے۔ پس اس آیت میں مشرق اور مغرب دو جہتیں جو مذکور ہوئیں وہ آسمان ہی پر ہیں نہ زمین پر۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان یا آسمان کو زمین جانا۔

(۱۶۱۵) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے۔

۱۶۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَابِرٍ بْنِ رَيْعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

۱۶۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ السَّيْرِ فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَرُوحُهُ ذَلِكَ الْخَالِبُ وَأَوْتَاهَا هَمَامٌ عَنْ بَسَارِ الْقَيْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقَيْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۱۶۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۲۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۱۶۲۱) ☆ نوٹی لے کہ امام شافعی اور اکثر کا قول ہے کہ سفر میں ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت جمع کرے چاہے عصر کے وقت میں اور اسی طرح مغرب اور عشاء کا جمع کرنا روا ہے۔ اور چھوٹے سفر میں شافعی کے دو قول ہیں اور جو ابھی اپنی فرد گاہ میں ہے اس کو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت اور اگر کے چلے اور جو روم میں ہو اور ایک وقت آجائے تو دوسرے وقت تک چلا جائے اور دوسرے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش میں جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء میں اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشاء میں جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے دست ہے اور یہی مذہب قوی ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہیں جمع درست نہیں اور ان کا مذہب خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں ان پر حجت ہیں اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہیں۔

۱۶۲۳- سلم نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

۱۶۲۴- سلم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں دیر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے۔

۱۶۲۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اتر کر دونوں کو ملا کر پڑھتے۔ اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

۱۶۲۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر میں نمازوں کے اکٹھا کرنے کا ارادہ کرتے تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا وقت آجاتا پھر دونوں ملا لیتے۔

۱۶۲۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے جب شفق ڈوب جاتی تو اس کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔

باب: کسی وجہ کے بغیر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنے کا بیان
۱۶۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی

۱۶۲۳- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

۱۶۲۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْيَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

۱۶۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

۱۶۲۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَذْهَبَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

۱۶۲۷- عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا عَجَلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّمْسُ.

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

۱۶۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

(۱۶۲۳) ☆ جمع تاخیر ہوئی۔

(۱۶۲۴) ☆ شفق دوسری ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ڈوب جانے کے بعد عشاء کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۶۲۸) ☆ اس کا مفصل بیان باب کے آخر میں آئے گا انشاء اللہ۔

بغیر خوف اور بغیر سفر کے۔

۱۶۲۹- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی۔ ابو الثیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے یہی پوچھا تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا انھوں نے کہا کہ حضرتؓ نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۰- جبیر کے فرزند سعید نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں آپ غزوہ تبوک کو گئے تھے۔ غرض ملا کر پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء۔ سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۱- معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ ظہر اور عصر ملائے اور مغرب اور عشاء ملائے۔

۱۶۳۲- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔ میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن واثمہ کا) آپ نے ایسا کیوں کیا؟ معاذ نے کہا کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مدینہ کے جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ

جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ
۱۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ.

۱۶۳۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۱- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

۱۶۳۲- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كُنِيَ لَا يُخْرِجُ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثٍ

أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَمْتَهُ.

۱۶۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَطْنُهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَطْنُ ذَلِكَ.

۱۶۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

۱۶۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتْ النُّجُومُ وَعَجَّلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْقَهُ وَلَا يَنْتَبِهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أَمْ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ فَخَالَفَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ

۱۶۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُمَلِيُّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَمْ أَكُنْ أَتَعَلَّمْنَا بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَحْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کس ارادہ سے آپ نے یہ کیا؟ انھوں نے کہا چاہا کہ آپ کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی مغرب اور عشاء ملا کر) میں نے کہا اے ابوالشعثاء! میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی۔ انھوں نے کہا کہ میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۱۶۳۵- ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر۔

۱۶۳۶- شقیق کے بیٹے عبد اللہ نے کہا کہ ہم میں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وعظ کیا عصر کے بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز۔ پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ دم نہ لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہے جاتا تھا نماز نماز۔ تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش رہی تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول سچا ہے۔

۱۶۳۷- عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھو۔ آپ چپ رہے۔ اس نے پھر کہا نماز آپ پھر چپ ہو رہے پھر اس نے کہا نماز پھر آپ چپ ہو گئے۔ پھر اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیری ماں مرے تو ہم کو نماز سکھاتا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمع صلوٰتین کی تحقیق

(۱۶۳) ☆ (۱) نوویؒ نے کہا یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علماء کی اس میں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں۔ اور ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا ہے کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جس کو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر ابن عباسؓ کی حدیث مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور عینہ کے اور حدیث قتل شارب غمر کی جو چوتھی بار شارب پیوے۔ اور ترمذی کا یہ قول جو شارب غمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجتماع کی رو سے وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ یہی ابن عباسؓ کی ہی حدیث اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا۔

مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباسؓ سے یہ مروی ہوا عبد اللہ بن شعیب کی روایت سے کہ ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو نمازیں جمع کیا کرتے تھے تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمول بہا ہوا اس کو سارا زمانہ مل کر کیونکر چھڑا سکتا ہے۔ پہلی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل بڑے حقدارین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیے کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور عینہ کے ذکر آچکا ہے۔

دوسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی پھر جب بدلی مکمل گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بھی پڑھ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا ہے۔ (۱۶۳) ☆ (۲) اس کے بظان کی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے جب وعظ کے دن دین کی بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کے متقاضی تھے ان کو وقت کیوں کر معلوم ہوتا۔ دوسرے اس میں صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے۔

تیسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہ دونوں نمازیں ظاہر میں جمع معلوم ہونے لگیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں۔

(۱۶۳) ☆ (۳) جیسے ہمارے حنفی بھائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں اور یہ تاویل بھی ضعیف بلکہ باطل ہے اس لیے کہ یہ ظاہر کے مخالف ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہو نا خیال میں نہیں آتا۔ اس لیے کہ صاف فعل ابن عباسؓ کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا ان کا اس حدیث سے اپنے فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابو ہریرہؓ کا انکار نہ کرنا اس پر ابو ہریرہؓ کا اس تاویل کے چھڑے اڑانا ہے۔

چوتھی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ کا یہ فعل مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تھا جو عذر اور ضرورت مرض کے مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اس کو خطابؓ نے اور متولی اور ردیانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور ابن عباسؓ کے تاخیر کرنے کی رو سے اور ابو ہریرہؓ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بھی کہ مرض میں یا بعض ضرورتوں میں جو شل مرض کے ہوں۔

(۱۶۳) ☆ (۴) یعنی جس میں آدمی مجبور ہو جائے۔

پانچویں تاویل: عینہ سے زیادہ شقت ہوتی ہے اور اماموں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب کہ اس کی عادت نہ کرے اور یہی قول ہے ابن سرینؒ اور ابوبکر کالور حکایت کیا ہے اس کو خطابؓ نے فقال اور شامی کبیر لہ

باب: نماز پڑھ کے دائیں یا بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان

۱۶۳۸- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی ہی طرف پھر تاجھ پر واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

۱۶۳۹- اعمش سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۶۴۰- سدی نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کدھر کو پھر کروں داہنی طرف یا بائیں طرف؟ انھوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے۔

۱۶۴۱- سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ داہنی طرف پھر کرتے تھے۔

باب: امام کی داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے

۱۶۴۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف منہ

تھیں جو اصحاب شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحاق مروزی سے انھوں نے نقل کیا ہے اصحاب حدیث کی ایک جماعت سے اور ابن منذر نے اس کو پسند کیا اور نوید سے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ آنحضرت نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو۔ غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اس کی علت نہیں ٹھہرایا۔

(۱۶۳۷) ☆ (۵) یعنی معلوم ہوا کہ محض امت کی آسانی کے واسطے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کو کمزور کر سکتے ہیں مگر جیسے یہ آسانی ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بھی آنحضرت کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ رکھتے تھے۔ پس قبیح سنت کو دونوں باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱۶۳۸) ☆ جب اتنا ساقین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تھے، دسویں یا چھٹی چلہ یا بسم اللہ کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پورے شیطان کے حصہ میں آگئے نعوذ باللہ منہا۔

(۱۶۳۲) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھے کبھی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا۔

کر کے بیٹھیں۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے رب سے آخر تک یعنی اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو اپنے بندوں کو۔

۱۶۳۳- مصر سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن انہوں نے ”قبل علینا بوجہ“ کا ذکر نہیں کیا۔

باب: فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا مکروہ ہونا اس حکم میں سنت موکدہ مثلاً صبح اور ظہر کی سنتیں اور سنت غیر موکدہ برابر ہیں نیز نمازی کو امام کے ساتھ رکعت ملنے کا علم ہونا اور نہ ہونا برابر ہیں

۱۶۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے سوا فرض کے۔

۱۶۳۵- درقاسے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۶۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۱۶۳۷- زکریا بن اسحاق نے اسی سند سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۱۶۳۸- عطایا بن یسار نے ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔ حماد نے کہا کہ پھر میں عمرو سے ملا تو انھوں نے بھی روایت بیان کی مگر حضرت تک نہیں پہنچائی۔

۱۶۳۹- مالک کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اس کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے

قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((رَبِّ قَبِيْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعُثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ))۔

۱۶۴۳- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

بَابُ كِبَرِ آهَةِ الشَّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَدَّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ سَوَاءَ السَّنَةِ الرَّابِيَةِ كَسَنَةِ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ وَغَيْرِهِمَا وَسَوَاءَ عَلِمَ أَنَّهُ يَذْكُرُ الرَّكْعَةَ مَعَ الْإِمَامِ أَمْ لَا

۱۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))۔

۱۶۴۵- عَنْ وَرْقَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۱۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))۔

۱۶۴۷- عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۶۴۸- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ مُحَيْتَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَفَدَّ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَذْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخْطَأْنَا نَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھنے لگے صبح کی۔ یعنی نے کہا کہ عبد اللہ بن مالک ابن عسینہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ مسلم نے کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ چوک ہے۔

۱۶۵۰- ابن عسینہ نے کہا کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موزن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھتے ہو۔ ۱۶۵۱- سرجس کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں! تم نے فرض نماز کس کو گنا؟ آیا وہ جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

باب: مسجد میں جانے کی دعا کا بیان

۱۶۵۲- ابی حمید یا ابی اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے یا اللہ کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں میں انکلا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں۔ مسلم نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے کہ لکھی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انھوں نے کہ

عَلَيْهِ قَالَ قَالَ لِي ((يُوْثِقُكَ اَنْ يُصَلِّيَ اَحَدُكُمْ الصُّبْحَ اَرْبَعًا)) قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ يُحْيَةَ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَطًا.

۱۶۵۰- عَنْ ابْنِ يُحْيَةَ قَالَ أَمِيسَ حَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيْمُ فَقَالَ ((أَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا)).

۱۶۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا فُلَانُ يَا أَيُّ الصَّلَاتَيْنِ اخْتَلَدْتَ أَبِصَلَاتِكَ وَخَذَلْتَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا)).

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

۱۶۵۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

قَالَ مُسْلِمٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ

(۱۶۵۱) ☆ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ نو دہائی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نفل یعنی سنت وغیرہ پڑھے اگرچہ اس کو یقین بھی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز مل جائے گی اور اس روایت سے اس کا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا روا ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی یا یہ خیال ہو دے کہ دوسری رکعت ضرور مل جائے گی۔

مترجم کہتا ہے جیسے بعض حنفیوں کا قول ہے جن کو مذاہق حدیث نہیں۔

مجھے خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی کہتے تھے اور روایت ہے ابواسید سے۔ کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن عمر مکرادی نے ان سے بشر نے ان سے عمارہ نے ان سے ربیعہ نے ان سے عبد الملک نے ان سے ابی حمید یا ابی اسید نے انھوں نے نبی سے مثل اس کے۔

باب: تحیۃ المسجد کا بیان اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنے کے مکروہ ہونے اور ان دو رکعتوں کے تمام

اوقات میں مشروع ہونے کا بیان
۱۶۵۳- ابی اسید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمایا ہے۔

۱۶۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

۱۶۵۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے روک تم کو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

۱۶۵۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ پر میرا کچھ قرض تھا اور میں آپ کے پاس مسجد میں گیا تو آپ نے ادا کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ دو رکعت پڑھ لو۔

۱۶۵۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں

كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْهَمَّانِي يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ الرَّكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهَا وَانْهَاءِ مَشْرُوعَةٍ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ

۱۶۵۳- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۶۵۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۱۶۵۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ قَالَ فَحَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ ((فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۶۵۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۶۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

(۱۶۵۷) ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے ہیں۔ یہ محض نادانی ہے۔

أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ ((فَاصْلِي رَكَعَتَيْنِ)) .
بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّكَعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ

١٦٥٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأُتِيَ بِي جَمَلِي
وَأَتَيْتُ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ
بِالْعَذَاةِ فَحُتَّ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ
الْمَسْجِدِ قَالَ ((الْآنَ حِينَ قَدِمْتُ)) قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ ((فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ))
قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ .

١٦٥٩- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا
نَهَارًا فِي الصُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى
فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ .

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الصُّحَى

١٦٦٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَى
قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَحِيَّ مِنْ مَغِيْبِهِ .

١٦٦١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الصُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَحِيَّ مِنْ مَغِيْبِهِ .

١٦٦٢- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سَبْعَةَ
الصُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأَسْبَحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ .

آئے تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔

باب : مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا
مستحب ہے

١٦٥٨- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے
دیر لگائی اور تھک گیا۔ پھر آئے مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا اور آپ کو مسجد کے
دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا تم ابھی آئے؟ میں نے کہا ہاں آپ
نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں
گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھر ا۔

١٦٥٩- مالک کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے آتے پھر دن چڑھے
داخل ہوتے (شہر میں) اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت
پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

باب : نماز چاشت کا بیان

١٦٦٠- عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے
فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے۔

١٦٦١- عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے
سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے؟ تو آپ
نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ آپ سفر سے تشریف لاتے۔

١٦٦٢- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے حضرت ﷺ کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا
کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام کو دوست
رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں

گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

۱۶۶۳- معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کی کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے۔

۱۶۶۴- اس سند سے اس طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ”ما شاء اللہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۶۶۵- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھتے اور جتنا اللہ چاہتا زیادہ پڑھتے۔

۱۶۶۶- قتادہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۶۶۷- عبدالرحمن نے کہا کہ مجھے کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے نبی کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر ام ہانیؓ نے کہا کہ نبی میرے گھر آئے جس دن کہ مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرأت بہت کم پڑھتے تھے)۔ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا۔

۱۶۶۸- عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے کہا کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام حانی کے جو بیٹی ہیں ابو طالب کی کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا دن پڑھے آئے اور ایک کپڑا پردہ کے لیے ڈال دیا گیا تو آپ نہائے پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہ جانتی تھی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تھے اور میں نے اس سے پہلے اور پیچھے آپ کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔ مراد نے کہا روایت ہے یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ

حَشِيَّةٌ أَنْ يُعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

۱۶۶۳- عَنْ مُعَاذَةَ أُنْهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

۱۶۶۴- عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۶۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِيٍّ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَحْفَافًا مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ.

۱۶۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَّضْتُ عَلَى أَنْ أَحَدُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ سَبَّحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَحَدُ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَلَبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَانِي بِتُوبٍ فَسَبَّحَ عَلَيْهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ لَا أَذْهَبُ أَيْبَانَهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ قَالَ الْمُرَادِيُّ

مجھے خبر دی۔

عَنْ يُونُسَ وَنَمَ يَقُلْ أَحْبَبْتَنِي.

۱۶۶۹- ابو طالب کی بیٹی ام ہانی کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کئے ہوئے تھیں۔ پھر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کیا میں نے عرض کیا کہ ابو طالب کی بیٹی ام ہانی۔ آپ نے فرمایا خوب ام ہانی ہیں۔ پھر نہا چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت پڑھیں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔ پھر جب پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جس کو میں نے امان دی ہے ہیرہ کا بیٹا فلاں۔ آپ نے فرمایا جس کو ام ہانی نے امان دی اس کو ہم نے امان دی اے ام ہانی! ام ہانی نے کہا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

۱۶۶۹- عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَمِعَتْ أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتَرُهُ بِنَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ ((مِنْ هَذِهِ)) قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ((مَرَحًا بِأُمِّ هَانِيٍّ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مُتَّحِفًا فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّی عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فَلَانَ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمُّ هَانِيٍّ)) قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ ضَحَى.

۱۶۷۰- ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک کپڑا اوڑھ کر کہ اس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کو داہنی طرف ڈال دیا تھا۔ ۱۶۷۱- ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہو تا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک

۱۶۷۰- عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۱۶۷۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((يَصْبِحُ عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ

(۱۷۷۰) ☆ نووی نے کہا کہ ان سب روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور کم سے کم اس کی دو رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھ رکعات اور چونکہ حضرت نے کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی اس لیے جنھوں نے نہیں دیکھا انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت عائشہ کا بھی فرمان ایسا ہی ہے اور ابن عمرؓ سے جو مروی ہوا ہے کہ انھوں نے بدعت کہا مگر اس سے یہ ہے کہ مسجد میں دکھاؤ کہ پڑھتا بدعت ہے جیسا کہ لوگ کرتے گئے تھے۔ اس لیے اصل لفظ کا پڑھنا گھر میں یا موعظت اور بیعتی اس پر بدعت ہے۔ اس لئے کہ حضرت نے اس پر اہمیت نہیں کی اور بیعتی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ فرض ہو جانے کا خوف تھا اور اب یہ خوف نہیں اور مستحب ہونا بیعتی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے۔ ابو ذرؓ اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے جو ای باب میں آگے آتی ہیں اور ابن عمرؓ کو شاید آپ کا فعل نہیں پہنچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہیں ہوئی اور جہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے توقف بھی مذکور ہے۔

صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں چاشت کی دو رکعتیں جس کو وہ پڑھ لیتا ہے۔

۱۶۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (محمد ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

۱۶۷۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۶۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے غلیل نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ آگے اسی طرح حدیث ہے۔

۱۶۷۵- ابی مرہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھ کو میرے پیارے نبیؐ نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ میں جب تک جیوں گا ان کو نہ چھوڑوں گا ہر مہینہ میں تین روزے اور چاشت کی نماز اور نہ سونا بغیر وتر پڑھے۔

باب: فجر کی سنت کی فضیلت و

رغبت کا بیان

۱۶۷۶- عمر بن خطابؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ نے کہا کہ خبر دی ان کو مسلمانوں کی ماں حصہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر چپ ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے قبل۔

۱۶۷۷- تابع سے بھی مالک کی حدیث کی طرح وہی روایت ہے۔

تَحْمِيدَ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٍ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٍ وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٍ وَيُخْرِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكَعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى))

۱۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ بَصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَي الصُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أُرْقُدَ.

۱۶۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۶۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ فُذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۶۷۵- عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثَ لَنْ أَدْعَهُنَّ مَا بَعَثْتُ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الصُّحَى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَي سُنَّةِ الْفَجْرِ

وَالْحَثُّ عَلَيْهِمَا

۱۶۷۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْإِذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ.

۱۶۷۷- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ.

۱۶۷۸- عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ.

۱۶۷۹- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۶۸۰- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

۱۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْإِذَاانَ وَيُخَفِّفُهُمَا.

۱۶۸۲- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

۱۶۸۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۶۸۴- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

۱۶۸۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ يَفْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ

۱۶۷۸- مسلمانوں کی ماں حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر بلکی بلکی دو رکعتیں۔

۱۶۷۹- شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۶۸۰- سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انھوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبیؐ جب صبح روشن ہو جاتی تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

۱۶۸۱- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتیں سنت پڑھا کرتے تھے جب اذان سن چکے اور ان کو بلکی پڑھتے۔

۱۶۸۲- ہشام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے ابواسامہ کی حدیث میں طلوع فجر کا بھی تذکرہ ہے۔

۱۶۸۳- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ دو رکعتیں پڑھتے تھے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان۔

۱۶۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعتیں اس قدر بلکی پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔

۱۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر ہوتی دو رکعتیں پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی کہ نہیں یعنی ایسی بلکی پڑھتے۔

۱۶۸۶- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اللہ ان سے راضی ہو) نے فرمایا کہ نبی ﷺ کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا صبح سے پہلے دو رکعتوں کا۔

۱۶۸۷- حضرت عائشہؓ نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوئے جیسا دیکھا دو رکعتوں

کے لیے فجر کے پہلے کی۔

۱۶۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہیں۔

۱۶۸۹- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں۔

۱۶۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ احد پڑھی۔

۱۶۹۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں آمنا باللہ سے آخر تک اور سراسر آیت کا یہ ہے قل یا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم۔ (الایہ)

۱۶۹۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں ”قولوا آمنا باللہ و ما انزل النّا“ اور سورۃ آل عمران کی ”تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم“ پڑھتے۔

۱۶۹۳- مذکورہ بالا حدیث عثمان بن حکیم سے بھی مروی ہے مروان فزاری کی حدیث کی مانند۔

باب : سنتوں کی فضیلت اور ان کی

گنتی کا بیان

أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۱۶۸۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ((لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)).

۱۶۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

۱۶۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبُقْرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدُوا بِنَا مُسْلِمُونَ

۱۶۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالتَّيُّ فِي آلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.

۱۶۹۳- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ.

بَابُ فَضْلِ السَّنَنِ الرَّابِعَةِ قَبْلَ

الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ وَبَيَانِ

عَدَدِهِنَّ

۱۶۹۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۶۹۳- عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا روایت کی مجھ سے

عنبہ نے اس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی ہوتی ہے عنبہ نے کہا میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں سائیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سے میں نے یہ سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عمرو بن اوس نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عنبہ سے میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ نعمان بن سالم نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عمرو بن اوس سے میں نے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

۱۶۹۵- نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے کہ جس نے ہر دن میں بارہ رکعت پڑھیں سنت کی اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۱۶۹۶- مسلمانوں کی ماں رسول اللہ ﷺ کی بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت خوشی سے پڑھے سو فرض کے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا فرمایا اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عنبہ نے کہا میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور عمرو اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا۔

۱۶۹۷- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لیے ہر دن میں نماز پڑھی اور پھر مش اور پر کی روایت کے بیان کیا۔

عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَسَارٌ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرُو بْنِ أَوْسٍ.

۱۶۹۵- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)).

۱۶۹۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرَحْتُ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا بَرَحْتُ أَصْلِيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۶۹۷- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَاسْتَمَعَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ)) فَذَكَرَ بِعَيْنِهِ.

۱۶۹۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پڑھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں مگر مغرب اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی کیساتھ گھریں پڑھیں۔

باب: نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے جائز ہونا

۱۶۹۹- عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے پھر نفل اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ مغرب پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور عشاء لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں آتے اور دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہو تا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور جہد بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو جہد اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نفل کی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۷۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر

۱۶۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرَبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ قَائِمًا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَبَعْضِ الرُّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا

۱۶۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْوِيعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۷۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

(۱۶۹۸) ☆ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے اور اہام مالک اور ثورثی نے کہا ہے کہ دن کے نفل مسجد میں اور رات کے گھر میں افضل ہیں۔ مگر سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ سب نفل گھر میں افضل ہیں اور ان روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ سنت صبح کی اور جمعہ کی گھر میں پڑھتے تھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا گھر میں نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ رشا آپ کا عام ہے۔ پس سنت یہی ہے کہ سنت گھر میں پڑھے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سے خالی نہیں علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کہ اہت سے خالی نہیں مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۷۰۱- عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میں فارس میں بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

۱۷۰۲- عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی۔ پھر جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کھڑے ہوئے کرتے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے۔

۱۷۰۳- عبد اللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ ہم نے عائشہ سے نبی اکرم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ بہت کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۷۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوں نماز میں بیٹھ کر پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب وہ جاتیں سورۃ میں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا.

۱۷۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أَصَلِّي قَائِمًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۱۷۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا

۱۷۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَائِمًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا.

۱۷۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبَّرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ.

۱۷۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۷۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَّعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

۱۷۰۷- عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَّعَ قَامَ فَرَكَعَ.

۱۷۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَ النَّاسُ.

۱۷۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ

بیان حکم مخالفت قیاس با حدیث

(۱۷۰۵) ☆ دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا ثابت ہو اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور عام علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اس کو منع کیا ہے مگر ان کا منع کرنا غلط ہے۔ اور قاضی عیاض نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہیں اور اصحاب منع کرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے بیٹھ کر اٹھنا اور اٹھ کر بیٹھنا دونوں احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے۔ پھر منع کرنا کسی ایک کا سراسر خلاف ہے اور قابل التفات نہیں اس لیے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ رائے اور قیاس کسی کا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اس کا قائل کیوں نہ ہو۔

إِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِجَلِيلِهِ.

انہوں نے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

۱۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۷۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ اکثر آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے۔

۱۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْفُلَ كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

۱۷۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریہ ہو گئے اور بھاری ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۷۱۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَايِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَمُرَّتْهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا.

۱۷۱۲- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

۱۷۱۳- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَآخِرُ أَرْبَعِينَ.

۱۷۱۳- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرمہ نے۔ ان دونوں سے ابن وہب نے۔ ان سے یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحاق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے۔ ان سے معمر نے۔ ان سب سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کے مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات میں ایک یا دو سال رو گئے۔

۱۷۱۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا.

۱۷۱۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

۱۷۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا يَنْصِفُ الصَّلَاةَ)) قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ

۱۷۱۵- عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا مجھ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑھ

رہے ہیں اور میں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ! میں نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول اللہ کے بیٹھ کر نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

باب: نماز شب اور وتر کے ایک ہونے کا
بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک رکعت صحیح نماز ہے

۱۷۱۶- اس سند سے یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۷۱۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور اس میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی۔ پھر جب پڑھ چکے تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑھتے۔

۱۷۱۸- ام المومنین زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے چکا تو اور ظاہر ہو جاتی آپ پر صبح اور مؤذن آتا تو کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر دائیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کو آتا۔

۱۷۱۹- ابن شہاب سے مذکورہ بالا حدیث کچھ لفظی رو بدل کے

يُصَلِّي خَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ حَدَّثَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نَصْفِ الصَّلَاةِ)) وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ ((أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ)).

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوُتْرَ رَكَعَةٌ وَأَنَّ الرُّكَعَةَ صَلَاةً صَحِيحَةً

۱۷۱۶- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْمَرِيِّ

۱۷۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْغَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.

۱۷۱۹- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ

اللہ میں ہے یا کوئی نہ کر کے سب سے اگلی شے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خاص پر زیادہ مال ہے واللہ اعلم بالصواب۔

ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

حَرَمَلَةُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَحْرُ وَحَاجَةُ الْمُؤَدَّنْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِفَاقَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو سَوَاءً.

۱۷۲۰- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ ان میں سے دتر ہوتیں کہ نہ بیٹھتے مگر ان کے آخر میں۔

۱۷۲۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤَيِّرُ مِنْ ذَلِكَ بِحَمْنِي لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

۱۷۲۱- ہشام سے مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ.

۱۷۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع فجر کی دو سنتوں کے۔

۱۷۲۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنِهِ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنِهِ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْتُمُ قَبْلَ أَنْ تُؤَيِّرَ فَقَالَ يَا

۱۷۲۳- ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے رمضان ہو یا غیر رمضان۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر چار رکعت پڑھتے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے تھے یعنی وتر کی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

((عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي))

(۱۷۲۰) ☆ و تراکی رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دور رکعت پر سلام پھیرا جائے حالانکہ سب رکعتوں کے آخر میں ایک سلام پھیرا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دور رکعت پر سلام۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے عبد نے اور روایت کی ہم سے ابو کریم نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے اور ابواسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے۔

(۱۷۲۳) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے اس پر کہ قرأت کا لہا کرنا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے۔ اور یہی خصائص انبیاء سے ہے کہ سونے سے وضو نہ جائے اور بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ آپ وادی میں سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدیث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے۔

۱۷۲۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۷۲۵- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةٍ غَيْرِ أَنْ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَالِمَا يُوتِرُ مِنْهُنَّ.

۱۷۲۶- عَنْ أَبِي لُبَيْدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيُّ أُمَّةٍ أَخْبَرَنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

۱۷۲۷- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسُجْدَةٍ وَيَرْكَعُ

۱۷۲۳- ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے، آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھ کر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے۔ دو رکعت پڑھتے صبح کی نواں اور تکبیر کے پنج میں۔

۱۷۲۵- ابوسلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ آپ کھڑے ہو کر نو رکعات پڑھتے۔ ورنہ انہی میں شامل ہوتا۔

۱۷۲۶- عبد اللہ بن لہید نے ابوسلمہ سے سنا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اے میری ماں مجھے خبر دیجئے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے؟ پس انھوں نے فرمایا کہ آپ کی نماز رمضان وغیرہ میں رات کے وقت تیرہ رکعت تھی ان ہی میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

۱۷۲۷- قاسم بن محمد نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت

☆ (۱۷۲۳) اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اور اجماعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی حیاض نے ان دونوں سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کو مہاج کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اس کو نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالک نے اس کا انکار کیا ہے اور مہاج یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھ کر تاکہ معلوم ہو جائے کہ نماز بعد وتر کے جائز ہے۔ مگر اس پر آپ نے جھگی نہیں کی۔ کبھی کیا اور کبھی نہیں کیا۔ اور کوئی شخص کان کے لفظ سے دوام خیال نہ کرے اس لیے کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحدیث قبل ان یطوف یعنی میں خوشبو لگا رہی تھی رسول اللہ کے احرام کھولنے کے وقت قبل طواف افاضہ کے۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنی حجۃ الوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات میں وتر ہوتی۔ پس یقین ہوا کہ یہ دو رکعات کبھی پڑھی ہمیشہ نہیں۔

رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ فَلَيْكَ ثَلَاثُ عَشْرَةَ رَكَعَةً.

یہ سب تیرہ رکعتیں ہوں گی۔

۱۷۲۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ فَغَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النَّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَتَبَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حُبًّا تَوْضُؤًا وَضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّسْعَتَيْنِ.

۱۷۲۸- ابی اسحاق نے کہا کہ پوچھائیں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کے بارے میں جو حضرت عائشہؓ سے انھوں نے سنی ہوں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مقدمہ میں تو انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ سورجے اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں۔ پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بیویوں سے تو حاجت روا کرتے پھر سو رہتے پھر جب پہلی اذان ہوتی یعنی صبح کے وقت کی اذان تو جھٹ اچھل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ اٹھتے پھر آپ اپنے اوپر پانی بہاتے۔ اور اللہ کی قسم انھوں نے یہ نہیں کہا کہ نہاتے یعنی جو لفظ انھوں نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے۔ یہ اس لیے کہا کہ شرم کی بات ہے اور اگر جتنی نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے یعنی صبح کی سنت۔

۱۷۲۹- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ صَلَاتِهِ الْوُتْرَ

۱۷۲۹- ابی اسحاق اسود سے راوی ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں وتر ہوتا۔

۱۷۳۰- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيُّ حِينَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

۱۷۳۰- مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے عمل کو دوست رکھتے تھے۔ میں نے کہا آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ کہا جب مرغ کی آواز سنتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

۱۷۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَتَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي أَوْ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا.

۱۷۳۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنی تہجد کے بعد سو جاتے۔

۱۷۳۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۷۳۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

(۱۷۲۹) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔

(۱۷۳۰) ☆ مرغ اکثر آدمی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

کہ نبیؐ جب فجر کی سنت پڑھ چکے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سوجاتے۔

۱۷۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

۱۷۳۴- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتیں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ!

۱۷۳۵- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور وہ سانسے آڑی لیٹی رہتیں پھر جب وتر رہ جاتے حضرت ان کو دنگا دیتے وہ وتر پڑھ لیتیں۔

۱۷۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات میں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گیا آپ کا وتر حجر کے وقت پر۔

۱۷۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر اول شب میں اور بیچ میں اور آخر میں سب وقت ادا کئے ہیں یہاں تک کہ چھپے حصہ آخر کے رات میں بھی۔

۱۷۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر رات وتر کی نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کی نماز رات کے آخری حصہ میں پہنچ گئی۔

باب: تہجد کی نماز کو صبح کے وقت ادا کرنا جو کوئی سو رہا ہے یا بیمار ہو

۱۷۳۹- قتادہ نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعْتُ.

۱۷۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۷۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرْتُ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ.

۱۷۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوُتْرُ أَتَمَّهَا فَأَوْتَرْتُ.

۱۷۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ.

۱۷۳۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَأَتَتْهُ وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ.

۱۷۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ وَتَرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ.

بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرَضَ

۱۷۳۹- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي

(۱۷۳۵) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ وتر آخر شب میں پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقین رکھنا ہو کہ میں آخر شب میں ضرور اٹھوں گا۔

کہ اپنے باغ و زمین بیچ ڈالیں اور اس سے بھتیاں اور رگھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے مرنے کے وقت تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انھوں نے ان کو منع کیا (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چھ آدمیوں نے اس کا ارادہ کیا تھا نبی کی زندگی میں تو آپ نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری راہ اچھی نہیں؟ پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجعت کی (یعنی جسکو طلاق دے دی تھی) اور ان کو طلاق دے دی تھی اور ان کی رجعت پر لوگوں کو گواہ کر لیا۔ پھر وہ ابن عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کا حال پوچھا انھوں نے کہا میں تم کو ایسا شخص بتاؤں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے؟ انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا حضرت عائشہؓ۔ سو تم ان کے پاس جاؤ ان سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور ان کے جواب سے خبر دو۔ پھر میں ان کے پاس چلا اور حکیم بن فلح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلیں۔ انھوں نے کہا کہ میں ان کے پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے ان کو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں (یعنی صحابہ کی آپس کی لڑائیوں میں) مگر انھوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ زرارہ نے کہا کہ میں نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہؓ کی طرف چلے اور انہیں اطلاع کی۔ انھوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انھوں نے فرمایا کیا یہ حکیم ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہؓ نے ان کو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے)۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہشام کون ہے؟ حکیم نے کہا مامر کے

سَبِيلَ اللَّهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْفَرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَتَوَهَّوْهُ عَنْ ذَلِكَ وَخَبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سَبَّهَ أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاكُمُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَلَيْسَ لَكُمْ فِي أَسْوَةٍ)) فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَحْمَتِهَا فَأَتَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ غَائِبَةً فَأَبَايَا فَاسْأَلَهَا ثُمَّ اتَّبَعَنِي فَأَخْبَرَنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَلْفَحٍ فَاسْتَلَحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا بِأَبْنَى نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ نَشِيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحْكِمْ فَعَرَفْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامُ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحُّمْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أَصِيبَ يَوْمَ أَحَدٍ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتُبْنِي عَنْ خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

بیٹے۔ تب ان پر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ اے مسلمانوں کی ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے خبر دیجئے؟ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں انھوں نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جس کا قرآن میں حکم ہے۔ انھوں نے کہا پھر میں نے پہلے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے رات کے اٹھنے سے پھر انھوں نے فرمایا کیا تم نے یا ایہا المعزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر پڑھنے کو اس سورت کے اول میں پھر نبیؐ اور آپؐ کے سب یا رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سورت کا آخر اتارا اور اس میں تخفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا)۔ پھر ہو گئیاں رات کا نماز پڑھنا خوشی کا سودا بعد اس کے کہ فرض تھا۔ پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں! خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کی؟ تب انھوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو جب چاہتا تھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو۔ پھر نو رکعت پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اس میں مگر آخویں رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ تعالیٰ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے یعنی تشہد پڑھتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنا دیجئے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پھر دو رکعت پڑھتے

قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خَلْقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ أَنْبِئْنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اقْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوَاتٍ وَأَمْسَكَ اللَّهُ حَاتِمَتَهَا أَنْتِي عَشْرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعْبُدُ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْوَرَهُ فَيَبْعُثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعُثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ بَسْمِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَبِذَلِكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَبِيعِ الْأَوَّلِ فَلَيْتَ بَسْمِ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا

اس کے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے۔ غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں اسے میرے بیٹے! پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آگیا سات رکعات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں اسے میرے بیٹے! (یعنی سات و تر و تہجد کی اور بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے اس پر بیٹھتی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہو تا کہ رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ کبھی نبی نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شب قرآن ختم کرنے کا بدعت ہو نا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے پڑھی صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے۔ پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہؓ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا۔ زرارہ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہو تا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

عَلَيْهِ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنْتِيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتَ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَذْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِيَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا . (۱)

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن شعیب نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دی اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا۔ اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروب نے ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن اوفی نے ان سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا۔ اور اسی میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون ہے؟ انہوں نے کہا عامر کے بیٹے۔ انہوں نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے۔ اور عامر جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔

(۱) ☆ اس حدیث میں بہت فوائد ہیں:

اول: یہ کہ ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کا بتایا کہ ان سے وتر کا حال پوچھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو مسائل اس کی طرف رجوع کرے۔ اس میں دین کی خیر خواہی اور مسائل کی بہتری ہے۔ لہ

۱۷۴۰- سعد بن ہشام سے مروی ہے انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اپنی زمین بیچنے میں دینے گئے۔ آگے ایسے ہی مروی ہے۔

۱۷۴۱- سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق سوال کیا اور پوری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ عائشہؓ نے سوال کیا کہ ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر۔ کہنے لگیں عامر کتنا اچھا آدمی تھا۔ عامر غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۱۷۴۲- زرارة بن ادنی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام ان کے ہمسایہ تھے پس انھوں نے خبر دی کہ طلاق دی انھوں نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کون سے ہشام؟ انھوں نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے حضرت کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن فلح نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا۔

۱۷۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی شب کی تہجد جب قضاء ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

۱۷۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۷۴۱- عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْوُتْرِ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِقِصْبِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ غَابِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَانَ غَابِرٌ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۷۴۲- عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ غَابِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَانَ أَصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمٌ بْنُ أَمْلَجٍ أَمَّا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَتَيْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

۱۷۴۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنِتْنِي عَشْرَةَ رَكْعَةً.

دوم: یہ کہ حضرت عائشہؓ نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت رسول اللہ کا قرآن تھا اس سے علوشان اور دوزخ علم اور کثرت فہم اور نکاح اور اگر حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوڑے میں کر دیا اور آپ کے خلق کی ایسی جامع تعریف کر دی کہ مسائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال نہ کرے۔ سبحان اللہ کیوں نہ ہوں آخر محبوبہؓ محبوب خدا ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعن اتباعها وخدامها۔

سوم: جو فرمایا کہ تہجد فرض تھی پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت پر اس امت پر سب پر نقل ہو گیا مگر امت پر نقل ہونے میں تو اجتماع ہے اور نبی کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی۔

چہارم: یہ کہ جب تہجد قضاء ہوتی صبح کو ادا کرتے اس سے ثابت ہوا کہ ادا اور اذکار کی احتیاط ضروری ہے۔ پنجم: یہ کہ ثابت ہوا کہ وتر کی قضاء نہ پڑے۔

۱۷۴۵- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے یا کسی چیز کو چھو کر اور پڑھ لیا اس کو فخر اور ظہر کے بیچ میں تو لکھتا ہے اس کو اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اس نے رات کو۔

١٧٤٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَيْتُهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنَتْنِ عَشْرَةِ رَكَعَةٍ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

١٧٤٥- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ جُزْئِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُيِّبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)) .

الفَصَالُ

١٧٤٦- عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ ابْنِ زَيْدٍ بْنِ
رَافِعٍ رَأَى قَوْمًا يَصَُلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا
لَقَدْ عِلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ
فَضَّلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
«صَلَاةُ الْوَاثِنِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ».

١٧٤٧- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتْ الْفِصَالُ)).

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ
رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

١٧٤٨ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ

☆ (۱۷۲۶) اس سے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز دن چڑھے بڑھنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دوسو صوب سے ریت گرم ہو جائے اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوات والا امین بھی کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز کی نیت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ طاق کر دے گی ساری نماز جو اس نے پڑھی۔

۱۷۴۹- سالم اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ نماز کے بارے میں تو آپ نے فرمایا دو رکعت پڑھ۔ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر۔

۱۷۵۰- عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول رات کی نماز کس طرح ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعت ہے جب تجھے صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کہ اس کو طاق بنالو۔

۱۷۵۱- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اور میں اس کے اور حضرت کے بیچ میں تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کی نماز کیوں کر ہے؟ آپ نے فرمایا دو رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور آخر نماز کے وتر ادا کر۔ پھر پوچھا ایک سال بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے یا کسی نے۔ پھر بھی آپ نے اسی کے مثل فرمایا۔

۱۷۵۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح حدیث روایت کی۔ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس آدمی نے پھر سال کے بعد پوچھا۔

۱۷۵۳- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو۔

۱۷۵۴- نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب سے آخر میں ادا کرے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثْنَى مَثْنَى اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْتِرَ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى))

۱۷۴۹- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ((مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ))

۱۷۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ))

۱۷۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ ((مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرًا)) ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا أَذْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ

۱۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ))

۱۷۵۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرًا فَإِنَّ رَسُولَ

یہی حکم فرماتے تھے۔

۱۷۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

۱۷۵۶- ابن عمر فرماتے ہیں کہ جو آدمی رات کو نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ صبح سے پہلے اپنی نماز کے آخر کو طاق بنا لو۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے۔

۱۷۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں۔

۱۷۵۸- ابو جحلو کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وتر سے مراد رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

۱۷۵۹- ابی جحلو نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں اور پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں۔

۱۷۶۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنی رات کی نماز کو کیونکر طاق کروں؟ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت پڑھتا رہے پھر جب صبح کی علامت پائے تو ایک رکعت پڑھ لیں وہ سب کو طاق کر دے گی۔

۱۷۶۱- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا مجھے خبر دیجئے دو رکعتوں کے بارے میں جو صبح کی نماز سے پہلے ہیں؟

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَأْمُرُ بِذَلِكَ.

۱۷۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا)).

۱۷۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ.

۱۷۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۵۸- عَنْ أَبِي جَحْلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۵۹- عَنْ أَبِي جَحْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْوُتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رُكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُتْرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحْسَنَ أَنْ يُصْبِحَ مَسْجِدَ مَسْجِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى)).

۱۷۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

(۱۷۶۰) ☆ ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا کہ شافعیہ اور اکثر محدثین کا مذہب ہے اور یہ حدیثیں حنفیہ پر رحمت ہیں اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔

میں ان میں قرأت طویل کرتا ہوں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دور رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا۔ عبد اللہ نے کہا کہ تم مونے آدمی ہو (یعنی موٹی عقل والے کہ بیچ میں بول اٹھے) مجھے فرصت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دور رکعت پڑھتے تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر آپ کے کان میں ہوتی (یعنی تکبیر کے وقت پڑھتے اور ظاہر ہے اس وقت جو نماز ہوگی نہایت خفیف ہوگی) خلف نے اپنی روایت میں ادا بیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۶۲- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اور اوپر والی روایت کے مثل بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھتے آخر شب میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹھہر و ٹھہر و تم مونے آدمی ہو۔

۱۷۶۳- عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دور رکعت ہے۔ پھر جب تجھے معلوم ہو کہ صبح آگئی تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ پھر ابن عمرؓ سے پوچھا گما کہ دو دور رکعت کے کیا معنی ہیں؟ انھوں نے کہا ہر دور رکعت کے بعد سلام پھیرنا جائے۔

۱۷۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر صبح سے پہلے پڑھو۔

۱۷۶۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

أَوْطِيلُ بَيْنَمَا الْقِرَاءَةُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَصَحْبُهُمْ أَلَا تَدْعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْإِذَاذَ بِأَذْنِهِ قَالَ خَلَفْتُ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةً.

۱۷۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بَيْنَمَا وَزَادَ وَيُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَعْ بَعْ إِنَّكَ لَصَحْبُهُمْ.

۱۷۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يَذِرُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)) فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنِي مَثْنِي قَالَ ((أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ)).

۱۷۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا)).

۱۷۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُتْرِ فَقَالَ ((أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ)).

بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ

۱۷۶۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلُهُ وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)) رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةً.

۱۷۶۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَنْتُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَزُقْهُ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)).

بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ

۱۷۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ)).

۱۷۶۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ)) طُولُ الْقُنُوتِ ((قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ.

بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ

فِيهَا الدُّعَاءُ

۱۷۷۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَفَّقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ)).

باب: جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخر میں وتر نہ پڑھ سکے گا اس کو اول حصہ میں پڑھ لینا چاہیے ۱۷۶۶- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھے گا تو اول شب میں عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور جب کہ آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ وتر آخر شب میں پڑھے۔ اس لیے کہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے اور ابو معاویہ نے محضوہ کہا (معنی دونوں کے ایک ہیں)۔

۱۷۶۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ آخر رات میں نہ اٹھ سکے گا پس چاہیے کہ وتر پڑھ لیوے پھر سو جائے اور جس کو رات کو اٹھنے کا یقین ہو وہ آخر میں وتر پڑھے اس لیے کہ آخر رات کی قرأت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

باب: سب سے افضل نماز لمبی قرأت والی ہے

۱۷۶۸- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑے رہنا ہو۔

۱۷۶۹- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

باب: رات کے اس لمحے کے بارے میں جس میں دعا

قبول ہوتی ہے

۱۷۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے۔ اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

۱۷۷۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ اسے دے دیتا ہے۔

باب: رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر کی ترغیب کا بیان

۱۷۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخر تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخش چاہے میں اسے بخش دوں۔

۱۷۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اترتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں۔ کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔ غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

۱۷۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگے والا ہے کہ وہ اسے دیوے۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی بخش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

۱۷۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان

۱۷۷۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) .

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْبُحَايَةِ فِيهِ

۱۷۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)) .

۱۷۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ)) .

۱۷۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ)) .

۱۷۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ

دنیا کی طرف آدمی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے
کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے
دوں۔ پھر فرماتا ہے کہ کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا
اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

۱۷۷۶- سعد بن سعید سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے اور یہ
زائد ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے اور کہتا
ہے کون ہے جو اس کو قرض دے جو مفلس نہ ہوگا اور نہ ظلم کرے گا۔

۱۷۷۷- ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تمہاری رات گزر جاتی ہے
تو اترتا ہے آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے؟
کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے؟ کون ہے جو دعا
کرے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

۱۷۷۸- ابواسحاق سے یہ حدیث ذکر کی گئی ہے سوائے اس کے
کہ منصور کی حدیث پوری اور زیادہ ہے۔

رمضان میں قیام یعنی تراویح

کا بیان

۱۷۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جو رمضان کی رات میں ایمان اور ثواب کی راہ سے نماز پڑھے اس
کے گناہ بخشے جائیں گے۔

اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبُ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ
يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ ((قَالَ مُسْلِمٌ ابْنُ
مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

۱۷۷۶- عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ ((ثُمَّ يَنْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ
مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ)).

۱۷۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يَهْجُلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ
ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ
هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ
مِنْ ذَا عٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)).

۱۷۷۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ أَنَّ
حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَثَمٌ وَأَكْثَرُ.

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

وَهُوَ التَّرَاوِيعُ

۱۷۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

(۱۷۷۷) ﴿﴾ ان سب احادیث صحیحہ سے پروردگار کا ہر شب تراویح اللہ تعالیٰ شانہ کی ایک مفت طاعت ہے ثابت ہو اور اس کے ظاہری معنی پر
بلا کیف ایمان لا تا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہ تاویلات باطلہ دور انکار ہیں۔ اس لیے کہ کوئی
فرشتہ وغیرہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے جو مانگو سودوں جو دعا کرو قبول کروں۔ یہ خاص اللہ کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اس کی کسی مفت سے یہ
سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جیسے تراویح صلا، آنا، ہنسا، تعجب
کرنا، استوا، غصہ کرنا، رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں۔ یہی نمذ ہے کہ اس کے ظاہر معنی پر ایمان لا تا اور اس
کی کیفیت اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اس کو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر
شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور رسول کا ملنا اور رحمت کا جو شاد قبولیت کا خوش اور الطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے۔

۱۷۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَبْلَهُ)) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمرَ عَلَى ذَلِكَ.

۱۷۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ یاروں کو تاکید سے حکم کریں اور فرماتے جو رمضان میں ایمان کے درس کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہا رات کو نماز پڑھتا)۔

۱۷۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۷۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

۱۷۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قِيَامَ قِيَامِهَا أَرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ)).

۱۷۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شب قدر میں جاگتا عبادت کرتا رہے اور جان لے کہ یہ شب قدر ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاوے گا۔

۱۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْرُصَ عَلَيْكُمْ)) قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

۱۷۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے۔ دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔

۱۷۸۴- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اس کا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ جمع ہوئے اور حضرتؐ نکلے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے۔ پھر لوگ پکارنے لگے نماز، نماز اور آپؐ نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا اور بعد حمد و صلوٰۃ کے کہا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز تراویح فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

باب: شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر

ہونے کا بیان

۱۷۸۵- زر سے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسودہ کہتے ہیں کہ جو سال

۱۷۸۴- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالثَةِ فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لَصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْرُضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَتَعْجزُوا عَنْهَا)).

بَابُ النَّذْبِ الْأَكِيدِ إِلَى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَدَلِيلٍ مَنْ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

۱۷۸۵- عَنْ زُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

(۱۷۸۴) ان سب حدیثوں سے رمضان میں رات کی نماز کی فضیلت ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ نے بھی تین روز تراویح جماعت سے پڑھی۔ جماعت بھی سنت ہوئی اور رکعات کی تعداد بیس مننون ہیں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں کہ رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو مباح ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہیں بلکہ عید، کسوف اور استسقاء میں جماعت اولیٰ ہے اور جماعت کے سوا مسجد میں بھی نوافل کارواہو نا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اقتداء اس کی رو سے جس کی امامت کی امام نے نیت کی ہو اور یہی صحیح ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کام میں مصلحت اور مفیدہ دونوں جمع ہوں تو اس کا تدارک اولیٰ ہے جیسے آپؐ نے تراویح فرض ہو جانے سے ترک کر دی اور پھر آپؐ نے اپنے ترک کرنے کی وجہ بھی بیان کر دی کہ یا رسول اللہ کادل خوش ہو جائے اور خطبہ میں تشہد اور الما بعد کا لفظ کہا کہ یہ دونوں مننون ہیں۔

بھر تک جاگے اس کو شب قدر ملے۔ ابی نے کہا قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک شب قدر رمضان میں ہے اور وہ قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے۔ مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے اور کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کوئی رات ہے۔ وہ وہی رات ہے جس میں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جاننے کا حکم کیا۔ وہ وہ رات ہے جس کی صبح کو ستا کیسویں تاریخ ہوتی ہے اور نشانی شب قدر کی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شعلہ نہیں ہوتی۔

۱۷۸۶- ابی نے کہا واللہ میں لیتہ القدر کو جانتا ہوں کہ وہ اسی رات میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاننے کا حکم کیا اور وہ ستا کیسویں رات ہے۔ اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور کہا شعبہ نے کہ یہ بات مجھ سے میرے ایک رفیق نے عہدہ کی طرف سے بیان کی۔

۱۷۸۷- شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا اور شعبہ کے شک اور بعد والے لفظوں کا ذکر نہیں کیا۔

باب: نماز اور دعائے شب

۱۷۸۸- ابن عباس نے کہا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا (اس لیے کہ حضرت کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نئی رات کو اٹھے اور اپنی قضا حاجت کو گئے پھر اپنا منہ اور ہاتھ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دو وضووں کے نیچے وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُمِّي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَخْلُفُ مَا بَيْنَتْنِي وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ لَيْلَةُ النَّبِيِّ أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَرَتْهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا.

۱۷۸۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عَلَيَّ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكُّ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ لِي عَنْهُ. (۱)

۱۷۸۷- وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكُّ شُعْبَةَ وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ

۱۷۸۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشَّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقُبُورَةَ فَاطْلَقَ شَيْئًا قَامَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَ

(۱) مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے عیسیٰ اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے اوپر کی روایت کے مانند اور شعبہ کے شک کرنے کا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۷۸۶) شب قدر کا مفصل بیان آگے آئے گا انشاء اللہ۔

گر لیا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں حضرت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کے لیے ہوشیار تھا (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو حضرت کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ہے)۔ اور میں نے وضو کیا اور آپ کی باتیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا (اس سے معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا ہو)۔ غرض کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سو جاتے تھے خراٹے لیتے تھے۔ پھر بلا ل آئے اور آپ کو صبح کی نماز کے لیے اگاہ کیا اور آپ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اور آپ کی دعائیں یہ لفظ تھے اللھم سے عظم لی نور اسک یعنی یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھادے میرے لیے نور۔ کریب (جو راوی حدیث ہیں) نے کہا ہے کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لیے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے ابن عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات کی انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہیں اور ذکر کیا کہ میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا ہوا اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کی (یعنی ان سب میں حضرت نے نور مانگا)۔

۱۷۸۹- کریب جو ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کو ابن عباسؓ نے خبر دی کہ وہ ایک رات ام المومنین حضرت میمونہؓ جو مسلمانوں کی ماں اور ان کی خالہ ہیں کے گھر رہے۔ ابن عباسؓ نے کہا

وَضُوءًا بَيْنَ الْوَضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أُنْبِغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّبِعُهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي عَنْ بَيْنِيهِ فَتَوَضَّأْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَنَاءَهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظْمٌ لِي نُورًا)) قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبَّحًا فِي الثَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَخَدَّيْتِي بِهِنَ فَذَكَرَ عَصِيْبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ حَصَلَتَيْنِ.

۱۷۸۹- عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي

(۱۷۸۹) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے اور وتر میں بھی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا اور سچ میں سلام پھیر دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جو مؤمنوں کے امام کے پاس آنے کا تاکہ لڑ

240

کے بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر دایمی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سوتے خرائے لیتے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عرو نے کہا میں نے یہ حدیث یکسر سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ یہ بے گناہ ہے۔

۱۷۹۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آئیں تو مجھے بھی جگادینا اور رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دایمی طرف کر لیا اور میں جب ذرا اوگھ جاتا تو آپ میرے کان پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھیں۔ پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خرائے سنتا تھا۔ پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھیں۔

۱۷۹۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا پھر ان سے وضو کے بارے میں بیان کیا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور تھوڑے پانی سے کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو نبی نے کیا تھا پھر میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھ کو پیچھے سے کھینچ کر دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے۔ پھر بلال آئے اور نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہیں ٹوٹا) نبی کا خاصہ ہے اس لیے کہ ہم کو پہنچا ہے کہ نبی کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا۔

فَعَلَيْتَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَحَقَّلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمَرُو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَّجِ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ.

۱۷۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَاتُ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتِ بِطِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَحَقَّلَنِي مِنْ شِقِيقِ الْأَيْمَنِ فَحَقَّلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْجَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَحْتَسَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفْسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۷۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَوَضَّأَ مِنْ شَنْ مُعَلَقٍ وَضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيَقْلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى فَصَنَعَتْ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَنَّتْ فَصَلَّى عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَحَقَّلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سَفْيَانٌ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامَ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

۱۷۹۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا۔ بہت اچھا وضو کروں کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا یعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خرائے ہی سے پہچانتے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

۱۷۹۵- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریم کو ملا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ ”واجعلنی نوراً“ اور اس میں کوئی شیعہ نہیں۔

۱۷۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرایا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

۱۷۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَلَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ قِبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْحَفْنَةِ نَوْ الْقَصْعَةِ فَأَكْبَهُ يَدِيهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى حَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا)).

۱۷۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَّمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتَهُ حَدِيثَ غَنْدَرٍ وَقَالَ ((وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشْكُ)).

۱۷۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَأَقْصَرُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوُجُوهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِبَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَتَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

اس کا بندھن کھولا اور وضو کیا کہ وہ وضو نہیں تھا اور دعا میں یہ کہا
یا اللہ بڑا کر دے میرا نور اور واجعلنی نوراً کا لفظ نہیں کہا۔
۱۷۹۷- کرب رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابن عباس رضی
اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس گئے
اور اس کو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو
میں کچھ بھی نہیں کی اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلوں سے دعا
کی۔ سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کرب نے بیان کئے تھے مگر مجھے اس
میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہا یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور
اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور نیچے نور اور داہنے
اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں
نور اور بنادے مجھے نور۔

۱۷۹۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا
کہ میں سویا (مسلمانوں کی ماں اور اپنی خالہ) میمونہ کے گھر جس
رات میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے کہ میں
آپ کی رات کی نماز دیکھوں۔ پھر تھوڑی دیر آپ نے اپنی بی بی
سے باتیں کیں پھر سورہے اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی
ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔

۱۷۹۹- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ جاگے مسواک کی اور
وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے
آخر سورت تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں اور اس
میں بہت لمبا قیام کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سورہے یہاں
تک کہ خراٹے لینے لگے۔ غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت

فَحَلَّ شَيْئَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ
(عَظِيمٌ لِي نُورًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا.
۱۷۹۷- عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ
لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِلَى الْفَرْتَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا قَنَوصًا وَلَمْ يَكْخِرْ مِنَ
الْمَاءِ وَلَمْ يَقْصُرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ
قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَتِهِ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتِي
عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي
نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي
فَرْقِي نُورًا وَفِي تَخَنُّي نُورًا وَفِي يَمِينِي نُورًا
وَفِي شِمَالِي نُورًا وَفِي بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَفِي خَلْفِي
نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَعَظِيمٌ لِي نُورًا)).

۱۷۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ
قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ
ﷺ عِنْدَهَا لَأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ
الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ قَنَوصًا وَاسْتَنْزَلَ.

۱۷۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَنْظَفَ فَتَسَوَّكَ
وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِلَّذِينَ يَتَفَكَّرُونَ
هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
رَكْعَتَيْنِ قَاطِلًا فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

پڑھیں ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی۔ پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اللھم سے آخر تک یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور۔

ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سَبَّحَ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَأْذِنُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْثَرَ بِلِلَّاتٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْقِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ قَوْفِي نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا اللَّهُمَّ أَغْطِنِي نُورًا))۔

۱۸۰۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رات رہا تو نبی اکرم ﷺ رات کو نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی اکرمؐ نے مشکیزے کے پاس قیام کیا۔ آپؐ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب میں نے نبی اکرمؐ کو اس طرح کرتے دیکھا تو میں نے بھی کھڑے ہو کر مشکیزے سے وضو کیا اور نبی اکرمؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ میں نے سوال کیا کہ کیا نبی اکرمؐ نے یہ کام نفل نماز میں کیا تھا تو ابن عباسؓ نے کہا ہاں۔

۱۸۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَدَأْتُ ذَلِكَ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغُرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْغُرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقْبَةِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يُغْدِلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشُّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَيْبَى التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ۔

۱۸۰۱- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عباسؓ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو آپؐ میری خالہ میمونہ کے گھر تھے میں نے وہ رات ان کے ساتھ گزاری آپؐ رات کو نماز پڑھنے لگے میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔

۱۸۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ فَبَدَأَ مَعَهُ بِلَالُ اللَّيْلَةِ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ۔

۱۸۰۲- ابن عباسؓ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۸۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَدَأْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ تَحُوَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ۔

۱۸۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

۱۸۰۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے بیٹک تو ہی جسے چاہے سیدی راہ بتاتا ہے۔

۱۸۱۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز میں کھڑے ہوتے انہی وجہ سے انوب الیک تک پڑھتے یعنی میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو میرا پالنے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ اس لیے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشا مگر تو اور سکھا دے مجھ کو اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا ان کو مگر تو اور دور رکھ مجھ سے بری عادتیں نہیں دور رکھ سکتا ان کو مگر تو۔ میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہو سکتی (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً خالق القردة والحنازیر نہیں کہا جاتا۔ یا رب الشون نہیں کہا جاتا یا شر تیری طرف نہیں چڑھتا جیسے کلہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شر نہیں اگرچہ ہمارے لئے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں اسلئے کہ ہر چیز کو تو نے حکمت کے ساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بلند ذات والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو اللہم سے وعصی تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں تیرے لیے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں۔ جھک گئے تیرے لیے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو اللہم سے من شنی بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے ہمارے

اٰهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ يٰ اٰهْدِنِكَ اِنْكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ))

۱۸۱۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ إِنِّي ((وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ صَلَاتِي وَسُكُوتِي وَمَخْيَايَ وَمَخَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَيَذَلِكَ أَمْرُي وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِ إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبَكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَخْيَ وَعَظْمِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ((وَإِذَا سَجَدَ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبَكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

وَسَقُ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ
الْخَالِقِينَ)) ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرٍ مَا يَقُولُ بَيْنَ
التَّسْبِيحِ وَالتَّسْلِيمِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا
قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))

پروردگار حمد تیرے ہی لیے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور ان
کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس بھر اور جب سجدہ
کرتے تو اللهم سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ میں نے تیرے
لیے بنی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوں
میرے منہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا ہے اور
تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا بڑی برکت
والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر آخر میں تسبیح اور سلام
کے بیچ میں کہتے اللهم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو جو میں
نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور
جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر تو سب سے
پہلے تھا اور سب کے بعد ہے گا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۱۸۱۳- اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی
پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے
اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یعنی اللہ نے سن لیا جس نے
اس کی تعریف کی اے ہمارے رب اور سب تعریف تیرے ہی
لیے ہے اور کہا وصورہ فاحسن صورہ اور کہا جب سلام کہتے
اللهم اغفر لی ما قدمت وآخر حدیث تک اور تسبیح اور سلام کے
درمیان کا ذکر نہیں کیا۔

باب: تہجد میں لمبی قرأت کا مستحب ہونا

۱۸۱۳- عَنْ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَثَّرَ ثُمَّ قَالَ ((
وَجْهَتْ وَجْهِي)) وَقَالَ ((وَأَنَا أَوَّلُ
الْمُسْلِمِينَ)) وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ
((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))
وَقَالَ ((وَصُورَةٌ فَأَحْسَنَ صُورَةٍ)) وَقَالَ وَإِذَا
سَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ)) إِلَى آخِرِ
الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّسْلِيمِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي

صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۸۱۴- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک رات رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے سورہ بقرہ شروع کی اور
میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے۔
پھر آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک
دو گانہ میں پوری سورت پڑھیں گے۔ پھر آپ آگے بڑھ گئے۔

۱۸۱۴- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْبَيِّنَةِ ثُمَّ
مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ
يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ

پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ہتھ پھیر کر پڑھتے تھے اور جب گزرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گزرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گزرتے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنی پاک ہے میرا پروردگار بڑا ہی والا اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر برابر تھا۔ پھر کہا سبحان اللہ جس نے اس کی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب پھر سجدہ کیا۔ پھر کہا میل رب پاک ہے بلند ذات والا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سبحان اللہ جس نے اس کی تعریف کی اسے ہمارے رب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

۱۸۱۵- ابوہریرہ نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرأت یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا۔ کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں۔ ۱۸۱۶- عمار سے اس سند کے ساتھ مذکور بالا حدیث منقول ہے۔

باب: تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

۱۸۱۷- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اس کے ایک کان میں یا دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

عِمْرَانُ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتْرَسِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُورَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَحَقَّلَ يَقُولُ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ ((رَبِّيَ الْأَعْلَى)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ مِنَ الزُّبَايْدَةِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبُّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

۱۸۱۵- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَاعَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ فَبَلَّ وَنَا هَمَمْتُ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ. ۱۸۱۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ

اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ

۱۸۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ((ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ))

(۱۸۱۷) ☆ یا تو یہ استعارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرما رہا ہے یا شیطان نے اس کو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل و حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہے جس سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے۔

۱۸۱۸- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ رات کو قافطہ کو دیکھنے کے لیے یونی تشریف لے گئے اور فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد)؟ تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری جائیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے اور میں نے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کے وقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ مجھڑا ہوا ہے۔

۱۸۱۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً فَقَالَ ((أَلَا تُصَلُّونَ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنَا بَعَثْنَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَبَعْنَاهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا))

۱۸۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر چھوٹک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو کیا تو دو گرہیں کھل گئیں اور جب نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں گونگندہ دل ست۔

۱۸۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْقِي بِالنَّبِيِّ ﷺ ((يَغْفِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ غَفَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ غَفْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ غَفْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتْ الْغَفْدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا))

باب: نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ

وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ

۱۸۲۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي بَيْتِكُمْ خَيْرًا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي الْمَسْجِدِ

(۱۸۱۸) ☆ آپ کو ان کا یہ جواب پسند نہیں آیا اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور غور و کار تھا۔ اسی لیے آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ اس حدیث سے تہجد کی ترغیب ثابت ہوئی اور آدمی کا اپنے رفیقوں کو حکم کرنا اور اپنے لوگوں کے لیے امام کی خبر گیری اور مصالحہ دین و دنیا میں رعایت کرنا اور معلوم ہوا کہ جب کوئی ناصح کی نصیحت قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور کنارہ نہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں کوئی اور مصلحت دیکھے۔

(۱۸۱۹) ☆ تہجد گزار اکثر خوش مزاج پاك طینت صاف طینت نیک چالاک ہوتے ہیں گھریبا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پھر بیٹا کرتی ہے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول جاگتے وقت یاد الہی کرنا۔ چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں جمع کیں ہیں۔ دوسرے جاگتے وقت وضو کرنا اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہی ہو۔ تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ چوتھے معلوم ہوا کہ شیطان کا دفعہ ذکر الہی وضو اور نماز ہے۔

(۱۸۲۰) ☆ جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے ہیں یا مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں دیے ہی گھروں کو نماز سے خالی مت کرو اور لٹے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا قُبُورًا)) .

۱۸۲۱- عَنْ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا قُبُورًا)) .

۱۸۲۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قُضِيَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِنَفْسِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي نَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)) .

۱۸۲۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ النَّيْتِ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ وَالنَّيْتِ الَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) .

۱۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ النَّيْتِ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ)) .

۱۸۲۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصْمَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُلِّي فِيهَا قَالَ فَتَنَعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ قَلَمَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضَّبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتُبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ

و سلم نے فرمایا کہ اپنی کچھ نمازیں گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان مت بناؤ۔

۱۸۲۱- ابن عمرؓ نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ۔

۱۸۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لیے اٹھا رکھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

۱۸۲۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس گھر میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔

۱۸۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لیے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے۔

۱۸۲۵- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا پورے کا ایک حجرہ بنایا اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور اس میں نماز پڑھنے لگے۔ پھر آپ کے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپ نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپ کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنگریاں

ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت ایسی ہی رہتی تو مجھے گمان ہو گیا تھا کہ یہ نماز بھی تم پر فرض نہ ہو جائے۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے۔

اس سے مراد نفل نماز ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض بھی گھر میں پڑھا کر دو کہ عورتیں تمہاری اقتدا کریں یا یتیم اور یتیم وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو۔

الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ))

جو گھر میں ہو (کہ ریاست دور رہے)۔

۱۸۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا لَيْلِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَلَذَّكَرُوا نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ ((وَكَوْ كُيْبٌ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ))

۱۸۲۶- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور نبی ﷺ نے اس میں کئی رات نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث سابق کے مانند اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اس کو ادا کر سکتے۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ

باب: ایسی عمل کی فضیلت

اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

۱۸۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحِجُّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْتَطِعُ بِالنَّهَارِ فَنَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَيَّ اللَّهُ مَا ذُوومَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ)) وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَيْنُوهُ.

۱۸۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک بوریا تھا کہ آپ اس کو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اور اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اس کو بچھا لیتے تھے۔ پھر لوگوں نے ایک رات جھوم کیا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنے کی تم کو سہار ہو اس لیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا۔ تم عمل سے تھک جاؤ گے اور اللہ کے آگے بہت محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اس کو ہمیشہ کیا کریں۔

۱۸۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ ((أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ))

۱۸۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۸۲۹- عَنْ عُلْفَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ جَمْعَةً وَأَيْكُمُ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ

۱۸۲۹- علفمہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو کسی عبادت کے لیے خاص فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں ان کی عبادت ہمیشہ تھی اور تم میں سے کون آپ کی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے۔

۱۸۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

۱۸۳۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى أَذْوَمُهَا وَإِنْ قُلَّ)) قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتْ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ.

بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَانُ أَوْ الذِّكْرُ بَأَن يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

۱۸۳۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِرَبِّتٍ تُصَلِّي فَيَذَا كَسِبَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ ((خُلُوهُ يُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا كَسِبَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ)) وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٍ ((فَلْيَقْعُدْ)).

۱۸۳۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ.

۱۸۳۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتُ تُوَيْبٍ بِنِ حَبِيبٍ بِنِ أَسَدٍ بِنِ عَبْدِ الْعَزْزِ مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْبٍ وَزَعَمُوا أَنَّهُ لَا تَنَامُ اللَّيْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلُ ((خُدُّوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسَامُ اللَّهُ حَتَّى تَسَامُوا)).

۱۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا کہ اللہ کے آگے سب سے پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ رومی نے کہا اور حضرت عائشہ کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت کرتیں اس کو ہمیشہ لازم کر لیتیں۔

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

۱۸۳۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی۔ کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ زینب کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب سوت ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو کھول ڈالو چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے۔ پھر جب سوت ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے۔ (۱) ۱۸۳۲- انس اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۳- عروہ کو ام المؤمنین زوجہ حبیبہ خدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولاء بنت تویب ان کے پاس سے گزری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرت سے عرض کی کہ یہ حولاء بنت تویب ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر سوتی نہیں رات کو۔ پھر فرمایا اختیار کرو عمل جس قدر کہ تمہیں طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں سمجھے گا۔

۱۸۳۴- حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپ

(۱) ☆ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت شیبان بن فروخ نے ان سے عبد الوارث نے ان سے عبد العزیز نے ان سے انہوں نے ہی سے۔

نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں جھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابواسامہ کی روایت میں ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی ایک عورت ہے۔

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

۱۸۳۵- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجائے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

۱۸۳۶- امام بن مسعود نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کارات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن میں اٹکنے لگے (نیند کے غلبہ سے) نہ جانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے۔

وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ امْرَأَةٍ قَالَتْ ((مَنَ هَذِهِ)) قُلْتُ امْرَأَةً لَّا تَنَامُ تُصَلِّيُ قَالَتْ ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَأَيْمُلُ اللَّهُ حَتَّى تَمْلُؤُوا)) وَكَانَ أَحَبَّ إِلَيْنِ إِلَيْهِ مَا دَوَّامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَهِيَ حَدِيثٌ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ.

بَابُ أَمْرٍ مَنَ تَعَسَّ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بَانَ تَرَقَّدَ أَوْ يَقْعُدُ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

۱۸۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنِ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَفْهِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ))

۱۸۳۶- عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَخْبَارُهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ أَوْ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ))



کتاب فضائل القرآن فضائل قرآن کا بیان

باب: قرآن کی تنبیہائی کرنے کا حکم

۱۸۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلادی جس کو میں فلاں سورۃ سے چھوڑ دیتا تھا۔

۱۸۳۸- حضرت عائشہ نے فرمایا نبی ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔

۱۸۳۹- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چھوڑ دیا تو چل دیا۔

۱۸۴۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے مثل حدیث مالک کے روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے والا جب اٹھ کر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہتا تو بھول گیا۔

۱۸۴۱- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت برا ہے ان میں کا وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہتا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو

بابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ

۱۸۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا)) آيَةً كُنْتُ أَسْقِطُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ((.

۱۸۳۸- عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أَنْسِيَهَا)).

۱۸۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)).

۱۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذِكْرًا وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَ)).

۱۸۴۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بِنَسْمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كُنْتُ وَكَتَبْتُ بَلْ هُوَ نَسِيَ))

(۱۸۴۱) ☆ اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھے ہیں اور وہ تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کہ کہنے کو آپ نے مکرر دہرایا اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کے واسطے فرماتا ہے اَتَكِلُ اَيْتَانِ

کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان چار پایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو۔

۱۸۴۲- شقیق نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ قرآن کا خیال رکھو اس لیے کہ وہ سینوں سے ان چار پایوں سے جلد بھاگنے والا ہے جن کا ایک زانو بندھا ہوا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے بھلا دیا گیا۔

۱۸۴۳- شقیق نے کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے آدمی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میں بھلا دیا گیا۔

۱۸۴۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال کرو قرآن کا اس لیے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ وہ قرآن اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے۔

باب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا بیان

۱۸۴۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (ایسے بیمار اور محبت) سے کسی چیز کو نہیں سنتا جیسے نبی ﷺ سے خوش آواز کو جو خوش آواز سے قرآن کو پڑھے۔

۱۸۴۶- اسی سند کے ساتھ ابن شہاب سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ تَفْصِيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ بِعَقْلِيهَا))

۱۸۴۲- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرَبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ تَفْصِيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيَ))

۱۸۴۳- عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَسْمًا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتٍ وَكَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيَ))

۱۸۴۴- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ ثَقَلًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عَقْلِيهَا)) وَكَلَفْتُ الْحَدِيثَ لِابْنِ بَرَاءٍ

فَبَابِ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ

بِالْقُرْآنِ

۱۸۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ ((مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))

۱۸۴۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))

لَهُ فَنَسِيَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ نَنْسِي عَنْ نَبِيِّهِمْ هَارِي آتِيَتْ آتِيَتْ كَوْنًا لَهَا فِي طَرَحِ آجٍ بَهْلَا جَانِے گا اور یہ کراہت تخریبی ہے۔

(۱۸۴۵) آؤں اور سماع دونوں کے معنی لغت میں سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اس پر بلا کیف مثل اور صفات کے ایمان لانا ضروری ہے۔

۱۸۴۷- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح کہ اس نبی سے خوش آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھے۔^(۱)

۱۸۴۸- ابن الحدادیؒ اسی مفہوم کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں صحیح کالفظ نہیں ہے۔

۱۸۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نبی کے خواجائی سے بلند آواز سے قرآن پڑھنے سے زیادہ کسی چیز پر ابراز نہیں دیتے۔

۱۸۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۸۵۱- بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

۱۸۵۲- ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ سے فرمایا اگر تم مجھے دیکھتے جب میں کل رات تمہاری قرأت سن رہا تھا تو بہت خوش ہوتے۔ بیشک تم کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

۱۸۵۳- عبد اللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنی راہ میں سورہ فتح پڑھی (یعنی انا فتحنا)

۱۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَدْنُ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ ((مَا أَدْنُ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)) .

۱۸۴۸- عَنْ ابْنِ الْهَادِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَبِلَا سَوَاءٍ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَغْلُ سَمِعَ .

۱۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَدْنُ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ كَأَذَانِهِ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)) .

۱۸۵۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْتَسِي بِنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ ((كَأَذَانِهِ)) .

۱۸۵۱- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوْ النَّاشِعِرِيُّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزْمِيرِ آلِ دَاوُدَ)) .

۱۸۵۲- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي مُوسَى ((لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْمَعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَفَعْدَ أُوتَيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزْمِيرِ آلِ دَاوُدَ)) .

۱۸۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمَدَنِيِّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْفَتْحِ فِي

(۱) ☆ مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن ایوب اور حقیہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسطیقل نے ان سے محمد بن عمرو نے ان سے ابی سلمہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے انھوں نے نبی سے یحییٰ بن کثیر کی روایت کے مثل مگر یحییٰ نے اپنی روایت میں مٹا دیا کہہ۔

(۱۸۴۹) ☆ ترجیح کہتے ہیں آواز کے لرزے اور کاہنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن میں ہو عادل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے۔ اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے ادا کریں مگر گویوں اور عشاق شہساز کی آواز سے پڑھتا ہے اولیٰ ہے۔

اپنی سواری پر آواز دوہراتے گئے اپنی قرأت میں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں آپ کی قرأت تم کو سنانا۔

۱۸۵۳- عبداللہ بن مغفلؓ نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر آپ سورۃ فتح پڑھتے تھے اور ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دہرایا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی قرأت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے نبیؐ سے ذکر کیا۔

۱۸۵۵- اس سند سے بھی چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

باب: قرأت قرآن کی برکت سے تسکین کا ارتنا

۱۸۵۶- براۓ؎ نے کہا ایک شخص سورۃ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو لمبی رسیوں میں۔ سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اس کو دیکھ کر بھاگنے لگا پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے۔

۱۸۵۷- براۓ؎ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ کہف پڑھی اور رکھ میں ایک جانور بندھا تھا سو وہ بھاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکھا ایک بدلی ہے کہ اس نے اسکو ڈھا تک لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبیؐ سے کیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں پڑھے جا اس لیے کہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت کے وقت۔

مُسَبِّرُ نُهُ سُوْرَةُ الْفَتْحِ عَلٰی رَاجِلَيْهِ فَرَجَعَ فِي قِرَآءَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ يَحْتَمِلَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَآءَتَهُ

۱۸۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ قَالَ قَفَرًا ابْنُ مُغْفَلٍ وَرَجَعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۸۵۵- شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَالِدِ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ عَلٰی رَاجِلَيْهِ سَبِيرٌ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ

بَابُ نَزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
۱۸۵۶- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَطَيْنِ فَتَغَشَّيْنُهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَذَلُّوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((بَلَّتْ السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ)).

۱۸۵۷- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَتَطْرُقُ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اقْرَأْ فَلَمَّا قَابَهَا السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ)).

(۱۸۵۶) ☆ کینہ کے کی معنی ہیں۔ مختار اور عمدہ اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ایک شے ہے کہ اس میں اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتھ فرشتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں کا ایک آدمی فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور فضیلت قرات کی اور سبب نزول رحمت ہونا اس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قرأت کے ثابت ہوا۔

۱۸۵۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ فَذَكَرًا نَحْنُهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُرُ.

۱۸۵۹- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مَرْبِدِهِ إِذْ جَاءَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أُيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَحَبِثْتُ أَنْ تَطَأَ بِحَبِيٍّ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا بِمِثْلِ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوَى حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَقَدْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مَرْبِدِي إِذْ جَاءَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَأَ ابْنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أُيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْرَأَ ابْنُ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أُيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْرَأَ ابْنُ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ بِحَبِيٍّ قَرِيبًا مِنْهَا حَبِثْتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ بِمِثْلِ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوَى حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَلِّغْ الْمَلَائِكَةَ كَأَنَّ تَسْمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَبْرُ مِنْهُمْ)).

۱۸۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْزَجَةِ رِيحًا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الثَّمَرَةِ

۱۸۵۹- سیدنا ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حنظل اپنی کھجور کی کھلیاں میں ایک شب قرآن پڑھتے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے جاتے تھے اور پھر وہ کودتا تھا پھر وہ پڑھنے لگے پھر وہ کودنے لگا تو انھوں نے کہا کہ میں ڈرا کہ کہیں بچی کو چکل نہ ڈالے۔ سو میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور کیا دیکھا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اس میں چرائے سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھ چلا یہاں تک کہ میں نے اس کو پھر نہ دیکھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! شب کو اپنے کھلیاں میں قرآن پڑھتا تھا کہ ایک بارگی میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا پڑھے جاے ابن حنظل! انھوں نے عرض کیا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ کودنے لگا پھر فرمایا آپ نے پڑھے جاے ابن حنظل! پھر آپ نے فرمایا پڑھے جاے ابن حنظل! انھوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور بچی گھوڑے کے پاس تھا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں بچی کو چکل نہ ڈالے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اس میں چرائے سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھا تھا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا یہ فرشتے تھے کہ تمہاری قرأت سنتے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ ان فرشتوں کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

۱۸۶۰- ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر مزہ ایشھا ہے

اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے پھول کے مانند ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندران کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ کڑوا ہے۔

۱۸۶۱- قتادہ سے بھی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر ہمام کی روایت میں منافق کے بدلے قاجر ہے۔

باب حافظ قرآن کی فضیلت

۱۸۶۲- ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کا مشاق (اس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اکتاہے اور اس کو محبت ہوتی ہے اس کو دو گنا ثواب ہے۔

باب: قرآن کے ماہر اور اس کو انک انک کر پڑھنے

والے کی فضیلت

۱۸۶۳- قتادہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور مشقت سے پڑھتا ہے اس کے لیے دو ہر ثواب ہے۔

باب: افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا

بیان

لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا خُلٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْوَيْحَانَةِ يَخْجُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحِظَلَّةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌ))۔

۱۸۶۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْقَاجِرِ۔

باب فضیلتِ حافظِ القرآن

۱۸۶۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))۔

باب فضل الماهر في القرآن والذي

يتتعتع فيه

۱۸۶۳- عَنْ هَمَّامِ الدُّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ وَكَيْعٍ ((وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ))۔

باب استحباب قراءة القرآن على

أهل الفضل والحدائق فيه وإن كان

القارئ أفصل من المقرأ عليه

(۱۸۶۲) ☆ اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ انکھے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک اجر قرأت کا ہے اور ایک محنت کا۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن شیبہ نے ان سے ابن عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ابو بکر نے ان سے وکیع نے ان سے ہمام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں والذی یقرأہ وهو لیشتد علیہ لہ اجران یعنی جو پڑھتا ہے اور اس پر سختی ہوتی ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

۱۸۶۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيٍّ ((إِنْ اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) قَالَ اللَّهُ سَمَّيْنِي لَكَ قَالَ اللَّهُ ((سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَحَمَلْتُ أَنِّي يَتَكَبَّرُ

۱۸۶۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيٍّ بْنِ كَعْبٍ ((إِنْ اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيْنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَتَكُنِي

۱۸۶۶- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِيٍّ بَيْتُهُ

۱۸۶۵- وہی ہے جو اوپر گزر اگرا اس میں لم یکن الذین کفروا کے سنائے کا ذکر ہے۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلْاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّذَبُّرِ

۱۸۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

باب: قرآن سننے، حافظ سے اس کی فرمائش کرنے اور بوقت قراءت رونے اور غور کرنے کا بیان

۱۸۶۷- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں نے

☆ یہ روایت شکر اور بشارت کا تھا کہ رہے نصیب مجھ مٹ خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا۔ یہ نتیجہ تھا قرآن سے اللت اور نبی کی اتباع سنت کا۔ اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل بھی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کمزور والے کو سنائے تو مستحب ہے اور حکمت اس میں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سننے میں کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علماء فضلاء بھی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس سے جلالت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور ان کی اہمیت تحمل قرآن کے باب میں اور ان حضرت کے بعد آپ قاریوں اور پڑھنے والوں کے مقتدے ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں جب تراویح کی جماعت قائم کی تو ان ہی کو امام قرار دیا۔

☆ (۱۸۶۵) یہ سورت چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور تعلیم صدور اور اختلاف کے دور سے بھری ہے اس لیے اسی کے سنائے کا حکم ہوا اور شاید ان کو کسی طرح کا شبہ ہو کہ اس میں اس کا جواب مذکور ہو۔

☆ (۱۸۶۷) اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کیرا ہو گا جب ہم پائیں گے ہر امت میں سے ایک حال بتانے والا اور تجھ کو بلائیں گے ان سب کا حال بتانے کو اور اس آیت میں رسول اللہ کی بڑی علو شان معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمام امتوں پر گواہی دیں گے اور ہر نبی کی تصدیق ملے

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ بھی پڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جننا تو میں نے سر اٹھایا مجھے کسی نے چنگلی کی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے ہیں۔

۱۸۶۸- امش سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میرے آگے قرآن پڑھو اور آپ منبر پر تھے۔

۱۸۶۹- ابوالہیثم نے کہا کہ نبیؐ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ کے اوپر اترتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کو دوسرے سے سنوں۔ غرض عبد اللہ نے سورۃ نساء کے شروع سے پڑھا اس آیت تک فکیف اذا جننا اور آپ روئے۔ معمر نے کہا روایت کی مجھ سے معن نے ان سے جعفر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن مسعودؓ نے کہ نبیؐ نے فرمایا شہیداً علیہم الایۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا جب تک میں ان میں تھا یعنی زندہ تھا معمر کو شک ہے کہ کنت کہلایا دمت کہا معنی (دونوں کے ایک ہیں۔

قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَى عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أَشْهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ النَّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فُكِّفَ إِذَا جُنَّا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجُنَّا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَضَّيْتُ رَجُلًا إِلَى خَبِيئِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

۱۸۶۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَذَا فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْخَبَرِ ((أَفَرَأَى عَلَيَّ)).

۱۸۶۹- عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ((أَفَرَأَى عَلَيَّ)) قَالَ أَفَرَأَى عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أَجِبُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النَّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ فُكِّفَ إِذَا جُنَّا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجُنَّا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ)) شَكَ مِسْعَرٌ.

لے کریں گے اور یہ روایت اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور احوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اس کی فرمائش کرنا مستحب ہے اور قرآن سن کر روحانیت میں غور و فکر کرنا دین کے عہدہ کاموں میں سے ہے۔

۱۸۶۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر بچے ہو اور سامع بلند جگہ میں تو بے ادبی نہیں ہے۔

۱۸۶۹) ☆ حضرت نے یہ آیت سورہ نساء کی جب سنی تو گویا اس کے جواب میں حضرت یحییٰؑ کو قول پڑا کہ وہ بارگاہ الہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا اپنی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھایا پھر ان کا حال تو ہی جانتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو علم فیہ نہیں اور جو لوگ ان کو یا اولیائوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک سے بچائے آمین۔

۱۸۷۰- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حمص میں تھا مجھ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ میں نے سورۃ یوسف پڑھی۔ سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں اترامیں نے کہا تیری خرابی ہو اللہ کی قسم میں نے تو یہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھی ہے تو آپ نے فرمایا خوب پڑھا۔ غرض میں اس سے بات کر رہی رہا تھا کہ شراب کی بواس کی طرف سے آئی تو میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نہ پائے گا جب تک میں تجھے حد نہ مار لوں گا۔ پھر میں نے اس کو کوڑے مارے۔

۱۸۷۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث آئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں "احسنت" کا لفظ نہیں ہے۔

باب: نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا

بیان

۱۸۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آئے تو تین حاملہ اونٹیاں پائے جو نہایت فریبہ ہوں بڑی بڑی ہم نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تین آیتیں کہ ان کو آدمی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہے اس کے لیے تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں۔

۱۸۷۳- عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ میں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بلخان یا عقیق کو جاوے (یہ دونوں بازار تھے مدینہ

۱۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِحِمصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا مَكَدًا أَنْزِلْتُ قَالَ قُلْتُ وَتَحَلَّكَ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَمَا أَنَا أَكَلُمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْحَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْحَمْرَ وَتُكَلِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَنْزِعُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَحَلَدَنِي الْحَدَّ.

۱۸۷۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)).

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ

۱۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّجِبُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِيفَاتٍ عِظَامَ سِمَانَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثَ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِيفَاتٍ عِظَامَ سِمَانَ)).

۱۸۷۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ

(۱۸۷۲) ہذا یہ تعبیر صرف دنیا کے لوگوں کی فہمائش کے لیے آپ نے فرمائی روزہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں ابدی یاد رہنے والی ہیں رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی میں درجات عالیات پڑھانے والی جنت کے بلند درجوں چڑھانے والی مخلوق دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ ربح الازوال تھا ہو جائے وہی ہیں۔

میں) اور وہاں سے دو اونٹیاں بڑے بڑے کوہان کی لائے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر اس کے کہ کسی ناسہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سب اس کو چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا پھر کیوں نہیں جاتا تم میں سے ہر ایک مسجد کو اور کیوں نہیں سکھاتا نہیں پڑھتا وہ آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لیے دو اونٹیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹیوں سے اور چار بہتر ہے چار اونٹیوں سے اور اسی طرح جتنی آیتیں ہوں اتنی اونٹیوں سے بہتر ہیں۔

باب: قراءت قرآن اور سورہ بقرہ کی

فضیلت

۱۸۷۴- ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا اور دو سو مرتبہ چمکتی پڑھو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گی گویا دو بادل ہیں یاد و سائبان یاد و نگریاں ہیں اڑتے جانور کی اور حجت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف اور سورہ بقرہ پڑھو کہ لینا اس کا برکت ہے اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور چادو گر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

۱۸۷۵- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۱۸۷۶- نواس بن سماعان کلابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قرآن کو قیامت کے دن لائیں گے اور ان کو بھی

كُلُّ يَوْمٍ إِلَىٰ بَطْحَانٍ أَوْ إِلَىٰ الْعَقِيقِ قِيَامِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاتَيْنِ فِي غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعٍ رَحِمَ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِبٌ ذَلِكَ قَالَ ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَارْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنْ الْبَيْلِ))

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ

الْبَقَرَةِ

۱۸۷۴- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَّاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَخَاجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَّغْنِي أَنَّ الْبُطْلَةَ السَّحَرَةُ.

۱۸۷۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَكَأَنَّهُمَا)) فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَّغْنِي.

۱۸۷۶- عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

(۱۸۷۶) ☆ ان حدیثوں سے بڑی فضیلت سورہ بقرہ اور آل عمران کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفع نہیں ہے۔

جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تین مثالیں دیں کہ میں ان کو آج تک نہیں بھولا اول یہ کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہیں جیسے دو کالے کالے ساہن کہ ان میں روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں جیسی قطار باندھی ہوئی چیزوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف حجت کرتی ہو گی۔

باب: سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں

کی فضیلت

۱۸۷۷- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ ایک دن جبریلؑ نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑے زور کی سنی دروازہ کھلنے کی اور اپنا سر اٹھایا اور جبریلؑ نے کہا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اتر اور جبریلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترتا ہے کبھی نہیں اترتا سو آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوش خبری ہو آپ کو دونوں کی کہ آپ کو عنایت ہوئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے سوا آپؐ کے۔ ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے سورہ بقرہ کا فاتحہ۔ کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں ملے۔

۱۸۷۸- عبد الرحمنؓ نے کہا میں ابو مسعودؓ سے کعبہ شریف کے پاس ملا اور میں نے کہا مجھے ایک حدیث تمہاری زبانی پہنچی ہے سورہ بقرہ کی فضیلت میں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات کو پڑھے اس کو کافی ہیں۔

((يُؤْتِي بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَفْتَدُهُمْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَأَلْ عَمْرَانُ وَضُرِبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَهْطَالٍ مَا نَسِيَهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا جِزْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ تَخَاجَتَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا)).

بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ

الْبَقَرَةِ

۱۸۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَنْسَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ قُوْفِهِ قَرَفَ رَأْسُهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحِبُّ الْيَوْمَ لَمْ يَنْفُتِحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَتَزَلْ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَشِيرُ بِنُورَيْنِ أَوْ تَيْتَهُمَا لَمْ يُوْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتَبِعْهُ الْكِتَابَ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ

۱۸۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَهُ)).

تو جس کو اس کی شفاعت منظور ہو اسی پر عمل کرے اور عمل بغیر معنی معلوم ہوتے نہیں ہو سکتا پس عوام کو ضروری ہے کہ ترجمہ پڑھائیں۔ (۱۸۷۸) ☆ اس کو کافی ہیں یعنی تہجد کے بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آیتوں سے بچنے کو۔

۱۸۷۹- عَنْ مُسْعُودٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۸۸۰- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّةٍ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مُسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ فَمَنَّا لَهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

۱۸۸۱- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُهُ.

۱۸۸۲- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مَثَلُهُ.

۱۸۸۳- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ غُصِمَ مِنَ الشَّجَالِ)).

۱۸۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ وَ قَالَ هِشَامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ.

۱۸۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا الْمُضَنَّبِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

۱۸۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۸۸۰- ابو مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں پڑھے اس کو رات بھر کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن نے کہا کہ پھر میں ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو میں نے ان سے پوچھا اور انھوں نے نبی کی طرف سے وہی بیان کیا۔

باب: سورہ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

۱۸۸۱- ابو مسعود سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۸۸۲- ابو مسعود سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۸۸۳- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یاد کرے سورہ کہف کی اول کی دس آیتیں وہ دجال کے قتل سے بچے گا۔

۱۸۸۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ شعبہ نے کہا کہ سورہ کہف کی آخری آیات اور تمام نے شروع کی آیات کہی ہیں۔

۱۸۸۵- ابی بن کعب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمہدی اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس کوئی آیت سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔

(۱۸۸۰) ☆ پہلے عبدالرحمن کو یہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہنچی تھی اس واسطے انھوں نے چاہا کہ بلا واسطے میں بھی ان سے سن لوں تاکہ اپنی سند عالی ہو جائے۔ محدثین کے ہاں اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اس امت میں کہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی۔

(۱۸۸۳) ☆ ان دونوں میں ان آیتوں کا یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لیے کہ نجری لوگ طہ مزاج کہ پیش خیمہ ہیں بعینہ دجال کے۔ ان کا زمانہ میں بڑا لمبہ ہے اور ان کے خیالات قاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرانیہ کا اور معجزات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۸۸۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتیں بعض سے بعض افضل ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ آیت الکرسی حق

آپ نے فرمایا کہ اے ابوالہمدؓ کو نبی آیت اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم یعنی آیت الکرسی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا (یعنی شامی کا) میرے سینہ پر اور فرمایا اے ابوالہمدؓ تجھے علم مبارک ہو۔

باب: قل هو الله احد کی فضیلت

۱۸۸۶- ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تم تک جانتے ہو کوئی تم میں کا اس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھے؟ آپؐ نے فرمایا قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۸۸۷- قتادہؓ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس میں نبیؐ کا قول مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین ٹکڑے کئے (یعنی قصص اور احکام اور صفات اللہ) اور قل هو الله احد کو قرآن کا ایک ٹکڑا کیا (یعنی باری تعالیٰ کی عمدہ صفات سے بھری ہے)۔

۱۸۸۸- ابوبریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں۔ غرض کہ جمع ہو گئے جن کو جمع ہونا تھا پھر نبیؐ نکلے اور آپؐ نے قل هو الله پڑھی اور اندر چلے گئے۔ تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپؐ اندر گئے ہیں۔ پھر نبیؐ نکلے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے آگے تہائی کلام اللہ پڑھوں سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہے۔

۱۸۸۹- ابوبریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے

مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ ((يَا أَبَا الضَّمْبَرِ أَتَنْدَرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَغْلَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((وَاللَّهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الضَّمْبَرِ)).

باب فضل قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۱۸۸۶- عَنْ أَبِي الضَّمْبَرِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَتَعْجِزُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي ثَلَاثَةِ ثُلُثِ الْقُرْآنِ)) قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ)).

۱۸۸۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ جُزْأُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ أَجْزَاءَ لَفَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْأً مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ)).

۱۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَخْشَدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَخَشِدَ مَنْ خَشِدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أَرَى هَذَا خَيْرَ حَاثَةٍ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنِّهَا تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ)).

۱۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ

ﷺ اس وجہ سے افضل ہے سارے قرآن سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور ناموں کی جزیں مذکور ہیں جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زعمہ ہونا اور علم کامل اس کا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفات کی جزیں ہیں۔ پس یہ آیت ان سب کی جامع ہے اس لیے سب سے افضل اور اولیٰ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شامی کا تھا جتنے پر راسخ، پیچہ پر راسخ خلاف سنت ہے۔

اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپ نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا۔

۱۸۹۰- حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں قرآن پڑھتے اور قرأت کو قل ہو اللہ احد پڑھتے۔ پھر جب فوج لوٹ کر آئی لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں کہ اس کو پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ ﷻ فَقَالَ ((أَقْرَأْ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ))
قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ حَتَّى خَتَمَهَا
۱۸۹۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ بِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُحَيِّتُهُمْ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((سَلُّوهُ يَا شَيْءٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ)) فَسَلُّوهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا صِغَةُ الرَّحْمَنِ قَالُوا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ))۔

باب: معوذتین کی فضیلت

۱۸۹۱- عامر کے بیٹے عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اترتی ہیں کہ ان کے مثل کبھی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

۱۸۹۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّمْ نَزَّ آيَاتُ أَنْزَلْتُ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

۱۸۹۲- عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیات اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ معوذتین ہیں۔

۱۸۹۲- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْزَلَ أَوْ أَنْزَلْتُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمَعُودَتَيْنِ))۔

(۱۸۹۰) ☆ اس مبارک سورت میں اللہ پاک کا ایک ہونا، بے پرواہ معبود ہونا، ولد سے پاک ہونا، کسی سے پیدا نہ ہونا یعنی قدم ہونا اس کی ذات کا۔ ہر کوئی نہ ہونا یعنی بے مثل ہونا نہ گور ہے اور بھان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس مبارک سورت میں مذکور ہیں پھر کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخشے دونوں جہان میں عافیت عنایت کرے اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ بندہ کا خدا کو دوست رکھنا یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اطاعت صدق دل اور اخلاص سے بجالائے اس کو دل سے یاد کرے اس کی محبت کو سارے جہاں سے مقدم سمجھے۔

(۱۸۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن مسعود کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور امت کا اس بات پر اجماع منقطع ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعود کی شاذ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ قل بھی قرآن میں داخل ہے اس پر بھی اجماع ہے۔ (توہنی)

۱۸۹۳- عَنْ عُثْمَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَنْدِيِّ وَشَاقٍ مِنْ رَفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَ يَعْلَمُهُ

۱۸۹۴- عَنْ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَنْفَقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ))

۱۸۹۵- عَنْ سَلَامٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَصَدَّقَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ))

۱۸۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَهُ عَلَى هَلْكَيْهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا

۱۸۹۷- عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَعَبِي عُمَرَ

(۱۸۹۳) ☆ رشک دو قسم کا ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جائے اور مجھے مل جائے اور یہ باجماع امت حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے بھی نصیب کرے اور اس کو عربی میں غبطہ کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی رشک سے یہی مراد ہے نہ معنی اول۔ (۱۸۹۷) ☆ یعنی جو اس کے تابع ہو گئے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پائیں گے اور جو منکر ہو گئے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت انھیں ملے۔

کو مکہ پر تحصیلدار بنادیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیلدار بنایا؟ انھوں نے کہا ابن ابزی کو۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابن ابزی کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور ترکہ کو خوب باشتا جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا۔

باب: قرآن کاسات حرفوں میں اترنے اور اس کے

مطلب کا بیان

۱۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مردی ہے۔

۱۸۹۹- عبدالرحمن (فرزند عبدالقاری کے) نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہ کتبہ تھے میں نے ایک دن ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ ﷺ مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ ان کو جلد پکڑ لوں مگر میں نے نہیں مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی یاد اور ان کے گلے میں ڈال کر کھینچی اور رسول اللہ ﷺ تک لایا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے ان سے فرقان

بِمُسْتَفَانٍ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَعْبِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ اسْتَعْبَلْتُمْ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ ابْزَى قَالَ وَمَنْ ابْنُ ابْزَى قَالَ مَوْلَى مِنْ مَوْلَانَا قَالَ فَاسْتَحْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ عَلِيمٌ بِالْقِرَاطِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ)).

باب بَيَان أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ

أَحْرَفٍ وَبَيَان مَعْنَاهُ

۱۸۹۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمُسْتَفَانٍ بِسِثْلٍ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۸۹۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ جِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَمَرُواهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَكُنْتُ أَنْ أَغْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْنَهُتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ كَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَحَفَنْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

(۱۸۹۹) ☆ نوٹی نے کہا سات حرفوں میں قرآن کا پڑنا محض آسانی اور امت کی سہولت کے لیے تھا جیسے اور روایتوں میں بتدرج آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی ہو اس پر سات حرفوں تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے کیا مراد ہے؟ بعضوں نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات سے آٹھ نہیں ہو سکتے۔ اب اس کے مطلب میں بھی کئی قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے سات معنوں ہیں جو غلامہ مطلب قرآن ہیں جیسے وعدہ و وعید، حکم و تنزیہ، طہار و احرام، قصص اور امثال۔ بعضوں نے کہا مراد اس سے کیفیت قرأت کی اور اس کے کلمات کا نکلنے کے لیے جیسے لاوام اظہار، تعجیل و ترقیل، امالہ، مد، قصر ہیں اسلئے کہ عرب کے قبائل آپس میں ان قاعدوں میں اختلاف رکھتے تھے۔ پس اللہ نے آپ کی امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جسے لاوام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ لاوام کرے جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسی طرح اظہار و غیرہ کا حال ہے اور لفظ

سنى خلاف اس كے جيسے كے آپؐ نے مجھے پڑھائى ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمايا اچھا ان كو چھوڑ دو اور ان سے كہو پڑھو پھر انھوں نے ديا ہى پڑھا جيسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہؐ نے فرمايا ايسى ہى اترى ہے پھر مجھ سے كہا پڑھو میں نے بھی پڑھى (يعنى جيسے رسول اللہؐ نے مجھے پڑھائى تھى) تب بھی آپؐ نے فرمايا كہ ايسى ہى اترى ہے اور فرمايا تب يہ ہے كہ قرآن سات حرفوں میں اتر اہے اس میں سے جو تم كو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

۱۹۰۰- حضرت عمر بن خطاب رضى اللہ تعالٰی عنہ كہتے تھے سنا میں نے ہشام بن حكيمؓ سے كہ وہ سورۃ فرقان پڑھتے تھے پھر حدیث بیان كى اول كے مثل اور اس میں يہ زيادہ كيا كہ قريب تھا كہ میں ان كو قيد كروں نماز میں مگر میں نے مبر كيا يہاں تك كہ انھوں نے سلام پھيرا۔

۱۹۰۱- مسلمؒ نے كہا روایت كى كہ ہم سے يہى حدیث اسحاق بن

رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْسِلْنِي أَقْرَأُ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَكَذَا أَنْزَلْتَنِي)) ثُمَّ قَالَ لِي ((أَقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ فَقَالَ ((هَكَذَا أَنْزَلْتَنِي إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَافْرَعُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ))

۱۹۰۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِإِسْنِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ قَصَصْتُ حَتَّى سَلِمَ.

۱۹۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

لہ بعضوں نے كہا اس سے سات قسم كے الفاظ اور حرف مراد ہیں اور اسی كى طرف اشارہ كيا ہے ابن شہاب نے جہاں كے روایت كى ان سے مسلم نے اپنى كتاب میں پھر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف كيا ہے بعضوں نے كہا مراد اس سے سات قرائتیں اور وجہ ہیں اور كسى نے كہا عرب كى سات لغات مراد ہیں جيسے مكران اور يہ اصح لغات ہیں اور كسى نے كہا قبيلہ مصر كى سات زباں اور يہ سب لغات قرآن میں جا بجا وارد ہوئى ہیں نہ يہ كہ ايك جگہ ہوں ياكى كجہ میں ہوں اور بعضوں نے كہا كہ بعض كلمات میں سب لغات جمع ہیں جيسے وعبد الطاغوت ونوع ويلعب وياعبد ابن اسفاندا وغيرہ اور اس قاضى ابو بكر باقلاوى نے كہا كہ صحیح يہى بات ہے كہ ساتوں طرح كى لغات مروى ہو چكى ہیں رسول اللہؐ سے۔ اور امت نے اس كو جمع كر ليا ہے اور حضرت عثمانؓ نے اور ايك جماعت نے اس كو مصحف میں اٹھا كر ليا ہے اور اس كى صحت كى خبر دى ہے اور جو اثر ثابت نہ ہو اس كو حذف كر ديا اور اگرچہ ان الفاظ كے معانى كجى مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور مناقات نہیں ركھتے كے ايك كے معنى دوسرے كا مكتب ہو اور طحاوى نے ذكر كيا ہے كہ ان حرفوں میں قرأت كى ضرورت اول اسلام میں ہے كہ اس وقت تك لوگوں كو قرآن میں متفق خوب نہ تھى پھر جب بت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحى كا لکھنا جابجا ہو اب ضرورت باقى نہیں رہى اور داؤدى نے كہاسات قراءت میں جو آج كے دن پڑھى جاتى ہیں ہر حرف اور ہر لفظ میں نہیں ہیں بلکہ جابجا متفرق ہیں اور ابو عبید اللہؒ نے كہا ہے سات قرائتیں ايك حرف سے نكلى ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور اسی كو حضرت عثمانؓ نے اپنے مصحف میں جمع كيا ہے اور ناسخ وغيرہ نے بھی يہى كہا ہے اور اور علماء نے كہا ہے كہ ہر رمضان میں قرآن كا دور جو رسول اللہؐ اور جبرئيلؑ میں ہوتا تھا تو سات حرف كى اجازت ايك يہى دور میں نہیں ہوئى اور يہ بھی نہیں معلوم كہ ان سات قرائتوں میں جو مروج ہیں اخیر دورہ میں كون سی پڑھى گئى اور يہ ساتوں قرائتیں مشہور ہیں اور بشيرت رسول اللہؐ سے مروى ہیں اور امت نے ان كو ضبط كيا ہے۔

ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسناد کے۔

حُمَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ كَرَوَايَةٍ يُونُسُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۹۰۲- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبید اللہ بن عتبہؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا اور میں ان سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچی۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ سات حرف کا مال اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کہ کسی حلال و حرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

۱۹۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ فَوَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ سَبْعَةٌ أَحْرَفٌ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَّغَنِي أَنَّ بَلَلَّ السَّبْعَةَ الْأَحْرَفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاجِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ.

۱۹۰۳- مسلم نے کہا اور بی روایت بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے۔

۱۹۰۳- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۹۰۴- ابن کعبؓ نے کہا کہ میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرأت ایسی پڑھی کہ میں اسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک قرأت پڑھی اس کے سوا پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرأت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے اور ایک قرأت پڑھی سو اس کے پھر حکم کیا ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے اور انھوں نے پڑھا اور روار کھائی نے ان دونوں مختلف قراتوں کو اور میرے دل میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی۔ پھر خیال کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا تو میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پینہ پینہ ہو گیا اور مجھے گویا اللہ پاک نظر آنے لگا خوف کے مارے۔ تب مجھ سے فرمایا اے ابی! پہلے مجھے حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف میں پڑھوں سو میں نے بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر دوبارہ مجھے حکم

۱۹۰۴- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَنْتَرَحْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَ فَقَرَأَ مُحْسِنٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَأْنُهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْحَاضِرَةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَبَعَثَ عُرْفًا وَكَأَنَّمَا أَنْظَرُنِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَرَأَ فَتَأَنَّى ((يَا أَيُّهُ أَمْسِلُ إِلَيْهِ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى

ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھوں پھر میں نے دوسری بار عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت پر آسانی کے لیے عرض کیا ہر بار کے عوض ایک دعا مقبول ہے تم ہم سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا یا اللہ! میری امت کو بخش دے یا اللہ میری امت کو بخش دے (یہ دو ہمیں) اور تیسری میں نے اس دن کے لیے انھار کھی ہے جس دن تمام خلق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم بھی۔

۱۹۰۵- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی رمضہ نے ان سے عبد الرحمن بن محمد بن بشر نے ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے ان سے عبد اللہ بن عیسیٰ نے ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے انھوں نے کہا کہ خبر دی مجھے ابی بن کعبؓ نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرأت پڑھی۔ باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے انہیں کی روایت سے اوپر گزرے۔

۱۹۰۶- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ نبیؐ غفار کے تالاب پر تھے ان کے پاس جبریلؑ تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ پھر دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہا بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن پڑھائیں آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عنواور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عنواور اس کی بخشش چاہتا ہوں اور میری امت

خَرَفَ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّيْ فَرَدْتُ إِلَيْيَ الثَّانِيَةَ أَفْرَأَهُ عَلَى خَرَفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّيْ فَرَدْتُ إِلَيْيَ الثَّالِثَةَ أَفْرَأَهُ عَلَى سَبْعَةٍ أَخْرَفَ فَلَمْ يَكُنْ رَدَّةً وَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةً تَسْأَلُيْهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّيْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّيْ وَأَخْرَجْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيْيَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ))

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أُمِّيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِعَيْنِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۱۹۰۶- عَنْ أُمِّيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَصْحَابِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى خَرَفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّيْ لَأُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى خَرَفَيْنِ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّيْ لَأُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمْتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَخْرَفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّيْ

لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَقْرَأَ أَتَمَّتْ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاتِّمَامًا حَرْفٍ قَرِئُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

۱۹۰۷- قَالَ مُسْلِمٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ.

بَابُ تَرْجِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَابَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرُ فِي رَكْعَةٍ

۱۹۰۸- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سَيَانَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَحْدَهُ أَمْ يَاءٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ الْقُرْآنِ قَدْ أُخْصِيتْ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْفَصْلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَافِيفَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ

سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر وہ چوتھی بار آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور ان حرفوں میں سے جس حرف پر پڑھیں گے وہ ٹھیک ہوگا۔

۱۹۰۷- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اس روایت کے۔

باب: قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

۱۹۰۸- ابی وائل نے کہا ایک آدمی جس کو نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں۔ من ماء غیر اسن یا من ماء غیر یاسن؟ عبد اللہ بن مسعود نے کہا تو نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سو اس حرف کے؟ اس نے پھر کہا کہ میں مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکا ہے جیسے شعریں جلدی جلدی ہانکی جاتی ہیں بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسی سے نیچے نہیں اترتا۔ مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جتا ہے تب نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ان ایک سے دو سورتوں کو پچھانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ایک ایک رکعت میں

(۱۹۰۸) ☆ نو دینی نے کہا عبد اللہ نے جو یہ کہا کہ تو نے سارے قرآن کو یاد کیا سو اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی میں اس لیے نہ گناہ اور ترمیم کے وہ ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے ورنہ مرفوع حدیث میں آچکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لیا ہو اور جو سورتیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئے کہ سورہ رحمن اور والجمہ ایک رکعت میں اور اترت اور الحاقہ ایک میں۔ اور طور اور ذاریات ایک میں، اور واقعہ اور نوں ایک میں اور سبک سائل اور والنازعات ایک میں اور رویل للطفین اور یس ایک میں اور مدثر اور مزمل ایک میں اور بل اٹلے اور لا اہسم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور لقمان ایک میں اور تہیم ایک میں اور ان کو مفصل اس لیے کہتے ہیں کہ جدا جدا ہیں۔ اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سب طوالت یعنی سات سورتیں ہیں پس چھ

دودو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور علاقہ ان کے پیچھے داخل ہوئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی جحیلہ کا عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

۱۹۰۹- ابو داؤد نے کہا کہ ایک مرد عبد اللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام کا آیا پھر حدیث بیان کی و کسب کی روایت کے مثل (یعنی جیسے اوپر گزری) مگر اتنا فرق ہے پھر علاقہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دودو پڑھتے تھے سو وہ گئے اور ان سے پوچھا اور پھر ہمارے پاس آکر کہا کہ وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں۔ مفصل میں سے عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف ہیں۔

۱۹۱۰- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحاق بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن یونس نے ان سے اعش نے اسی اسناد سے مثل روایت ان دونوں راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔ اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ دودو ملا کر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۱- ابو داؤد نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کیا انھوں نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لوٹری نکلے اور اس نے کہا تم آتے نہیں۔ غرض ہم اندر گئے اور ان کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے؟ ہم نے کہا کچھ اور سب نہ تھا صرف یہ خیال

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عِلْقَمَةَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رَوَاتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جَحِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهَيْكَ بْنُ سِنَانٍ.

۱۹۰۹- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكَ بْنُ سِنَانٍ بِجَنَلٍ حَدِيثٍ وَكَيْفٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عِلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنْ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَمَسَّاهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۹۱۰- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا وَقَالَ إِنِّي لَا عَرَفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكْعَاتٍ.

۱۹۱۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَّنَنَا بِالْبَابِ هُنَا قَالَ فَمَرَحَتِ الْحَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُوذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَا أَنَا ظَنَنَّا أَنَّ

پھر چڑواتا ہمیں اور وہ سورتیں ہیں جن میں ایک سو آیت کے قریب ہیں بھر مٹائی ہیں۔ پھر مفصل اور مفصل کی ابتداء میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قائل ہے آخر تک مفصل ہے بعضوں نے کہا حجرات سے کسی نے کہا قائل ہے۔

ہوا کہ گھروالوں میں سے کوئی سوتا ہو۔ عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ انکی والدہ کا نام ہے) کے بیٹے کے گھروالوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا ان کو برا معلوم ہوا اور یہاں ہزاروں کا حال یہ ہے کہ پہرہوں چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں)۔ غرض وہ پھر تسبیح کرنے لگے یہاں تک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا۔ تب انھوں نے لوٹدی سے فرمایا کہ دیکھو تو سہی کیا سورج نکل آیا؟ اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر غور کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو۔ اس لیے کہ عبد اللہ نے اس کے قول پر عمل کیا (اگرچہ ممکن تھا کہ خود اٹھ کر سورج کو دیکھ لیں) یہاں تک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا۔ پھر کہا اسے چھو کر دیکھ سورج نکلا پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا۔ تب عبد اللہ نے کہا سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں کہ جس نے ہم کو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہیں) اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ بھی کہا اور ہلاک نہ کیا اس اللہ تعالیٰ نے ہم کو بسبب ہمارے گناہوں کے۔ اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں آج شب کو۔ اس پر عبد اللہ نے کہا تم نے پڑھا ایسا جیسا کوئی شعروں کو پڑھتا ہے ہم نے بے شک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہیں وہ جوڑیں لگی ہوئیں سورتیں جن کو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ اٹھارہ سورتیں ہیں مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حتم کا لفظ ہے۔

۱۹۱۲- شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجلہ کا جیسے، ہبیک بن سنان کہتے ہیں عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں سب مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ پھر عبد اللہ نے کہا تو ایہ!

بَعْضُ أَهْلِ الْيَبْتِ نَأَيَّمُ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِأَلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالْنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْيَبِي وَأَخْشِيئُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْفَرَّائِنَ وَإِنِّي لَأُحْفَظُ الْفَرَّائِنَ الَّتِي كَانَتْ يَقْرَأُوهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنَ آلِ حِمٍّ

۱۹۱۲- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجَلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سَيَّانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

پڑھتا ہے جیسے کوئی شعروں کو پڑھتا ہے۔ میں جانتا ہوں ان سورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دودو کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۳- حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ان شامل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر آپ نے میں سورتیں مفصلات میں سے ذکر کیں ایک ایک رکعت میں دودو سورتیں۔

باب: قراءت کا بیان

۱۹۱۴- ابی اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ اس نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے کہ تم مذکور میں دال پڑھتے ہو یا زال؟ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دال سنی ہے اور وہ حل من مد کر کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دال سنی ہے (یعنی جس میں نقطہ نہیں)۔

۱۹۱۵- عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل من مذکور پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ)۔

۱۹۱۶- علقمہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابوالدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبد اللہ کی قرأت پڑھنے والا ہے؟ میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انھوں نے کہا کیوں کر سنا تم نے اس آیت کو عبد اللہ کو پڑھتے ہوئے والیل اذا یغشی؟ میں نے کہا عبد اللہ

هَذَا كَهَذَا الشَّعْرَ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۱۹۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقُرْآنِ

۱۹۱۴- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ ذَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مُدَكِّرٌ)) ذَالًا.

۱۹۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ((فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ)).

۱۹۱۶- عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكُنْفَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ سَمِعْتُهُ

(۱۹۱۶) ☆ نووی نے لکھا ہے کہ باری نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قرائتیں اول تھیں پھر منسوخ ہو گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہنچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور صحیفہ عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب صحیفہ عثمانی کے باقی صحابہ و صحف قرائت منسوخ شائع ہو گیا پھر کسی نے اس کا اختلاف نہیں کیا اور ابن مسعودؓ بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئیں مگر وہ اہل نقل کے نزدیک محبت کو نہیں پہنچیں اور جو ہمارے قول کے مخالف ثابت ہو وہ محمول ہے اس پر کہ عبد اللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے صحیفہ میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور اس بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ اور چیز لکھا کر ہم سے گویا صحیفہ ان کا یادداشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت عثمانؓ اور تمام صح

پڑھتے تھے والیل اذا یغشی والذکر والانثی۔ انھوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یونہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں وما خلق الذکر والانثی تو میں ان کی نہیں مانتا۔

۱۹۱۷- ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ علقمہ شام آئے اور مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں نماز پڑھی پھر ایک گروہ کی طرف آئے اور ان میں بیٹھ گئے۔ پھر ایک آدمی آیا تو میں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں سے تخاصس ہے وہ میرے پہلو میں بیٹھ گیا اور پوچھا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ عبد اللہ کس طرح پڑھتے تھے؟ آگے وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

۱۹۱۸- علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا انھوں نے کہا کہ تم کہاں کے ہو؟ میں نے کہا عراق کا انھوں نے کہا کس شہر کے؟ میں نے کہا کبوا کا۔ انھوں نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں کہا والیل تو پڑھوں میں نے والیل اذا یغشی والنہا اذا تجلی والذکر والانثی پڑھا تو وہ ہنس دیئے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۱۹- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن شعیب نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے علقمہ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا میں ابوالدرداء سے اور ذکر کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کے۔

باب: جن وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان

۱۹۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

یَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى قَالَ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا أَتَابِعُهُمْ

۱۹۱۷- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلْقَمَةَ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَلْفَةٍ فَحَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ نَحْوُشِ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَحَلَسَ إِلَى حَنْبِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

۱۹۱۸- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْرَأْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكْتُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا

۱۹۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ غَابِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ

بَابُ الْمَوَاقِفِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

۱۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک مدت کے بعد لوگ سب کو قرآن جانتے لکھیں غرض اس مسئلہ میں عبد اللہ اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن میں جائز ہے یا نہیں اور یہ جو مروی ہے کہ عبد اللہ کے مصحف اور معوذتین نہ تھیں وجہ اس کی یہ ہو سکتی ہے کہ یہ سب کمال شہرت کے اس کو چھوڑ دیا ہو اور سارے قرآن کی کتابت کا التزام نہ کیا ہو اسے حافظہ کے اعتماد کی وجہ سے اس کے لکھنے کی حاجت نہ سمجھی ہو۔

علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے۔

۱۹۲۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنائیں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے جب تک کہ آفتاب نہ ڈوبے۔

۱۹۲۲- مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زبیر بن حرب نے ان سے سیکھی ان سے شعبہ نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو عثمان مسمعی نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے سعید نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے روایت کیا بعد الصبح حتی تشرق الشمس یعنی صبح کے بعد حتی کہ آفتاب چمک جائے۔

۱۹۲۳- ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔

۱۹۲۴- نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت۔

۱۹۲۵- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرنا زیادہ ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سیگوں کے چمچ میں نکلتا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ

۱۹۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)).

۱۹۲۴- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا)).

۱۹۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحَرُّوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَقَرَتَيْنِ شَيْطَانٍ)).

۱۹۲۶- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نکل آئے کنارہ سورج کا تو نماز میں تاخیر کرو یہاں تک خوب صاف ہو جائے اور جب غائب ہو جائے کنارہ آفتاب کا نماز میں دیر کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جائے۔

۱۹۲۷- ابی بصرہ غفاریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی تھیں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے اگلوں کے سامنے پیش کی گئی اور انھوں نے اس کو ضائع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اس کو دو گنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

۱۹۲۸- مسلم نے کہا روایت کیا مجھ سے زبیر بن حرب نے ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن اسحاق نے ان سے یزید بن حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضری نے ان سے عبد اللہ بن سمیرہ نے اور وہ ثقہ ہیں ان سے ابی حاتم نے ان سے ابی بصرہ غفاریؓ نے۔ ابوبصرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کے۔

۱۹۲۹- موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے عقبہ بن عامر جعفیؓ سے کہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تین گھڑیوں (دقتوں میں) ہم کو نماز سے روکتے تھے اور

۱۹۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ))۔

۱۹۲۷- عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَحْصَصِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ غَرَضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا فَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ النُّجْمُ۔

۱۹۲۸- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي تَعِيمٍ الْحِمْيَارِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِجَيْلٍ۔

۱۹۲۹- عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ الْأَنْهَرِيَّ يَقُولُ ثَلَاثَ مَسَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۹۲۷) ☆ اس حدیث سے عصر کی نماز کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ اول وقت ادا کریں اور وقت نہ گزروں کہ وہ آنے دیں اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ اگر اور لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اس کا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا سینگوں سے مر کے دو کنارے مراد ہیں اور یہ قول اپنے ظاہری پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اس واسطے سورج کے قریب لاتا ہے کہ جو لوگ اس کو سجدہ کریں وہ شیطان کو پوچھیں اور آپ مجھ کو سجدہ بن بیٹھے اور سورج کے پوچھنے والے اسی وقت اس کو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں۔ اس لیے اس وقت نماز نہ کرو ہوئی اور جو لوگ سبب تقلید ملائین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا تکرار کرتے وہ اپنی عقل کو خدہ اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے زیادہ بڑھ کر دنیا میں کوئی بے عقلی نہیں۔

مردوں کے دفن سے۔ ایک کو جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جائے۔

۱۹۳۰- عکرمہ بن عمار نے روایت کی شدا بن عبد اللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہؓ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انھوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب بتوں کو پوجتے تھے (یعنی چوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے امام باڑہ چوترے مشرک بنا لیتے ہیں) غرض انھوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے نرمی کی (یعنی حیلہ وغیرہ) اور میں مکہ میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا نبی کیسے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے پیغام دے کر بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے پیغام دیا ہے ناتے داروں سے نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔ میں نے آپ سے پھر عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں اس دین پر؟ آپ نے فرمایا آزاد اور غلام۔ راوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور بلالؓ تھے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا ساتھ دیتا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ ہو سکے گا کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھروٹ جاؤ۔ پھر جب سننا کہ میں غالب

بُنْهَانًا أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِمْ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِمْ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْفُغَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

۱۹۳۰- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادُ أَبَا أُمَامَةَ وَوَلَّيْلَةً وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَتْنِي عَلَيْهِ فَضَلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السَّلْمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَبَّغْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرْنَاءَ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ ((أَنَا نَبِيٌّ)) فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ ((أُرْسَلَنِي اللَّهُ)) فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلْتَ قَالَ ((أُرْسَلَنِي بِصَلَاةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُؤَخِّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ)) قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ ((حَزْرٌ وَعَبْدٌ)) قَالَ وَمَعَهُ يَوْمِيذٌ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَبِعُكَ قَالَ ((إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ هَذَا أَلَا تَرَى خَالِي وَخَالَ النَّاسِ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ مِنِّي فَقَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي))

ہو گیا تو میرے پاس آئے۔ انھوں نے کہا میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا۔ جب آپ مدینہ میں آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ میں آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے ان کو مار ڈالنا چاہا مگر کچھ نہ کر سکے۔ پھر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے کہا ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز سے خبر دو۔ تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سیٹگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز کی کراماتیں گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے (یعنی مقبول ہوگی) یہاں تک کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجائے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے۔ پھر جب یہ سایہ آجائے (یعنی سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ پڑھو تم عصر کو پھر کے رو نماز سے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونوں سیٹگوں کے بیچ میں اور اس وقت کافر بھی اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اب وضو بھی فرمائیے؟ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لے کر گلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک جھالے

قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَحَعَلْتُ أَنْحَبُ الْأَخْبَارِ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَذَحَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْعِرْنِي قَالَ ((نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ)) قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَخْبَلَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ((صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَخْضُورَةٌ حَتَّى يَسْقُطَ الظِّلُّ بِالْمُحْضِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَجَاءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَخْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَاوْضُوءَ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَتَنَبَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخِيَايِمِهِ ثُمَّ إِذَا

مگر گرجاتے ہیں اس سے چہرہ اور منہ اور منتوں کے سب گناہ پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسا اللہ نے حکم کیا ہے تو گرجاتے ہیں اس کے چہرہ کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے کہیں تک تو گرجاتے ہیں دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ۔ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو گرجاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوتا ہے ٹخنوں تک تو گرجاتے ہیں دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ پھر اگر وہ کھڑا ہو اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی کی جیسی کہ اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے لیے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بے شک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ پھر یہ حدیث عمرو بن عبسہؓ نے ابوامامہؓ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول اللہؐ کے تو ابوامامہؓ نے کہا اے عمرو بن عبسہ! دیکھو تم کیا کہتے ہو کہیں ایک جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے؟ (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ہے) تب عمرو بن عبسہؓ نے کہا اے ابوامامہؓ میں بوڑھا ہوں اور میری ہڈیاں گل گئیں اور موت کے کنارے ہو چکا پھر مجھے کیا ضرورت جو اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بھی کبھی بیان نہ کرتا مگر میں نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے (جب بیان کیا غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ سات بار سے کم اگر سنے تو روایت روا نہیں)

عَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافٍ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنْأَمِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافٍ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنْأَمِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبُهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خُطْبَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ((فَحَدَّثَ عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُغْفَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي أُمَامَةَ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَحْلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدْتُ سِتْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۹۳۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

(۱۹۳۱) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ اس واسطے فرمایا کہ انھوں نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ سے آپ دو

يُخَرِّى طُلُوعَ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا.

۱۹۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَخْرُؤُوا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فُتْصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ)).

۱۹۳۳- عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْثَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمُسَوِّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَفْرَأَى عَلَيْهَا السَّلَامَ مَنَا حَيِّعًا وَسَلَّمًا عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَذَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمُّ سَلَمَةَ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِيْئَلْ مَا أُرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ کوئی طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۱۹۳۲- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں دو رکعتیں بعد عصر کے۔ اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔

۱۹۳۳- کریب جو ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ راوی ہیں کہ عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہؓ بی بی رسول اللہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑھی جاتی ہیں اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ پڑھتی ہیں اور یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباس نے کہا کہ میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ لوگوں کو اس کے پڑھنے سے باز رکھتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضروری ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتوں اور بدعتوں سے روکے اور باز رکھے)۔ کریب نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو مسائل کو اس کے پاس بھیج

لہ رکعت عصر کے بعد ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمرؓ نے اس کو ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی خبر کن راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ ایسے وقت پر نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اسی طرح عصر کی عادت غروب آفتاب کے وقت نہ رکھے اور جن روایتوں میں نبی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازیں مروی ہیں جو بلا سبب پڑھی جاتی ہیں یعنی نوافل وغیرہ۔

(۱۹۳۳) ☆ اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے۔ اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسرے جب سنت روزمرہ کی تھا تو اس کی الوا مستحب ہے اور شافعیہ کے نزدیک سنی مذہب صحیح ہے اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے قضا ہو وہ اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہے برخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور لیل

دے اور اس میں حسد نہ کرے) پھر میں ان لوگوں کے پاس آیا اور حضرت عائشہؓ کے جواب کی انکو خبر دی۔ (اس سے پیغام لے جانے والے کا ادب معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنی رائے سے تصرف نہیں کیا کہ ام سلمہ کے پاس جائیں بلکہ جنھوں نے بھیجا تھا انکو اطلاع دے دی) پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دے کر جو حضرت عائشہؓ کے پاس میں لے گیا تھا۔ تب ام سلمہؓ نے فرمایا سنا تھا میں نے رسول اللہؐ سے کہ آپ منع کرتے تھے پھر میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ جب میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور میرے گھر میں آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار میں کی چند عورتیں بیٹھی تھیں تو میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑی رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہؓ گزارش کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! میں سنتی تھی کہ آپ ان رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور پھر آپ کو پڑھتے دیکھتی ہوں؟ (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی خلاف دیکھے تو سوال کرے ادب سے اگر وہ بھول گیا ہو گا تو اس سے باز آئے گا ورنہ اس کی حکمت بیان کرے گا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کریں ہاتھ سے تو پیچھے کھڑی رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہیں جاتی) ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم نے ان رکعتوں کا پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑھیں اس کا سبب یہ تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو میں ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا وہ یہی تھیں۔

بَنِي عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْحَارِثَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي بِحَبْنِهِ فَقَوْلِي لَهُ فَقَوْلُ أُمِّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْجِرِي عَنْهُ قَالَ فَفَعَلْتُ الْحَارِثَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةٍ سَأَلْتُ عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَتَعْلَمُونِي عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ))

لہذا جمہور کا یہی مذہب ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ نے ظہر کی سنت کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کی سنت سے اولیٰ ہے۔

۱۹۳۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ
السَّحَرَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ
يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شَغَلَ عَنْهُمَا أَوْ
نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَتْهُمَا وَكَانَ
إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَتْهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ تَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا

۱۹۳۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ
مُسْرُوفٍ قَالَ نَشَهُدُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

۱۹۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً
رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۹۳۷- عَنْ الْأَسْوَدِ وَمُسْرُوفٍ قَالَا نَشَهُدُ
عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ
يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

بابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ

۱۹۳۴- ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے پوچھا ان دو رکعتوں کے بارے میں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ
آپ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایک بار آپ کو کچھ کام
ہو گیا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ
جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ
پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۳۵- ابواسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کہ دونوں نے
کہا کہ ہم کو اسی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں
ہوئی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد کی۔

۱۹۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو
رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں نہ چھپے نہ
کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد۔

۱۹۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی نبی
اکرم ﷺ میرے پاس ہوتے یہ دو رکعت ضرور پڑھتے یعنی دو
رکعت عصر کے بعد۔

باب: نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے

پڑھنے کا بیان

المغرب

۱۹۳۸- عُمَادُ بْنُ قُلْفُلٍ نے کہا میں نے انس بن مالک سے ان
نفلوں کے بارے میں پوچھ جو عصر کے بعد پڑھتے ہیں انھوں نے

(۱۲۳۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کے قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے اس کو ظہر کی سنت سمجھا چاہیے تاکہ
سب روایتوں میں تطبیق ہو جائے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے قبل پڑھی جاتی ہیں پس حضرت عائشہ کا یہ فرمانا بہت صحیح ہے۔

(۱۹۳۶) ☆ یعنی ظہر کی جب سے رہ گئی اور بعد عصر کے ایک بار پڑھی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتے ہی تھے۔

(۱۹۳۸) ☆ اس روایت سے مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ میں دو رکعتوں کا مستحب ہونا ثابت ہوا اور یہی صحیح ہے کہ یہ حدیث

عُمْرُ يَضْرِبُ الْيَدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

کہا کہ حضرت عمرؓ ہاتھ مارتے تھے نماز پر جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کے نماز مغرب سے پہلے۔ سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

۱۹۳۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَيَرْكَعُونَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

۱۹۳۹۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی آذان دیتا تھا سواروں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ نیا آدمی اگر مسجد میں آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی (غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتوں کو پڑھتے تھے)۔

۱۹۴۰۔ مَغْفَلُ بْنُ صَاحِبِ الْأَوْسِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعْمَلُ فِيهِمَا رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لِيَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

۱۹۴۰۔ مغل بن صاحب اوس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے (یعنی موکدہ نہیں)۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ((لِمَنْ شَاءَ))

۱۹۴۱۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے ان سے عبد اللہ بن مغل نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے مگر انھوں نے تیسری بار کی جگہ چوتھی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۹۴۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَحَدِي

۱۹۴۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک

مستحب ہیں اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اس کو مستحب کہا ہے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علیؓ اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب نہ جانتے تھے اور اسی طرح کہا گیا کہ احمد اور اسحاق نے اور غنی نے ان کو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں ان سب پر رجحت ہیں۔

نماز خوف کے باب میں روایتیں بہت ہیں اور سب صورتیں روا ہیں اور افضلیت اور اولیت میں ہر ایک نے ایک صورت چ

رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرت نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کر لی۔

۱۹۴۳- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے جیسے اوپر گزرا۔

۱۹۴۴- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کی طرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کر لی۔ اور ابن عمر نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ سے پڑھو۔

۱۹۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف میں پھر ہم سب نے دو صفیں کیں حضرت کے پیچھے اور اس وقت دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر اولیٰ کہی اور ہم سب نے بھی اور حضرت نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی پھر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کو جھکے آپ

الطَائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَائِفَةُ الْآخَرَى مُوْاجِهَةً الْعَدُوَّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامٍ اَصْحَابِيَهُمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَحَاءَ اُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رُكْعَةً.

۱۹۴۳- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى

۱۹۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَحَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رُكْعَةً رُكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تَوَمُّيْ بِقَاءَ

۱۹۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَيْنِ صَفٍّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ

تھ پھند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور ابی حنیفہ مانگے اور اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت مل کر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی۔

(۱۹۴۵) ☆ اس حدیث کے ساتھ امام شافعی اور ابن ابی شیبہ نے تمسک کیا ہے کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہو ای طرح تھ

بھی اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی۔ پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی تو پیچھے کی صف والے سجدہ میں گئے اور جب کھڑی ہو گئی پیچھے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نئی نے اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر آپ نے اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے رو برو کھڑی رہی (یعنی جو پہلی رکعت میں آگے تھی) پھر جب نبی سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تھی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انھوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے۔ جاہل رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

الرُّكُوعَ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمَقْدَمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُوَخَّرًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُوَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَمْرِ إِيهِمْ

۱۹۴۶- جاہل نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ بنی جہینہ کی اور وہ بہت لڑے۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاکٹ ڈالتے اور جبر میں نے رسول اللہ کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ ان کی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کی طرف تھے اور تکبیر اولیٰ کہی رسول اللہ نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے (یعنی دونوں

۱۹۴۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ بَلَّغْنَا عَلَيْهِمْ مِثْلَةَ لَاقِطْعَنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جَبْرِئِيلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْآوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفْنَا صَفَيْنِ وَالْمُشْرِكِينَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ

ظہر اور کرین اور شام کی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آچکا ہے اور اگر اپنی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے نہ ہوں جب بھی روا ہے جیسا کہ ابن عباس کی روایت میں وارد ہوا ہے۔

میں رکوع تک شریک رہیں اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ نے اور ہم نے۔ اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی کھڑی رہی پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابو الزبیر نے کہا کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں۔

۱۹۳۷- سہل بن ابی حمزہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت اپنی باقی اور اگلی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہوئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت باقی اور اگلی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

۱۹۳۸- صالح بن خوات نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (ایک غزوہ کا نام ہے اس میں صحابہ نے اپنے بیروں کو چیتھڑے باندھے تھے) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا۔ پھر آپ نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑھ لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پر اماندہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ حَصَرَ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أَمْرًاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ

۱۹۴۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رُكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رُكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۹۴۸- عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعُدُوَّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعُدُوَّ وَجَّاهُ الطَّائِفَةَ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي تَبَتَتْ ثُمَّ تَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ نے ان سب پر سلام کیا۔

۱۹۴۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ فَلَبِلَ نَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمَشْرِكِينَ وَسَيِّفُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيِّفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاحْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ ((اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ)) قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَقَهُ قَالَ فَتَوَدَّيْ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْفَوْمِ رَكَعَتَانِ ۱۹۵۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَحْذَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِطَائِفَةٍ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ.

۱۹۵۰- ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت۔۔۔۔۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت۔

☆☆☆

(۱۹۴۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتد اور ست ہے اس لیے کہ رسول اللہ آخر کی دو رکعتوں میں معطل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصریؒ سے اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے ان کا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ صحیح کی کوئی دلیل نہیں۔

(۱۹۵۰) ☆ اس سے وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ معطل کے پیچھے فرض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ جو خلاف کرتے ہیں محض بے دلیل ہے۔

کِتَابُ الْجُمُعَةِ (۱)

جمعہ کا بیان

۱۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) .
۱۹۵۱- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آئے تو غسل کر لے۔

۱۹۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) .
۱۹۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں جمعہ کی نماز کو آئے تو نہالے۔

۱۹۵۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .
۱۹۵۳- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دونوں صاحبزادے ہیں عبد اللہ بن عمر کے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس روایت کے۔

۱۹۵۴- وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ .
۱۹۵۴- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرمہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ سنا انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

(۱) ☆ جمعہ ہضم میم اور مسکن اور پنج میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہتے ہیں۔

(۱۹۵۱) ☆ جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک کیا ہے۔ چنانچہ ایک مرفوع روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر وہ بھی سبی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے۔

۱۹۵۵- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے آئے اور رواتیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا یعنی پہلے سے آتا تھا تو انھوں نے کہا مجھے آج کام ہو گیا اور میں گھر میں نہیں گیا تھا کہ اذان سنی تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ صرف وضو ہی؟ اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے۔

۱۹۵۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایک دن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفانؓ آئے اور حضرت عمرؓ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا حال ہو گا ان لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! جب میں نے اذان سنی تو اوپر کچھ نہیں کیا سو وضو کے کہ وضو کیا اور آیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ صرف وضو کیا۔ تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو ضرور نہائے۔

باب: ہر بالغ مرد پر غسل جمعہ

فرض ہونے کا بیان

۱۹۵۷- ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے۔

۱۹۵۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے بلند محلوں سے اور عباسؓ اپنی قمیص (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی۔ انہی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

۱۹۵۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَبْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ ابْنِي شَبِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتُفَلِّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

۱۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رَجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

بَابُ وَجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِنَ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا أُمِرُوا بِهِ ۱۹۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

۱۹۵۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَابَوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ

ایک شخص آیا اس دن آپ میرے پاس تھے تو آپ نے فرمایا اگر تم آج کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

۱۹۵۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ لوگ سختی تھے اور ان کے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو ان کو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

باب: جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان
۱۹۶۰- عبد الرحمن بن ابوسعید خدری نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تھوڑی خوشبو لگالے جتنی ہو سکے۔ مگر بکیر نے عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگر چہ عورت کی خوشبو ہو۔

۱۹۶۱- عبد اللہ بن عباسؓ نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو طائوسؓ نے کہا ابن عباسؓ سے کہ لگائے خوشبو یا تیل اگر اس کی گھروالی کے پاس ہو۔ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

۱۹۶۲- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے ان سے محمد بن ابو بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہارون نے ان سے اسے شحاک نے دونوں نے ابن جریج سے اسی اسناد سے۔

۱۹۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

۱۹۶۴- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نہائے جمعہ کے دن جنابت سے اس میں صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے

مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا))۔

۱۹۵۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاءٌ فَكَانُوا يَكُونُونَ لَهُمْ ثَقَلٌ قَبِيلٌ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

بَابُ الطَّيِّبِ وَالسَّوَالِكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۱۹۶۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسَوَالِكٍ وَيَمْسُ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ)) إِنْ أَنْ يَكْبُرَ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ الْمَرْأَةِ۔

۱۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَائُوسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمْسُ طَيِّبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِي قَالَ لَا أَعْلَمُهُ۔

۱۹۶۲- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))۔

۱۹۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مِنْ

(۱۹۶۳) اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے امام مالکؒ اور ان کے اکثریادوں اور قاضی حسین اور امام الحرمین کا مذہب تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زوال کے بعد کے چند لمحے ہیں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے کہ

صحبت بھی کرے۔ پھر جائے یعنی اول گھڑی میں تو اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے ایک اٹھ اقربان کیا۔ پھر جب امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس جو مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیاس کی حاضری نہیں لکھی گئی اور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پائے)۔

باب: جمعہ کے دن خطبہ میں

خاموش رہنے کا بیان

۱۹۶۵- سعید بن مسیب کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو تم نے بھی ایک لغوات کہی (یعنی اشارہ سے چپ کرنا ضروری ہے۔ اتنی بات بھی منع ہے)

۱۹۶۶- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے ان سے عقیل بن خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبد العزیز نے ان سے عبد اللہ ابن ابی نعیم نے ان سے عبد اللہ بن مسیب نے دوئوں سے روایت کی ابو ہریرہؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کے جو ابھی گزری۔

۱۹۶۷- اور کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے

اَغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ ثَمَاقُ بَدَنَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ بَقَرَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ كَبْشٍ أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ دَجَاجَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ ثَمَاقُ بَيْضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.))

بابُ فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي

الْخُطْبَةِ

۱۹۶۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)).

۱۹۶۶- وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيِّنْلِهِ.

۱۹۶۷- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

اللہ اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہیں اور امام شافعیؒ اور ان کے جہور اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ان گھڑیوں کا حساب ان کے نزدیک دن کے شروع سے ہے اور حبیب مالکی اور جہاگیر علماء کا مذہب یہ ہے اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے بھیجے کو بیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے۔ غرض دلائل سے قوی مذہب یہی ہے کہ قبل زوال مسجد میں جانا چاہیے اور آنحضرتؐ کی عادت بھی یہی تھی۔

ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ۔

۱۹۶۸- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو تو نے لغو بات کی۔ ابو الزناد نے کہا لغت ابو ہریرہؓ کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے۔

باب: جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں
۱۹۶۹- ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے جو کوئی چیز مانگے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دے دے گا۔ تھیجہ نے اپنی روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۰- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو القاسمؓ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بے شک اس کو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپؐ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی بے رغبتی دلاتے تھے۔

۱۹۷۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابن شعیبہ نے ان سے ابن عدی نے ان سے ابن عوف نے ان سے محمد نے ان سے ابو ہریرہؓ نے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مثل۔

بُنْ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ حُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ.

بَاب فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۱۹۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رَوَاتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

۱۹۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَاتِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُزْهِدُهَا)).

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُحَبِّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يَخْبِلُهُ.

(۱۹۶۸) ☆ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں وارد ہے یا نہیں جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے واللغو افہیہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بھی کرائے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور عام علماء کا مذہب ہے کہ اس وقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور غنی اور فقی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جب کہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بھی چپ رہنا واجب ہے اور غنی اور احمد اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہیں۔

۱۹۷۲- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حمید بن مسعدہ الباہلی نے ان سے بشر نے ان سے محمد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس کے۔

۱۹۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں مانگتا ہے اس میں کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۴- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے ہمام ابن منہب نے ان سے ابو ہریرہ نے انھوں نے نبی سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۵- ابو بردہ نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے باب میں کچھ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ سے کچھ بیان کرتے ہوں؟ میں نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے وہ گھڑی اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھے (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک۔

۱۹۷۲- وَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْقِبٍ ابْنُ مُضَافٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عُلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْحُجَّةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

۱۹۷۴- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

۱۹۷۵- عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشَجَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْحُجَّةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ)).

(۱۹۷۳) ☆ اگلے لوگوں کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنی کے وہ علما کھٹے والا کھڑا نماز پڑھتا ہو۔ غرض بعضوں نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہے اور مرد اور عورتوں سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا بھی آئے ہیں اور کھڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرنا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلا ہے اس وقت سے نماز سے فارغ ہونے تک اور کسی نے کہا کہ وہ نماز کے شروع سے اس کے ختم تک ہے اور ان کے نزدیک صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھا ہے نماز سے فارغ ہونے تک اور بعضوں نے کہا وہ اخیر گھڑی ہے جمعہ کے دن کی اور قاضی عیاضؒ نے کہا اور سب اقوال کے مقدمہ میں آثار مروی ہوئے ہیں رسول اللہ سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضوں نے کہا زوال سے اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو جائے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح صواب وہ ہے جو روایت کیا مسلم نے ابو موسیٰ کی روایت سے کہ نبی نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھا ہے (یعنی منبر پر نماز کے ہونے تک)۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۹۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)).

۱۹۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۹۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَدِّ أَنْ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيَانَا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا هَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْإِنْسَانُ لَنَا فِيهِ تَبِعَ الْيَهُودَ عَذَابًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ عَذَابٍ)).

۱۹۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ)).

۱۹۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت

۱۹۷۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے۔

۱۹۷۷- ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن۔

باب: جمعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے

۱۹۷۸- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہیں اور قیامت کے دن آگے بڑھ جانے والے ہیں فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا اس کی ہم کو راہ بتادی اور سب لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں کہ یہودی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کی تیسرے دن (یعنی اتوار کو)۔

۱۹۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری ہیں (دنیا میں) اور سب سے پہلے ہوں گے قیامت کے دن اسی کی مثل۔

۱۹۸۰- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم سب کے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب کے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم

(۱۹۷۷) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوئے اور ہو گئے خواہ وہ فضیلت کے ہوں یا نہ ہوں اور یہ سب اس لیے بیان فرمائے کہ آدمی اس میں نیکی کے لیے تیار ہوں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ابو بکر بن العربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خروج آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلتا سب ہوا ان کی اولاد ہونے کا اور انبیاء اور رسول کے ظاہر ہونے کا اور قیامت کا ہو نا سب ہے دوستان خدا کے باہر جنت میں پلے جانے کا اور دشمنان خدا کے نامزد و دشمن میں داخل ہونے کا۔ غرض اس حدیث سے تمام دنوں پر جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور انھوں نے سچی بات میں اختلاف کیا۔ سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس میں اختلاف کیا اور ہم کو اللہ نے راہ بتادی پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا یعنی اتوار۔

وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيَانَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَذَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَبِذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَذَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى))۔

۱۹۸۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن ہے یعنی جمعہ جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور اس میں انھوں نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو وہ لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں (یعنی ان کی عید ہماری عید کے پیچھے ہے) تو یہود کی عید کل ہے اور نصاریٰ کی پر سوں۔

۱۹۸۱- عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيَانَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَهَمَّ لَنَا فِيهِ تَبِعَ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))۔

۱۹۸۲- ابوہریرہ اور حذیفہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھلا دیا جمعہ کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاریٰ کی اتوار کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی جمعہ کے دن کی۔ غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید کے دن یہ ترتیب ہوئی اور ایسے ہی وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضیٰ بینہم (یعنی ان کا فیصلہ کیا جائے گا)۔

۱۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ ﷺ ((أَصْلُ اللَّهِ عَنْ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبِعَ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُقْضَى لَهُمْ قِتْلُ الْخَلَائِقِ)) وَفِي رَوَايَةٍ وَاصِلُ الْمُقْضَى بَيْنَهُمْ۔

۱۹۸۳- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابوکریب نے ان سے ابن ابی الزنادہ نے ان سے سعد نے ان سے ربیع بن جراح نے ان سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو راہ بتائی مگر جمعہ کی اور لوگوں کو بھلا دیا جو ہم سے پہلے تھے اور

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَدَيْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَصْلُ اللَّهِ عَنْهَا مِنْ

ساری روایت مثل ابن فضیل کے بیان کی (یعنی جو اوپر گزری)۔

باب: جمعہ کے دن جلدی جانے کی فضیلت

۱۹۸۴- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلا ناب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھا ہے سب فرشتے اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آکر سننے لگتے ہیں اور جو اول آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک انڈا خدا کی راہ میں دے۔

۱۹۸۵- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور عمر ثقات نے سفیان سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مثل اس کے۔

۱۹۸۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد کے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہیں ان کو گھٹاتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیتے اور ہر دروازہ کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

باب: جمعہ کا خطبہ خاموشی سے سننے کی

فضیلت

۱۹۸۷- ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ

كَانَ قَبْلَنَا) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ.

بَابُ فَضْلِ التَّهَجُّرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۹۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوُلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَنْ مَنَعَ الْمُهْجَرَ كَمَنْ لَمْ يُهْدِ الْبِدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَنْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ)).

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعُمَرُو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَأَلَّوُلَ مِثْلَ الْخَزُورِ ثُمَّ نَزَلَهُمْ حَتَّى صَغُرَ إِلَى مِثْلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّيْتُ الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ)).

بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي

الْخُطْبَةِ

۱۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک چپ رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی اس کے گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ۔

۱۹۸۸- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آئے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخشے جائیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو نککریوں سے کھیلے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

باب: سورج ڈھلنے کے وقت جمعہ کی نماز

پڑھنے کا بیان

۱۹۸۹- عبد اللہ کے فرزند جابرؓ نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ یعنی جمعہ کی پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پائی لادنے کے اونٹوں کو۔ حسن نے جعفر سے کہا کہ اس وقت کیا وقت ہوتا تھا؟ انھوں نے کہا کہ آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

۱۹۹۰- جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی؟ انھوں نے کہا کہ جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم جاتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پائی لادنے والے اونٹ۔

((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ انْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))۔

۱۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا))۔

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ

الشَّمْسُ

۱۹۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَرِيحُ نَوَاصِيحًا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِحُجَفَرٍ فِي أَبِي سَاعَةَ بَلَكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ

۱۹۹۰- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلُوحٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذَّهَبَ إِلَى جَمَانَا فَنَرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ۔

(۱۹۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کہنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نواقل مستحب ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور غسل کی فضیلت۔

۱۹۹۱ء - پہل نے کہا ہم دو پہر کا سونا نہ سوتے اور دن چڑھے کا کھانا نہ کھاتے تھے مگر نماز جمعہ کے بعد۔ ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ کے زمانہ میں۔

۱۹۹۲ء - یاس بن سلہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب سورج ڈھل جاتا تھا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈتے ہوئے (یعنی دیواروں کا ساتھ نہ ہوتا تھا)۔

۱۹۹۳ء - یاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آئیں۔

باب: جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے اور ان کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۱۹۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم آج کل کرتے ہو۔

۱۹۹۵- جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبیؐ ہمیشہ دو خطبہ پڑھا کرتے تھے اور ان کے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے

۲۲۲

اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

۱۹۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ

۱۹۹۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے اس نے خدا کی قسم جھوٹ کہا میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

۱۹۹۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَافَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَأَنْتَقَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّبِيُّ فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان کہ جب وہ لوگ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو آپ کو چھوڑ جاتے ہیں

۱۹۹۷- جابر نے کہا کہ نبی کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن سوا یک بار ایک ٹائڈہ آیا ملک شام سے غلہ لے کر اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورہ جمعہ میں ہے کہ جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۹۹۸- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا

۱۹۹۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمْتُ سُوَيْقَةَ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۱۹۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ نبی اکرم خطبہ دے رہے تھے یہ نہیں کہا کہ کھڑے ہو کر۔

۱۹۹۹- جابر نے کہا ہم نبی کے ساتھ تھے جمعہ کے دن، سوا یک ٹائڈہ آیا اور لوگ مسجد سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

(۱۹۹۹) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنوں ہے اور سچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبے ضروری ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابو حنیفہ نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جہور کے نزدیک بیٹھنا دونوں خطبوں کے سچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے لیے۔ طحاوی نے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ حق

۲۰۰۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز ٹھہرے ہو کر وعظ کر رہے تھے کہ ایک قافلہ مدینہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس کی طرف بڑھے یہاں تک کہ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے ان میں ابو کرور عمر بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاوُا تِجَارَةً اَوْ سَاقَاةً فَارْجُوْا... الخ۔

۲۰۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَتِ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَدْرَجَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا

۲۰۰۱- کعب بن عجرہ مسجد میں داخل ہوئے اور ام حکم کا بیٹا عبدالرحمن بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انھوں نے کہا اس غیبت کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

۲۰۰۱- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِيًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْغَيْبِ يَخْطُبُ قَاعِيًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

باب: جمعہ کو چھوڑنے کی وعید کا بیان

بَابُ التَّغْلِیْظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

۲۰۰۲- حکم بن میناء سے عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اپنے منبر کی کڑیوں پر کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۰۰۲- عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ ((لَيْسَ بَيْنَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَذَعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَحْتَضِنَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ))

باب: نماز اور خطبہ مختصر دینے کا بیان

بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ

۲۰۰۳- جابر بن سرور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ سچ سچ کا تھا (یعنی نہ بہت لمبہ نہ چھوٹا)۔

۲۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصْلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

۲۰۰۴- جابر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

۲۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ

لوہیوں ہی ثابت ہو اور رسول اللہ سے اور آپ نے فرمایا نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے۔ (نووی)
(۲۰۰۲) ☆ یعنی اس سے لطف و رحمت کو دور کر دے گا اور اس باب خبر کو باز رکھے گا یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔ آپ کی نمازیں درمیانی ہوتی تھیں اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔

۲۰۰۵- جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی اور نیکی کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد کی چال ہے اور سب کاموں سے برے نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ پھر جو مومن مر کر مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے ان کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچ مجھ پر ہے۔

۲۰۰۶- جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبی کا خطبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثناء کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔

أَصْلَىٰ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ يَكْبُرُ زَكَرِيَّا عَنْ بَيْهَقٍ

۲۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّىٰ كَأَنَّهُ مُنْذِرٌ يَقُولُ يَقُولُ صَبْحَكُمْ وَمَسَاءَكُمْ وَيَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقُولُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَىٰ وَيَقُولُ أَنَا بَعْدُ ((فَإِنْ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَىٰ هَذِي مُحْضَبٌ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْذَنَاتُهَا وَكُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيَاهِلِهِ وَمَنْ تَرَكَ ذِينًا أَوْ صَبِيغًا فَلْيَمِزْهُ))

۲۰۰۶- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُمْعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُنَبِّئُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَىٰ إِبْرَ ذَلِكِ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

(۲۰۰۵) ☆ اس حدیث میں کئی قاعدے ہیں اول آداب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے دوسرے قرب قیامت تیسرے اہل بعد کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مستحسن ہے۔ چوتھے بدعت کی برائی۔ پانچویں تقسیم بدعت کا باطل ہونا۔ چھٹے حدیث یعنی نئے کاموں کی برائی خلوہ عبادات میں ہو یا عادات۔ ساتویں آنحضرت کی شفقت مومنوں پر جو ہزاروں ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ آٹھویں یہ کہ ابتدائے اسلام میں آپ کی عادت تھی کہ جو مرے اور قرضہ چھوڑ جائے اور کچھ مال اس کے موافق نہ چھوڑے تو اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے پھر ہر ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث میں مذکور ہوا۔

۲۰۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثنا کرتے تھے جو اس کی درگاہ کے لائق ہیں۔ پھر فرماتے تھے جس کو اللہ راہ بتا دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور سب باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے۔ پھر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقیفی کے یعنی جو اوپر گزری۔

۲۰۰۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ مناد مکہ میں آیا (مناد ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازد شہوہ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمدؐ جنوں ہیں (پناہ اللہ تعالیٰ کی)۔ تو اس نے کہا ہزار میں ان کو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کر دے۔ غرض آپؐ سے ملا اور کہا اے محمدؐ! میں جنوں وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے تو کیا آپؐ کو خواہش ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیاں اللہ میں ہیں۔ میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بتائے اسے کون بہکائے اور جسے وہ بہکائے اسے کون راہ بتائے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندہ اور پیغمبر ہوئے ہیں۔ اب بعد حمد کے جو کہو کہوں۔ مناد نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو۔ الحمد للہ کہ مناد پر ایمان کا روپ چڑھ گیا غرض رسول اللہؐ نے ان کو تین بار پڑھا پھر مناد نے کہا ابھی میں نے کاہنوں کی باتیں سنیں جادو گروں کے اقوال سنے شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر مناد نے کہا اپنا ہاتھ لائیں کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انھوں نے بیعت کی اور رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم سے اور تمہاری قوم (کی

۲۰۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُبْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ ((مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ)) ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

۲۰۰۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ضِمَادًا قَدِيمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَهْوَةَ وَكَانَ يَرْفَعِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سَفْهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَحْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّحْلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أُرْغِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مِنْ شَاءَ فَقَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنِي نَاعُوسُ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ بَيْنَكَ أَبَائِيكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَى قَوْمِكَ))

طرف) سے بیعت لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور وہ ان (ہمدان) کی قوم پر گزرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے۔ انھوں نے حکم کیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لیے کہ یہ ہمدان کی قوم ہے (اور وہ ہمدان کی بیعت کے سبب سے امان میں آچکے ہیں)۔

۱۰۰۹- واصل بن حیان نے کہا کہ ایوداہل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمرؓ نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت تلخ۔ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ایوداہل! تم نے بہت تلخ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر آپ ذرا اس خطبہ کو طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تب عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا اور بعض بیان جاوے دو تا ہے (یعنی تاخیر نہ کرتا ہے)۔

۲۰۱۰- عدی بن حاتمؓ نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا میں قطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن بعضهما فقد غوی (یعنی جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہِ اِمامی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہؐ نے فرمایا تو کیا برا خطیب ہے یوں کہو من بعض اللہ ورسولہ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فقد غوی۔

۲۰۱۱- صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر چڑھتے

قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلنَّحِيشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ بِطَهْرَةٍ فَقَالَ رُدُّوْهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ حَمِيدُونَ

۲۰۰۹- عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ خَطْبَتَانِ عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأُتْلِعَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أُتْلِعْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ طَوَّلَ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَقَصَرَ خُطْبَتُهُ مَنِيَّةٌ مِنْ فَهْمِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ واقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنْ مِنْ آتِيَانِ سِخْرًا))

۲۰۱۰- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَنَسْ الْخُطْبَةَ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوَى))

۲۰۱۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى

(۲۰۱۰) ☆ ومن بعضهما کے الفاظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہے تو اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فت ہوتا ہے اور من بعض اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا۔

(۲۰۱۱) ☆ اس حدیث سے خطبہ میں قرآن پڑھنا ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف اور حق

وَنَادُوا بِمَلِكٍ لِّيَقْضِيَ عَلَيْنَا رَبْلَكَ.

۲۰۱۲- عمرہ کی بہن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۱۴- حارث کی بیٹی نے کہا کہ نہیں یاد کہ میں نے سورہ ق مگر رسول اللہ کے منہ مبارک سے سن کر کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ کا تور ایک تھا۔ یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ سے (سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تھے کاش یہ فقیر اس تور کا خادم ہوتا)۔

۲۰۱۵- ام ہشام بنت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تور ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں پر خطبہ پڑھتے۔

۲۰۱۶- عمارہ بن رویہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھا ہے (یعنی دعا کے لیے)۔ تو کہا کہ اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے تور رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی انگلی سے۔

الْمُنْبَرِ وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ.

۲۰۱۲- عَنْ أُخْتِ لِعُمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ قِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمُنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

۲۰۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ أُخْتِ لِعُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْهَا بِبَيْتِ حَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۱۴- عَنْ بِنْتِ لِحَارِثَةَ بِنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قِ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَتَوَرَّنَا وَتَتَوَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا.

۲۰۱۵- عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَتَوَرَّنَا وَتَتَوَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا سَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضُ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ قِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرُؤُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَى الْمُنْبَرِ إِذَا حَطَبَ النَّاسُ.

۲۰۱۶- عَنْ عُمَارَةَ بِنِ رُوَيْبَةَ قَالَتْ رَأَى بَشَرُ بْنُ مَرْوَانَ عَلَى الْمُنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ بَيَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ.

امام شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

(۲۰۱۶) امام احمد سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور ردائیں نہیں ہے اور مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

۲۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۰۱۷- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عَمَارَةُ بْنُ رُوَيْتَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

باب: خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان

۲۰۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت)۔

بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ
۲۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ حَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَصَلَّيْتَ يَا فَلَانُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمَ فَارَكَعْتَ)) رَكَعَتَيْنِ.

۲۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكَعَتَيْنِ
۲۰۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمَ فَصَلَّ الرَّكَعَتَيْنِ)) وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةُ قَالَ ((صَلَّ رَكَعَتَيْنِ)).

۲۰۲۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھو اور تحیۃ کی ایک روایت میں ہے دو رکعت پڑھ۔

۲۰۲۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور نبی اکرم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے دو رکعت پڑھ لیں؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پڑھ۔

۲۰۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعِثْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ ((أَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ لَا فَقَالَ ((لَوْ كَفَّ)).

(۲۰۱۸) یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور اس کے بعد خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سن کر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ خدا جانے کس نے ان کو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کے وقت نہ پڑھے اور حدیثیں ان پر حجت ہیں۔
مسلم نے کہا روایت کی جگہ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورق نے ابن علیہ سے اس نے ابوب سے اس نے عمرو سے اس نے جابر سے انھوں نے نبی سے جیسے حمار نے کہا مکروہ دو رکعت کا ذکر نہیں۔

۲۰۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آئے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دور رکعت پڑھ لے۔

۲۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیم غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیم بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی۔ آپ نے فرمایا تم نے دور رکعت پڑھی؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور ان کو پڑھ لو۔

۲۰۲۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیم آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اے سلیم اٹھو اور دور رکعت پڑھ لو۔ اور مختصر پڑھو۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضروری ہے دور رکعت مختصر ادا کرے۔

باب: دوران خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان

۲۰۲۵- حمید بن ہلال نے کہا ابو رفاعہ رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب مسافر پناہ دین دریافت کرنے کو آیا ہے نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اس کے پاس لوہے کے تھے آپ اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے آکر خطبہ کو تمام کیا (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے)۔

۲۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ))

۲۰۲۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ جَاءَ سَائِرُ الْغُطَفَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سَلِيمٌ قَبْلَ أَنْ يَصْلِيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَكْتَ رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمَ لَأَرَكْتَهُمَا))

۲۰۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سَلِيمٌ الْغُطَفَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ ((يَا سَلِيمُ فَمَ لَأَرَكْتَ رَكَعَتَيْنِ وَتَحَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْسُخْ رَكَعَتَيْنِ وَلْيَتَحَوَّزَ فِيهِمَا))

باب: حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۰۲۵- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ أَتَيْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَذَرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ إِلَى فَاتَنِي بِكُرْسِيِّ حَمِيسٍ قَوَائِمَةً حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدْتُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفَلَ بَعَانِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ میں کیا پڑھے

۲۰۲۶- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى نَكَّةَ فَقَالَى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْجُمُعَةُ قَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ..... أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۰۲۶- ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے کہا مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور آپ مکہ کو گیا اور ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی۔ پھر میں ان سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورہیں پڑھیں جو حضرت علیؑ کو فہم میں پڑتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جمعہ میں یہی پڑھتے تھے (یعنی حضرت علیؑ کی تقلید سے نہیں پڑھتا بلکہ تبع وکیل ہوں۔ سبحان اللہ سایہ کو اس قدر تقلید سے نفرت تھی کہ یہ کہا پسند نہیں آیا اور رسول اللہ کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے ان پر جو تقلید پر جان دیتے ہیں۔)

۲۰۲۷- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِجَنَابِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ قَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۲۰۲۸- عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

۲۰۲۸- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں اور جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلى اور هل اتاك حديث العاشية پڑھا کرتے تھے اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوں تب بھی انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

۲۰۲۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۲۰۳۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الصُّحَّاحُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ.

۲۰۲۹- مسلمؒ نے فرمایا یہی روایت کی مجھ سے قتیبہ نے ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابراہیم نے اسی اسناد سے۔

۲۰۳۰- عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحاح بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سی سورت پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا هل اتاك حديث العاشية۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۲۰۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السُّحُودِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

۲۰۳۲- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِذَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتُمَاهُمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانٌ.

۲۰۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ وَهَلْ أَتَى.

۲۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ب أَلَمْ تَنْزِيلِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا

۲۰۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)).

۲۰۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب: جمعہ کے دن کیا پڑھے؟

۲۰۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور هل اتی علی الانسان حین من الدهر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقون۔

۲۰۳۲- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انھوں نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مکحول نے۔

۲۰۳۳- اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریب نے ان سے وکیع نے سفیان نے سنیان سے اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں جیسے سفیان نے روایت کی۔

۲۰۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور هل اتی پڑھتے تھے۔

۲۰۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل پہلی رکعت میں اور هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً دوسری میں پڑھتے تھے۔

۲۰۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھے۔

۲۰۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ عمرو نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن اور یس نے کہا سبیل نے کہا اگر تم کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھ لو۔

۲۰۳۸- ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھ لے اور جریر کی روایت میں منکم یعنی تم میں سے کا لفظ نہیں۔

۲۰۳۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب جمعہ پڑھ چکے تھے تو گھر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کرتے تھے۔

۲۰۴۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے رسول اللہؐ کے نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے۔ پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھے خیال گزر رہا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالکؒ کے رو برو قرأت حدیث کے وقت) پھر ان کو ضرور پڑھتے۔

۲۰۴۱- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے۔

۲۰۴۲- عمر بن عطاء نے کہا کہ نافع بن جبیر نے ان کو سائب کی طرف بھیجا اور کچھ ایسی چیز کو پوچھا جو انھوں نے دیکھی تھی معاویہؓ سے نماز میں تو سائب نے کہا ہاں میں نے ان کے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ میں پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پھر نہ کرنا یعنی فرض اور سنت کے بیچ میں نہ بات کی نہ اس جگہ سے بٹے اور جب جمعہ پڑھ چکا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا

عَلَيْكُمْ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا)) زَادَ عَمْرُو فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنَّ عَجَلَ بَلَ شَيْءٍ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

۲۰۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصَلِّ أَرْبَعًا)) وَكَانَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((مِنْكُمْ)).

۲۰۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۲۰۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْتَسِبُ أَطْنَبِيُّ قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ الْبَتَّةَ.

۲۰۴۱- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۲۰۴۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءَ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أَخْتِ نَعْرِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تُعْذِرْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَ أَوْ

(۲۰۳۸) ☆ معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتیں واجب نہیں مستحب ہیں اور محدثین رحمہم اللہ کی احتیاط دیکھئے کہ ایک لفظ جو جریر کی روایت میں نہ تھا اس کو بھی بیان کر دیا حالانکہ اس کو اصل مطلب میں کچھ دخل نہ تھا۔

تَخْرُجُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوَصَّلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ. ۲۰۴۳- وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خُثَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُنْجَشَةَ تَجَرُّؤُا وَ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِطَبِئِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِسَامَ.

یا کھڑا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا کہ ہم کو رسول اللہ نے یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دونوں نمازوں کو ایسا نہ ملاویں کہ ان کے بیچ میں نہ بات کریں اور نہ نکلیں۔ ۲۰۴۳- مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے حاج بن محمد نے ان سے ابن جریر نے ان سے عمر بن عطاء نے کہ نافع بن جبیر نے ان کو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب اس نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہیں کیا۔



کتاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ (۱) نماز عیدین کا بیان

۲۰۴۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّي بِهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَتَزَلَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُحَلِّسُ الرَّحَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِشِقْمِهِمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَتَابِعَنَّكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا فَلَا هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّغَ مِنْهَا ((أَتَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةً لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يُذَرَى جَسَدٌ مِنْ هِيَ قَالَ ((فَتَصَدَّقَنَّ)) فَسَطَّ بِلَالٌ نَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ خَلَمْ يَذِي لَكُنْ أَبِي وَأُمِّي فَحَقَلَنَ يُلْقِينَ الْفَتَحَ وَنَحْوَاتِهِمْ فِي نَوْبِ بِلَالٍ.

۲۰۴۳- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ تو ان سب بزرگوں کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے یعنی خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انھوں نے لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بٹھانا شروع کیا۔ پھر ان کی صفیں چرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے آپ کے ساتھ بلال بھی تھے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک یہاں تک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پھر فرمایا کہ تم نے ان سب کا اقرار کیا کہ اس میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے نبی اللہ کے۔ راوی نے کہا معلوم نہیں وہ کون تھی۔ پھر انھوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا اچھلایا اور کہا لاؤ میرے نال باپ تم پر فدا ہوں اور وہ سب چلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

(۱) ☆ نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جمہیر علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب۔ فرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اس کو چھوڑ دیں تو ان کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہوں تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہو گا مانند سنت ظہر وغیرہ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی قتال واجب ہو گا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بار بار عود کرتی ہے۔

(۲۰۴۳) ☆ اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی! جب آویں تیرے پاس ایمان لانے والیاں عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ سے کہ نہ شریک کریں گی اللہ کے ساتھ کسی کو (یعنی نبیؐ، ولیؐ، پیغمبرؐ، شدہ، گور، چلہ، امام، زائدہ کی کو) اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پاؤں سے بہتان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری تا فرمائی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے لے

۲۰۴۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ حَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يَسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٍ قَاتِلٍ بَنُوهُ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْحَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

۲۰۴۶- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا قَرَأَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ تَوْبَهُ يُلْقِيَنَّ النِّسَاءَ صَدَقَةً قُلْتُ لِمَ لَطَفَ زَكَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ صَدَقَةً يَصَدَّقْنَ بِهَا جِيئَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ

۲۰۴۵- ابن عباس کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انکو ٹھکی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ۔

۲۰۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۴۷- جابرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے عید الفطر کے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور جب فارغ ہوئے اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی اور وہ بلالؓ کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تھا؟ انھوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھلے ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری۔ میں نے عطاء سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس

تھان ان کے لیے اللہ سے بخشے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ آیت سورہ محمّدہ میں ہے۔ غرض اس آیت کے موافق آپ نے ان سے اقرار لیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتوں کا عید میں حاضر ہونا مسنون ہے اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے اور عورتوں کو مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضروری۔ اور صدقہ طلوع میں ایجاب و قبول ضروری نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورتوں کو اپنے مال میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ دینا روا ہے۔ (۲۰۴۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام خطبہ کے بعد ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور ان کو اوامر و نواہی ضروریہ سمجھائیں۔

مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے ابوالریح نے ان سے خمدانے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورتی نے ان سے اسماعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اس کے۔

جائے جب خطبہ سے فارغ ہو اور ان کو نصیحت کرے؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بے شک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۰۴۸- جاہل نے کہا کہ میں نماز عید میں رسول اللہ کے ساتھ تھا سو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلال پر تکبیر لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا بجھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی امید میں ہیں۔ سو ایک عورت ان کے پیچ سے کھڑی ہو گئی پچھلے رخساروں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا اس لیے کہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری۔ راوی نے کہا پھر خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے اور ذاتی تمیں بلال کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیں اور ہاتھوں کے چھلے۔

۲۰۴۹- ابن عباس اور جاہل نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید الاضحیٰ میں پھر میں نے ان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو یہ قول ہے ابن جریج راوی کا تو انھوں نے کہا۔ ابن ان کے شیخ عطاء نے خبر دی کہ مجھے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اس کے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ۔ وہ دن ایسا ہے کہ اس دن نہ اذان ہے نہ تکبیر۔

۲۰۵۰- عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیغام بھیجا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جب ان سے اول اول لوگوں نے

فَتَحَّهَا وَيُثَقِّينَ وَيُثَقِّينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقُّ عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَخْرُجُ فَيَذْكُرُهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۲۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مَوْكِبًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَّظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ حَطْبُ جَهَنَّمَ)) فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِبْطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَذَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لِأَنَّكُمْ تَكْثِرُونَ الشُّكَاةَ وَتَكْثُرُونَ الْغَشْيِيرَ)) قَالَ فَحَلَلْنَ يَصَدَّقْنَ مِنْ حِلْيَتِهِنَّ يُلْقِينَ فِي نَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَفْرِطِيَّتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.

۲۰۴۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ لَأَ أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا بُدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا بُدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً.

۲۰۵۰- عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ

(۲۰۴۹) اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ سلو تو وغیرہ اس دن پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اس کو مسنون جانا حماقت ہے اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور سلف سے اس میں خلاف منقول نہیں۔

بیعت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور وہ بھی کرتے تھے۔ سوان ابن زبیر نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔

۲۰۵۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

۲۰۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ سب عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۲۰۵۳- ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ عید قربان اور عید فطر میں جب نکلے تو پہلے نماز پڑھتے پھر جرب نماز کا سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہے اپنی نماز کی جگہ پر پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے اور کوئی کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے۔ غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہو اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ہو کر نکلا یہاں تک کہ عید گاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن صلب نے ایک منبر بنا رکھا تھا گارے اور اینٹوں سے۔ مروان مجھ سے اپنا ہاتھ جھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف۔ پھر جب میں نے دیکھا تو اس سے کہا نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا؟ اس نے کہا اے ابوسعید! چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی

لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذَّنُ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذَّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأُرْسِلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ ابْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَغْيِرُ أَذَانَ وَلَا إِقَامَةً.

۲۰۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ قَبِيلاً بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَاقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مِصْلَاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَغْيِرُ ذِكْرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يَغْيِرُ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ ((تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا)) وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجَتْ مُخَاصِرًا مَرَوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مِنبْرًا مِنْ طِينٍ وَلَكِنْ إِذَا مَرَوَانُ يَنَازِعُنِي يَدُهُ كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوُ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَحْرُهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِيتَاءُ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا

(۲۰۵۳) ☆ بخاری کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد بھی مروان کے ساتھ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز خطبہ کے بعد بھی روا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ صحیح

کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم بہتر کام کر سکو اس سے جو میں چاہتا ہوں (یعنی بدعت سنت کے برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا تو کیا)۔ غرض یہ بات میں نے اس سے تین بار کہی پھر پھرا۔

باب: عیدین کے روز عورتوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے اور مردوں سے علیحدہ خطبہ میں حاضر ہونے کی

اباحت کا بیان

۲۰۵۴- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم کو حکم دیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدین میں لے جائیں جو ان کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ذرا دور رہیں۔

۲۰۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے چند الفاظ کے فرق سے۔

۲۰۵۶- ام عطیہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ نے کہا لے جائیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جو ان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں جدا ہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کا نیک میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اڑھا دے بہن اس کی اپنی چادر۔

باب: عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

سَعِيدٌ قَدْ تَرَكَا مَا نَعَلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بَخِيرٍ مِمَّا أَغْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ.

بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُقَارَفَاتٍ لِلرِّجَالِ

۲۰۵۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا نَعْبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْغَوَائِقَ وَذَوَاتِ الْعُدُورِ وَأَمَرَ الْحَيْضَ أَنْ يَقْعَزْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

۲۰۵۵- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخْبَأَةِ وَالْبِكْرِ قَالَتْ الْحَيْضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُونُ حَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرُونَ مَعَ النَّاسِ.

۲۰۵۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْغَوَائِقَ وَالْحَيْضَ وَذَوَاتِ الْعُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَقْعَزْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعَوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ دَانَا لَا يَكُونُ لَهَا حِلَّابٌ قَالَ ((لَيْسَ لَهَا أُحْتَهَا مِنْ حِلَّابِهَا)).

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى

یہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی۔

(۲۰۵۶) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگتے چیز دینا موجب ثواب ہے۔

۲۰۵۷- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان یا عید الفطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہار جو ان کے گلوں میں تھے۔

۲۰۵۸- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے عمر و نائد نے ان سے ابن اور یس نے اور کہا اور روایت کی مجھ سے ابو بکر بن نافع نے اور محمد بن بشر نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے۔

باب: عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

۲۰۵۹- عید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمائی اور نماز فطر میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ ان میں ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے۔

۲۰۶۰- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا "اقتربت الساعة" اور ق والقرآن المجید

باب: ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی رخصت کا بیان

جس میں گناہ نہ ہو

۲۰۶۱- عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس

۲۰۵۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خِرْصَهَا وَتُلْقِي سِيحَابَهَا.

۲۰۵۸- وَ حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَمِيمًا عَنْ غَنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۲۰۵۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بَيْنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

۲۰۶۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ.

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا

مَغْصِيَّةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

۲۰۶۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ

(۲۰۶۱) ☆ نووی نے کہا گانے میں علماء کا اختلاف ہے اہل حجاز کی ایک جماعت اس کو مباح کہتے ہے اور مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے

انصار کی دو لڑکیاں تھیں کہ وہ بھات کا قصہ جو انصار نے لطم کیا تھا گارہی تھیں۔ (بھات وہ لڑائی تھی جو اس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں کفر کی حالت میں ہوئی تھی اور اس میں اس جیتے تھے) اور وہ لڑکیاں گانے کا پیشہ نہیں کرتی تھیں تو ابو بکرؓ نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہؐ کے گھر میں اور یہ عید کے دن میں تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنی ان کو دل خوش کرنے دو)

وَعِنْدِي حَارِثَتَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ تَغْتَابُ بِمَا تَفَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بَعَثَ قَالَتْ وَلَيْسَتْ بَمُعْتَبِرَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبْرَأُ مُمْرِ الشَّيْطَانِ فِي يَسْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

۲۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۶۲- وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ حَبِيبًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ حَارِثَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدَفٍّ

۲۰۶۳- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منی کے دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں وغیرہ میں) گارہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور

۲۰۶۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَارِثَتَانِ فِي أَهَامٍ مِنْ تَغْتَابٍ وَتَضَرَّبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْحًى

لہ ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب میں مکروہ ہے اور امام مالک کا یہی مذہب مشہور ہے اور جن لوگوں نے مباح کہا ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگوں نے منع کیا ہے انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرأت بڑھانے والا تھا اور اس میں کوئی مفسدہ نہ تھا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانے والا ہو شر اور زنا کی۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور کا غلبہ تھا اور اس میں لڑکیوں کے فساد کا ذمہ بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعر و کا پڑھنا تھا اور بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ کچھ گانے والیاں نہ تھیں کہ جو شوق دلاتی ہیں خوش کا دریا دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو۔ نہ ان کے اشعار ایسے تھے جن سے یہ شرو پیدا ہوں کہ ان کو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے العار فیه الزنا یعنی غنا زنا کا متر ہے اور نہ وہ گانا ان لڑکیوں کا تھا ایسا جس میں ٹکڑے ہو اور تانیں ہو اور آوازوں کا ملنا اور انھوں کا گھانا بڑھانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعروں کے پڑنے کو گانا کہتے ہیں۔ غرض یہ گانا وہ ہرگز نہیں جس میں اختلاف ہے بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اس کو ردوار کہا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑھنا ہے جس میں کوئی مضمون فحش کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر انھوں نے ان اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لیے پڑے جاتے ہیں اور پڑے گئے اشعار نبی کے رد برد۔ غرض یہ سب مباح ہیں حرام نہیں۔

مسلمؒ نے کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ نے اور ابو کریم نے دونوں نے ابو معاویہ سے اس نے ہشام سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں۔

(۲۰۶۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کے مکان کھیل کود کی چیزوں سے پاک رہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضروری ہے کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کریں کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پہنچے۔ اس میں اس بزرگ کا لوب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چاہے

بَنُوهُ فَاتَّبَعَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ: «دَعَهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٌ» وَفَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْثِي بَرَدَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَافْقِدُوا قَدْرَ الْحَارِيَةِ الْعَرَبَةِ الْحَدِيثَةَ السَّنَ.

رسول اللہ اپنے سر کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو ابو بکر نے ان دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہ نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابو بکر! ان لڑکیوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور میں لڑکی تھی۔ تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی۔

۲۰۶۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ خُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِجَرَابِهِمْ فِي مَنْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْثِي بَرَدَاتِهِ لَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِئِي حَتَّى أَكُونُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَافْقِدُوا قَدْرَ الْحَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السَّنَ خَرِصَةُ عَلَى اللَّهْوِ.

۲۰۶۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ جَارِيَتَانِ تُلْعَبَانِ بَعَاءُ

۲۰۶۴- سب مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ میرے حجرے کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی چادر سے مجھے چھپائے ہوئے تھے اور حبشی لوگ رسول اللہؐ کی مسجد مبارک میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلنے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کود کی دیکھوں پھر کھڑے رہتے تھے میرے لیے یہاں تک کہ میں ہی سیر ہو کر لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تماشا دیکھے گی (یعنی تب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار نہ ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا)۔

۲۰۶۵- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گار رہی تھیں بے اعتنائی

اور رہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک مباح کام میں تھیں اور آپؐ نے منہ اس لیے ڈھانپ لیا کہ وہ شر مائیں نہیں اور اس میں آپ کی رافت اور رحمت اور علم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ مباح ہے سرور اور خوشی کے وقت۔ پس نکاح وغیرہ میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بھی عید میں داخل ہے کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہؐ کی مسجد میں کھیلنے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کھیل مثلاً بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بگ پتہ وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد میں سیکھنا اور کھیلنا روا ہے۔ اگر عورت میں ایسے کھیل مردوں کے دیکھیں تو روا ہے بغیر اس کے کہ ان مردوں کی نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت سے پڑے تو باقیات حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور قند کا خوف بھی نہ ہو تو تلافیہ کے اس میں دو قول ہیں اسح قول یہ ہے کہ منع ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقُلْ لِعُومَنَاتٍ بَعْضُهُنَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُورَامٌ حَبِيبَةٍ كَوَالِكٍ ائِدْ هِي يَدُوهُ كَرْنِے كَالْعَمِّ دِيَاورُ فَرِيَا كَرْتَمُ دَوِي كَتِي هُوَا كَرْدُوَا حَا هِي۔ غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اس میں تصریح نہیں ہے کہ ان کے بدنوں کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اتارنے سے پہلے کا ہو۔ غرض کہ اس حدیث سے رسول اللہؐ کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیبیوں کے ساتھ ثابت ہوا۔

بُعَاثٌ فَاصْطَفَعَ عَلَى الْفَرَاشِ وَ حَوْلَ وَجْهِهِ
فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَّقَرَّ بِهِ وَ قَالَ
بِزَمَانِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ((ذُعُوهُمَا)) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا
فَحَرَجَتْ وَ كَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالذَّرَقِ وَ
الْعِرَابِ قِيَامًا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ إِنَّمَا قَالَ ((تَنْتَهِيْنِ تَنْظُرِيْنِ)) فَقَالَتْ
نَعَمْ فَأَقَامَتْنِي وَ زَاةٌ خَدَّتْنِي عَلَى خَدِّي وَ هُوَ يَقُولُ
((دُوْنَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ)) حَتَّى إِذَا مَلَيْتُ قَالَ
((خُسْبُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَاذْهَبِي))

لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کی طرف سے
پھیر لیا اور پھر ابو بکرؓ آئے اور مجھے جھڑکا کہ یہ شیطان کی تان
رسول اللہؐ کے پاس اور رسول اللہؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ان
کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان
دونوں کے چنگلی لی کہ وہ نکل سکیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان
ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے۔ سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے
حضرت سے خواہش ظاہر کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا
چاہتی ہو۔ میں نے کہا ہاں پھر مجھے آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا
اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد
ارفدہ کی تم اپنے کھیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں
تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ
نے فرمایا جاؤ۔

۲۰۶۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبِشٌ يَزُفُونَ فِي
يَوْمٍ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَحَفَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى
لَعِينِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَلْتِي أَنْصَرَفَ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.
۲۰۶۷- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى
بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَاهِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ بِكَلاَهُمَا عَنْ هِشَامٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ: فِي الْمَسْجِدِ.

۲۰۶۶- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار عید کے دن
حبشی آکر مسجد میں کھیلنے لگے اور رسول اللہؐ نے مجھے بلایا اور میں
نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کے کھیل کود کو دیکھنے لگی
یہاں تک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے بیزار ہو جاتی تھی۔
۲۰۶۷- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یحییٰ بن زکریاؒ نے ان
سے یحییٰ بن زکریاؒ نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن نمیرؒ نے ان
سے محمد بن دونوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انھوں نے مسجد
کا ذکر نہیں کیا۔

۲۰۶۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِبُعَايَةَ وَ دِدْتُ
أَنِّي أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أَذْنَيْهِ
وَعَيْنَيْهِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءُ
فُرْسٍ أَوْ حَبِشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَرَبٍ بَلْ
حَبِشٌ.

۲۰۶۸- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے
کھیلنے والوں سے کہا بیجگا کہ میں چاہتی ہوں ان کو دیکھوں اور
کھڑے ہوئے رسول اللہؐ اور میں بھی دروازہ میں کھڑی ہوئی اور
آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں
کھیلتے تھے۔ عطاء نے کہا وہ فارس کے لوگ تھے یا حبشی۔ ابن عریق
نے کہا حبشی تھے۔

۲۰۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتِمُّ الْحَبَشَةُ
 يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِجَابِهِمْ إِذَا دَخَلَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْضِبُهُمْ
 بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعْهُمْ يَا
 عُمَرُ))

۲۰۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس حبشی کھیتے تھے اپنے تیروں سے کہ حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ آئے اور کنکریوں کی طرف بچکے کہ ان کو ماریں تو آپ نے
 فرمایا کہ اے عمر! ان کو کھیلنے دو۔



کِتَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ^(۱)

نماز استسقاء کا بیان

۲۰۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِجَالِهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

۲۰۷۰- عبد اللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھا کہ پروردگار ہمارا اس طرح رت بدل دے) جب قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(۱) ☆ علماء کا اجماع ہے کہ استسقاء سنت ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز استسقاء مسنون ہے یا نہیں؟ ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام خلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور حنفیوں اور متاخرین سب کے خلاف ہے اور ان سب کے مقابل میں اکیلے ان کا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انھوں نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جن میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استسقاء میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محمول ہیں اس پر کہ راوی بھول گیا اور بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہوا ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں استسقاء کے لیے دعا کی کہ وہ استسقاء کے لیے بھی کافی سمجھی گئی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہو تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر بھی استسقاء کار و اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں۔ غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائیں گی اس لیے کہ اس میں زیادتی ظلم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کریں وہ مقبول ہے۔

غرض خلاصہ یہ کہ استسقاء کی تین قسمیں ہیں اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے کوئی ہے اور تیسرے دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبے پڑھنا اور اس سے قبل اور بعد صدقہ اور درود اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب سے کامل ہے۔ (نووی)

(۲۰۷۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ استسقاء کے لیے باہر نکلنا مستحب ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کے لیے بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا لٹنا بھی مستحب ہے۔ شافعی نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ٹکٹ ہو جائے تب اٹلے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جمہور علماء کا سب چادر کا لٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلاد میں اس کی سنت کا انکار رکھتے ہیں اور یہ نہیں مگر حدیث کے تھوڑا جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیوں کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقاء کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے اور لیٹنے کا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیٹ کے موافق جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کے اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب یہی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے قبل تکبیریں کہے مثل عید کے اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبد العزیز اور کھول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پھر اجماع ہے مثل عید کے مگر صلوٰۃ جلد کا مضائقہ نہیں۔ (نووی)

۲۰۷۱- عباد بن تیمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو رکعت پڑھی۔

۲۰۷۲- عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی کے لیے دعا مانگی اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا۔

۲۰۷۳- عباد بن تیمیم مازنی نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقاء کے لیے نکلے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑھیں۔

باب: استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ

اٹھانے کا بیان

۲۰۷۴- انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دعائیں ہاتھ اٹھاتے تھے ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

۲۰۷۵- انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول اللہ نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۰۷۶- انس نے کہا کہ نبی نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعائیں مگر استسقاء میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کے دونوں بغلوں کی

۲۰۷۱- عَنْ عِبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ خَالَاتِهِ قَالَ حَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّيِّ فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

۲۰۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ خَرَجَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

۲۰۷۳- عَنْ عِبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالْدُّعَاءِ فِي

الِاسْتِسْقَاءِ

۲۰۷۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى بَرَى تَبَاضُ بَطْنِيهِ.

۲۰۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۲۰۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

(۲۰۷۴) ☆ ہاتھوں کا اٹا بلکہ اٹھانا آپ سے استسقاء میں مروی ہے اور دعائیں اٹا بلکہ نہ ہو تا اگرچہ اٹھایا جائے۔

(۲۰۷۵) ☆ بالے کے دور ہونے، قطرے کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسے ہی مسنون ہے کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو ہاتھوں کی پیٹھ آسمان کی طرف کرے۔

(۲۰۷۶) ☆ چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی حاجت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے۔

سفیدی دکھائی دیتی اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کی یادوں بغلوں کی۔

۲۵۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

حَتَّى يَرَى بَيَاضَ بَطْنِهِ غَيْرَ أَنْ عَذَّ الْأَعْلَى قَالَ
يُرَى بَيَاضُ بَطْنِهِ أَوْ بَيَاضُ بَطْنِهِ.

۲۰۷۷- عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب: استسقاء میں دعا مانگنے کا بیان

۲۰۷۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن آیا اس دروازہ سے کہ دارالقضاء کی طرف ہے اور رسول اللہ کھڑے خطبہ پڑھتے تھے اور وہ رسول اللہ کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں کے مال برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں۔ سو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھاڑ کھینچتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھڑ تھانہ محلہ (سُلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔ غرض سلع کے پیچھے سے ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور میں برسنے لگا (یہ آپ کا مجروح ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا اور نہ پانی کا یہاں گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک۔ پھر ایک شخص آیا اسی دروازہ سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۲۰۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ
الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
يَخْطُبُ فَاسْتَفْتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْآمُرُ
وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُعْثَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا
اللَّهُمَّ اغْنِنَا)) قَالَ أَنَسُ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي
السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا فَرْعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سُلْعٍ
مِنْ يَبُتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ
مِثْلُ الثُّرَيَّا فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ
أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْعًا قَالَ
ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُتْبِعَةِ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ
فَاسْتَفْتَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْآمُرُ
وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكَهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن ثقی نے ان سے یحییٰ نے ان سے ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبی سے روایت کی اس کے مانند۔

(۲۰۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقاء میں دعا بھی کافی ہے اور یزید کی موت قونی کے لیے دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اس کے لیے لوگوں کا یہ ان میں اجتماع اور نماز شروع نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو روک دے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسائے نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلندیوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسائے۔ غرض میں فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے۔ شریک نے کہا میں نے اُس سے پوچھا کیا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا (بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا)۔

۲۰۷۹- انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں ایک قحط پڑا اور آپ ایک دن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کے ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے دعائیں عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسائے ہم پر۔ غرض آپ جدھر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اوھر سے بدلی کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ آگن کی طرح بچ میں سے کھل گیا اور قحط کا نالہ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ارزانی کی خریدی۔

۲۰۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہو گئے اور پکار کر کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے! میں نے نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث آخر تک اور عبد اللہ علی کی روایت میں یہ ہے آخر میں مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برساتا رہا اور مدینہ میں ایک بوند

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَوْلْنَا وَلَا غَلْبَانَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ وَيُطَوِّنِ الْأَوْدِيَةَ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَأَنْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ)) قَالَ شَرِيكَ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَذْرِي.

۲۰۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْغَيْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَغْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْبَيْتَانِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَيَبِيهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَوْلَانَا وَلَا غَلْبَانَا)) قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي بَيْتِ الْحَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبِرَ بِحَوْدٍ.

۲۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَطَّ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَيَبِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَفَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَحَقَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ

نہ گرتی تھی اور میں نے دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بچ میں سے کھلا ہوا تھا۔

۲۰۸۱- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے اسامہ نے ان سے سلیمان بن مغیرہ نے ان سے ثابت نے ان سے انس نے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اللہ نے بدیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جانے کو ڈرتا تھا (یعنی مینہ کی شدت سے)۔

۲۰۸۲- انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی جمعہ کے دن رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ پیٹ دی گئی اس طرح بھٹی تھی۔

۲۰۸۳- انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر یزید اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

باب: آندھی اور بادل کے وقت پہلا مانگنے اور بارش

کے وقت خوش ہونے کا بیان

۲۰۸۴- نبی کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آندھی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا (یعنی عذاب الہی سے ڈرتے) اور گھڑی آگے جاتے گھڑی پیچھے پھر اگر یزید برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں

بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَظَفَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّمَا لَمِي بِمِلِّ الْإِكْلِيلِ.

۲۰۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بَنِيهِ وَزَادَ قَالَ قَالَ اللَّهُ يَبْنَ السَّحَابِ وَمَكَّنَّا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّحْلَ الشَّدِيدَ تَهْمُهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ أَهْلُهُ.

۲۰۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْخُمُوعِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَصَّرَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَرَّقُ كَأَنَّهُ الْمَاءُ حِينَ تَطْلُو.

۲۰۸۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ ((لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالَى)).

بَابُ التَّعَوُّدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ

وَالْفَرَجِ بِالْمَطَرِ

۲۰۸۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عَرَفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَذْهَبَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِبَ وَدَعَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ

(۲۰۸۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور یزید اور برسی سے آتا ہے اور بعض مہجنان جہم تا جہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ بھی پروردگار کا یزید کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ معنی ظاہری اس کے نہ بنے اور جب معنی ظاہری بلا تکلیف بنے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

((ابْنِ حَشْبٍ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سَلَطَ عَلَى أُمِّي)) وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ ((رَحْمَةً))۔
نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب نہ ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب میں دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

۲۰۸۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَ الرِّيحُ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) قَالَتْ ((وَإِذَا تَحَلَّيْتَ السَّمَاءَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادَ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُطْمَرُنَا))۔

آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے پھر اگر میں برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔
غرض اس بات کو حضرت عائشہؓ نے پہچانا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے دیکھ کر بدلی ہے جو ان کے آگے آئی ہے کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے۔

۲۰۸۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْبِغًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَبْسُمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرِفَ نَسْتَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ

(۲۰۸۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اس کو خدا کا خوف نہ رہے بلکہ جتنا اس شہنشاہ عالی جاہ ہے پر وہاں کا قرب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی خوف اس کی بے نیازی کا اور بے پرواہی کی راہ سے بڑھتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالیٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اس کے عذاب اور عتاب سے پناہ مانگتا رہے۔

(۲۰۸۶) ☆ صحیح ہے یہ مصرع ۔ نزدیکیاں بیش بود حیرانی -- اس شہنشاہ بلند بارگاہ قہار جہاں سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ ملے

اس میں پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے خوف ((يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِي أَنَّهُ يُكُونُ فِيهِ عَذَابٌ)) قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُنْظَرُنَا))

باب: باد صبا اور تیز آندھی کا بیان
۲۰۸۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلِكْتُ عَادَ بِالذَّبَّورِ))

۲۰۸۸- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِيانٍ الْحُفَيفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنِلُهُ



لوگوں ڈرتے ہیں تو ہم گناہگاروں کو کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہم سے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔
☆ صبا وہ ہوائے جو مشرق سے آتی ہے جس کو پروائی کہتے ہیں اور دبور جو مغرب سے آئے اور اسے بچھا کہتے ہیں۔

کِتَابُ الْكُسُوفِ کسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

۲۰۸۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ
مَعَ عُمَرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا
ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ جَدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الرَّكْعَةِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ
الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ وَهُوَ دُونَ
الرَّكْعَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ
وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ
وَهُوَ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَظَتْ تَحُلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ
النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَهُمَا لَا
يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاذْأ

۲۰۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گھبن ہوا۔ سو آپ نماز
میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت
لمبار رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام
کیا مگر پہلے قیام سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبار رکوع کیا مگر پہلے
رکوع سے کم پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور
شافعی کا کہنا مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا
مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبار رکوع کیا مگر پہلے رکوع
سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر قیام اول سے کم
پھر رکوع کیا اور لمبار رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو
رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اٹھنے میں
کھل گیا تھا پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا
کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان میں گھبن
انہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پھر جب تم گھبن دیکھو
تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور

(۲۰۸۹) علامہ کا جناح ہے کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ باجماعت اس کو ادا کریں اور اہل
عراق (یعنی احناف) نے کہا ہے کہ الگ الگ پڑھیں۔ مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کی رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت میں
دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدے ہر رکعت میں دو ہی ہیں اور خنیفوں کے نزدیک مثل اور نمازوں کے ایک ہی رکوع ہر رکعت
میں ہو۔ مگر شافعی مذہب احادیث صحیحہ کے موافق ہے اور ابن عبد البر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور بعض روایتوں میں ہر رکعت میں تین رکوع
بھی آئے ہیں اور چار بھی مگر روئے بہت احتفاظ اور مضبوط ہیں۔ مگر قوی مذہب یہ ہے کہ جس طرح چاہے ادا کرے۔ باقی رہی سورۃ فاتحہ، قل

خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیر والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اللہ کی قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوئے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے۔ سن لو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔
۲۰۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبَرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أُغْيِرَ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَتَصْجَحْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَغْتُ فِي رِوَايَةِ مَا لَكُمْ إِنْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آتَيْنَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ))
۲۰۹۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ))

۲۰۹۱- رسول اللہ کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ کی مبارک زندگی میں سورج گہن ہو اور آپ نکلے مسجد میں اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہ نے لمبی قرأت پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بنا لک الحمد اور پھر کھڑے رہے اور لمبی قرأت پڑھی کہ پہلی قرأت سے ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا رکوع کیا لبا مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ و بنا لک الحمد پھر سجدہ کیا اور ابو ظاہر راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ

۲۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَسَخَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَسَخَ

لہ سو قیام اول میں تو باتفاق علماء پڑھنا ضروری ہے اور قیام ثانی میں بھی پڑھنا۔ یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا۔ البکیہ میں سے یہ قول ہے کہ قیام ثانی میں پڑھنا نہ چاہیے اور طول قرأت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور سجدہ کے طول کے بھی محققین قائل ہیں اور ابو عروہ پڑھنا بھی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبے بھی بعد نماز کے مستحب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محمدیین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ہیں اور یہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔

پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور دو سجدے) اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی ان لفظوں سے جو اس کی شان کے لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے ان میں گہن نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے)۔ پھر جب تم گہن کو دیکھو تو جلد نماز پڑھنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے اوپر سے کھول دے اور فرمایا آپ نے کہ میں نے اس جگہ وہ سب چیزیں دیکھیں جن کا تم سے وعدہ ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ چاہتا ہوں کہ ایک کچھالے لوں جنت میں جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا اور مرادی راوی نے اتقدم کہا یعنی دونوں کے ایک ہیں اور بے شک میں نے جہنم کو دیکھا کہ ایک کھڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں چیخے کو ہٹا تھا اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحی کو دیکھا ایک آدمی کا نام ہے) اور اسی نے سب سے پہلے ساٹھ چھوڑے اور ابو طاہر راوی کی حدیث تو دین تمام ہو گئی جہاں آپ نے فرمایا تھا کہ جلدی نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا۔

۲۰۹۲- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور آپ نے مدینہ میں ایک پکارنے والے کو بھیجا کہ یوں پکار دے کہ سب لوگ مل کر نماز ادا کر دو۔ غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی (یعنی تکبیر اولیٰ اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے)۔

۲۰۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں قرات پکار کر پڑھی

رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَذْنِي مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَحَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبِي الطَّاهِرِ ثُمَّ سَحَدَ ثُمَّ قَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَحَدَاتٍ وَأَنخَلَتْ الشَّمْسُ قَلِيلًا أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ مُحَطَبُ النَّاسِ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَوْحَدٍ وَلَا لِحَيَاةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزِعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَقَالَ أَيْضًا ((فَصَلُّوا حَتَّى يَفْرُجَ)) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَقْدَمُ وَ قَالَ الْمُرَادِيُّ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَبَّبَ السَّوَابِ)) وَأَنْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((فَافْزِعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۲۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَثَ مُنَادِيًا ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَحَدَاتٍ.

۲۰۹۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى

اور چار رکوع کے اور چار سجدے دو رکعتوں میں۔

۲۰۹۳- زہری نے کہا کہ خبر دی مجھے کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کے دو رکعتوں میں اور چار سجدے کئے۔

۲۰۹۵- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے حاجب بن ولید نے ان سے محمد بن حرب نے ان سے محمد بن ولید نے ان سے زہری نے ان سے کثیر بن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۲۰۹۶- عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جس کو میں سچا جانتا ہوں مرا اس شخص سے حضرت عائشہؓ تھیں کہ ایک بار سورج گہن ہوا رسول اللہؐ کے زمانہ میں اور آپ نماز میں بڑی دیر تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے۔ غرض پڑھتے دو رکعت کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ ان سے اللہ ڈراتا ہے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یہاں تک کہ دونوں صاف ہو جائیں۔

۲۰۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے (یعنی دو رکعت میں) اور چار سجدے۔

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۴- قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَحْبَبُنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۵- وَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِعِثَلٍ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۰۹۶- عَنْ عَبِيدِ بْنِ عَمِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقَ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرُكِعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرُكِعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرُكِعُ ثُمَّ يَرُكِعُ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ يَرُكِعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَادْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجَلِيَ)).

۲۰۹۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ

۲۰۹۸- عَنْ عُمَرَ أُنْ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عُمَرُو فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا بِاللَّهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحَجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَأَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَسَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَسَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَنَدَّ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تَقْتُونَ فِي الْقُبُورِ كَفْتَةِ الدُّجَالِ)) قَالَتْ عُمَرُو فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكَنتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۲۰۹۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْخِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ جَبِيئًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِعَثَلٍ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

باب: نماز خسوف میں عذاب قبر کا بیان

۲۰۹۸- عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا پناہ اللہ کی۔ پھر سوار ہوئے رسول اللہ ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں بھی نکلی اور عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ امامت کرتے نماز میں اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ نے بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبار رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور لمبار رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے۔ عمرہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ فرماتی تھیں کہ میں نے اس کے بعد سنا رسول اللہ پناہ مانگا کرتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

۲۰۹۹- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن شعیب نے ان سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یحییٰ روایت ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کے۔

بَابُ مَا عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ
أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: نماز کسوف کے وقت جنت اور دوزخ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا پیش کیا گیا

۲۱۰۰- جابر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور ان دنوں میں بڑی گرمی تھی۔ پھر رسول اللہؐ نے اپنے یارو کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کی اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کے پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا۔ غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے (یعنی دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک گچھا اس میں سے لینا چاہتا تو ضرور ہی لے لیتا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیں اور دوزخ میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے۔ اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپؐ نے فرمایا کہ وہ دونوں اللہ کی نشانیں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب ان میں گہن لگے تو نماز بڑھو جب تک وہ کھل نہ جائے۔

٢١٠٠- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتْ
الشمسُ عَلَى عهدِ رسولِ الله صلى الله عليه
وسلمَ في يومٍ شديدٍ الحرِّ فصلى رسولُ الله
صلى الله عليه وسلمَ بأصحابه فأطالَ القيامَ
حتى جعلوا يجرُونَ ثم رَكَعَ فأطالَ ثم رَفَعَ
فأطالَ ثم رَكَعَ فأطالَ ثم رَفَعَ فأطالَ ثم سَحَدَ
سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ
أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَحَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّهُ
عَرْضٌ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ تَوَلَّيْتُهُ فَعَرِضَتْ عَلَيَّ
الْحَنَّةُ حَتَّى لَوْ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتَهُ أَوْ
قَالَ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصَصْتُ يَدِي عَنْهُ
وَعَرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ
بَنِي إِسْرَءِيلَ تَعْدُبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رِبَطَتَاهَا فَلَمْ
تُطْعِمْنَاهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشاشِ الْأَرْضِ
وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَةً
فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لَا يَخْصِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا
آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرَكِّمُوهُمَا فِإِذَا خَسَفَا
فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ)) .

(۲۱۰۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کافر ہو چکی ہے سب سے اس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور آگ کے اور کسی طرح کا عذاب اس پر ہوتا ہو۔ چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی۔

۲۱۰۱- مسلم نے کہا کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابو غسان سمعی نے ان سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے مثل اس کے مگر اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بلند آواز والی لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل میں کی تھی۔

۲۱۰۲- جاڑے نے کہا سورج گہن ہوا ایک بار رسول اللہ کے زمانہ میں جس دن آپ کے صاحبزادے ابراہیم انتقال کر گئے تھے۔ سو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج گہن ہوا اور بنی لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع کیے۔ اس طرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرأت کی اور لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے یعنی طول میں پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرأت کی دوسری قرأت سے کم۔ پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جھکے اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کہ ان میں سے ہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ پیچھے بٹے اور سب مضیض آپ کے ساتھ بیچھے نہیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب پہنچ گئے پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپ کے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ کیا اطاعت تھی رسول اللہ کی) پھر آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت کہ آفتاب مکمل چکا تھا۔ پھر فرمایا لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور بے شک ان دونوں میں کسی آدمی کے مرنے سے گہن نہیں لگتا ہے پھر جب تم دیکھو اس میں سے کچھ تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے اور کوئی ایسی چیز نہیں رہی جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے اس کو نہ دیکھا ہو اس اپنی نماز میں۔ چنانچہ دوزخ آئی اور جب آئی کہ جب تم نے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اس کی کو مجھے لگ جائے (سبحان اللہ اتنے بڑے

۲۱۰۱- وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ((وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً جَمْرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً)) وَلَمْ يَقُلْ ((مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)) ۲۱۰۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتِ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَطَالَ الْقِرَاءَةُ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِثْلًا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِثْلًا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِثْلًا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَكَرَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكَعَةٌ إِلَّا النَّبِيُّ قَبْلَهَا أَطْوَلَ مِنَ النَّبِيِّ بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنَ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى اتَّهِنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ أَصْبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

نبی کو اللہ ان پر رحمت کرے اور سلام بھیجے ووزخ سے اتنا خوف ہے پھر ہم کو کتنا لازم ہے) اور وہ یہاں تک قریب ہوئی کہ میں نے اس میں میڑھے منہ کی لکڑی ڈالے کو دیکھا کہ وہ اپنے تئیں گھسیٹتا تھا آگ میں اور دنیا میں حاجیوں کی اس طرح چوری کر تھا کہ اس نے اپنی لکڑی میں کسی چیز کو اٹکایا (یعنی چادر پکڑا وغیرہ) اگر اس کا مالک آگاہ ہوا تو کہہ دیا یہ چیز میری کھوئی میں انک گئی اور اگر اس کا مالک غافل ہو گیا تو وہ لے کر چل دیا اور یہاں تک کہ میں نے اس بلی والی کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے کوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو میرے آگے آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور جانتا تھا کہ اس کے کچھ پھل توڑ لوں کہ تم دیکھو۔ پھر میں نے خیال کیا کہ نہ کروں۔ غرض جن چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو۔

۲۱۰۳- اہما نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سورج گھبن ہوا اور میں حضرت عائشہ کے پاس گئی وہ نماز پڑھتی تھیں۔ سو میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا۔ میں نے کہا ایک نشانی ہے (یعنی اللہ کی قدرت کی)؟ انہوں نے اشارہ سے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ضرورت کے وقت اشارہ جائز ہے)؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک منگ

فصلوا حتی تنجلي ما من شيء فوعذونه إلا قد رأيت في صلاتي هذه لقد جيء بالنار وذلكم حين رأيتموني تأخرت مخافة أن يصيبني من لفحها وحتى رأيت فيها صاحب المبحر بجو فصبه في النار كان يسرق الحاح بمحبه فإن فطن له قال إنما تعلق بمحبي وإن غفل عنه ذهب به وحتى رأيت فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الأرض حتى ماتت جوعاً ثم جيء بالجنه وذلكم حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي ولقد مددت يدي وأنا أريد أن أتناول من تمرها لينظروا إليه ثم ندا لي أن لا أفعل فما من شيء فوعذونه إلا قد رأيت في صلاتي هذه)).

۲۱۰۳- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ حَسَنَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَى غَائِبَةً وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأُنْشِرَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِيَامَ جَدًّا حَتَّى تَحُلَّتْ لِي الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قُرْبَةً مِنْ مَاءٍ بَلَى خَبِيٍّ فَجَعَلْتُ أُصَبُّ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِ

(۲۱۰۳) یہ جو کہا کہ میں لوگوں سے سنتا تھا کہ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا یعنی لوگوں کی دیکھا بھالی ہے میں بھی کچھ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا مقلد ہے معنی تھا اور معصوم رسالت کی دل سے تحقیق اور تصدیق نہ کرتا تھا۔ کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں اور چاند اور سورج دونوں کے لیے دونوں لفظ بولتا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اس کے خلاف دعوے کیا ہے مگر قول ان کا اس آیت سے رد ہوتا ہے وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں جائز ہے کہ پورا گھبن نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور حق

سے جو میرے بازو پر تھی اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر اس کے بعد کہا کہ کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسے میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر یہاں میں نے اس کو کھڑے کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے قتل سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا ہے؟ پھر اگر قبر والا سو من ہے تو کہے گا کہ وہ محمد بن عبد اللہ کے بیٹے ہوئے اور ان پر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کھلے معجزے اور سیدھی راہ کی خبر لے کر آئے اور ہم نے ان کی حدیث قبول کی اور ان کا کہنا مانا۔ تین بار وہ یہی جواب دے گا پھر وہ (یعنی فرشتہ) اس سے کہے گا کہ تو سو جا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا بھلا سوتا رہ اور منافق کہتا ہے (یعنی فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا۔

۲۱۰۴- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے اور ابو کریم نے دونوں نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اس نے فاطمہ سے اس نے اسماء سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا؟ اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کے جو انھوں نے ہشام سے روایت کی۔

۲۱۰۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

مِنْ الْمَاءِ قَالَتْ فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَأُنْتِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنَّهُ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُقَفُّونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)) لَا أَذْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيُؤْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقَالُ مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ)) لَا أَذْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَقَالُ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُنَافِقَةُ)) لَا أَذْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ ((لَا أَذْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ))

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءُ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا

۲۱۰۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

تہ بعضوں نے کہا کہ خوف وہ ہے جس میں ذرا رنگ بدل جائے اور کوف وہ ہے کہ پورا تغیر آجائے خواہ چاند میں اور خولہ سورج میں اور امام لیٹے نہ کہا کہ خوف وہ ہے جو پورے میں ہو اور کوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول عروہ کا ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ اسکے وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں۔

بْنُ عِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ حَسَفَتِ الشَّمْسُ.

٢١٠٦- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ
فَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي
يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَحْذَرُ دِرْعًا حَتَّى أَذْرَكَ
بِرِدَائِهِ فَمَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ
يُخَفَّرْ أَذَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعَ مَا
حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طَوَّلِ الْقِيَامِ .

٢١٠٧- وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ فَحَقَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسْنَى مِنِّي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسْنَى مِنِّي.

٢١٠٨ - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَفَرَعَ
فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتَّى أَذْرَكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ
فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ
فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتَنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ
أَلْفَيْتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ
بَنِي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا حَاجَّ حَيْلَ إِلَيْهِ
أَنَّهُ لَمْ يَرَكْعَ.

٢١٠٩- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

۲۱۰۶- ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ نے کہا کہ نبیؐ ایک دن گھبرائے مرادیہ تھی کہ جس دن سورج گلبن ہوا تھا اور آپؐ نے گھبراہٹ سے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی اور چلے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپؐ کو لاکر دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی نہ جانتا کہ آپؐ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپؐ سے مروی ہوئے ہیں بہت دیر کھڑے رہنے کے سبب سے۔

۲۱۰۷- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے سعید بن جبجی نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اس کے اور اس میں یہ کہا کہ کھڑے ہوئے بہت دیر تک کہ کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ کیا کہ اسماءؓ کہتی تھیں کہ میں دیکھتی تھی ایک عورت کو جو مجھ سے بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

۲۱۰۸- اسماء رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر مگزرا اور اس کے بعد کہا کہ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کو کھڑے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہے۔ پھر میں کھڑی رہی پھر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابھی رکوع نہیں کیا (یعنی قومہ قیام کے برابر تھا)۔

۲۱۰۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور آپ نے لوگوں کے

221

ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا سورہ بقرہ کے برابر پھر رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر قیام کیا لمبا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آقاب کل گیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ گہن نہیں لگتا ہے ان میں کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا اب اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا پھر دیکھا آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی برابر میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر جسے والی اس کی عورتیں دیکھیں۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں اسے رسول اللہ کے! آپ نے فرمایا انکی ناشکری کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانیں اگر ساری دنیا کا کوئی ان پر احسان کرے۔ پھر وہ عورت اس کی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

۲۱۱۰- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحاق یعنی ابن عیسیٰ نے ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلام نے اسی اسناد سے مثل اس کے صرف اتنا ہی کہا کہ انھوں نے کہا ہم دینا نک نکعکعت یعنی پھر دیکھا ہم نے آپ کو کہ پیچھے ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا فَذُرَّ نَحْوُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْمَرْكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْمَرْكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْمَرْكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْخَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَكْفِيَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَكَ تَتَوَلَّى شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ كَفَمْتَ فَقَالَ ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَنَازَلْتُ مِنْهَا غُفُورًا وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيلَ أَيْ كُفْرُنَ بِاللَّهِ قَالَ ((بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))

۲۱۱۰- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْتَكَ تَكْعُكَعْتَ

بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانٍ
رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

٢١١١- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

٢١١٢- عَنْ طَارِقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كَسُوفِ قُرْآنٍ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْآخِرَى مِثْلَهَا.

بَابُ ذِكْرِ النَّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ
الْصَّلَاةُ جَامِعَةٌ

٢١١٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ لُحَاصٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أُنْكَسَمَتِ السَّمَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكِعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ خَدِيبَةُ مَا رَكْعَتٌ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجْدَتٌ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ .

٢١١٤- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُحَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَانْهَمًا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَاذْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكَشَفَ مَا بَكُمْ)).

٢١١٥- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيُسَيِّدَانِ يَنْكَسِفَانِ

باب : آٹھ رکوع اور چار سجدوں
والی نماز کا بیان

۲۱۱۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہؐ نے آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں اور حضرت علیؓ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۲۱۱۲- ابن عباسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صلوة کسوف میں قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

باب: نماز کسوف یکارنے کا بیان

۲۱۱۳- عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ مبارک میں سورج گھبن ہوا اور پکارا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع سجودے نہیں کیے۔

۲۱۱۳- ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہنٹا۔ پھر جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے۔

۲۱۱۵- عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت سے نہیں گہناتے بلکہ یہ

۲۱۱۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أُرْتَبِعُ بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَبَذَتْهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَحَمَلَ بَسِيجَ وَيْحَمْدٍ وَيَهْلِلُ وَيَكْبِرُ وَيَدْعُو حَتَّى خَسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا خَسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ:

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنَا الْحَرَبِيُّ عَنْ حِثَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۲۱۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا)).

۲۱۲۲- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ.))

۲۱۱۹- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ کو نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی کرتے تھے اور دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا۔ جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں۔

۲۱۲۰- یہ حدیث بھی اسی طرح ہے جس طرح اوپر گزری۔ چند الفاظ کا فرق ہے۔

۲۱۲۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے، جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

۲۱۲۲- حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں گہن لگا سورج کو رسول اللہ کے زمانہ میں جس دن ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا بے شک سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے، نہیں گہن لگنا ان کو کسی کی موت کی وجہ سے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن کھل جائے۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ^(۱) جنازوں کا بیان

باب: مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کا بیان

۲۱۲۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پیاروں کو جو قریب مرنے کے ہوں ان کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

۲۱۲۴- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۲۱۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) .

۲۱۲۴- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ كُرَيْبٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۲۱۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

۲۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) .

باب: مصیبت کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۲۱۲۶- اہم سنیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جو

۲۱۲۶- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) ☆ جنازہ شوق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کے زبر سے بھی درست ہے مگر جیم کے زبر سے فصیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ جب جیم کے زبر سے کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زبر سے کہیں تو وہ چیز مراد ہوگی جس پر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعموم کہا ہے اور جمع اس کی جنازہ زبر ہی سے آتی ہے۔

(۲۱۲۵) ☆ ان کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اس لیے کہ ان کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کا یہ آخر کلام ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور علامہ کا اس پر اجماع ہے اور مردہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اس کو کہنا کہ کہیں تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگے اور جب وہ ایک بار پڑھ لے پھر چپ ہو جائیں۔ ہاں اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کر دیں تاکہ اس کا آخری کلمہ کلمہ توحید ہو۔

مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت تھیہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنی در اور دی نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند سے۔

اللہ نے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو دیتا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لیے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی دعا پڑھی (انا للہ) واخلف لی خیراً منہا تک) تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس حاطب بن ابی بلعہ کو روانہ کیا وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ ان کی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ ان کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اللہ کھوے گا۔

۲۱۲۷- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو بھی شخص مصیبت کے وقت ”انا للہ“ سے ”خیراً منہا“ تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت کا اجر دیتے ہیں اور بہترین نعم الہی عطا فرماتا ہے۔ میں۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو اللہ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا جیسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۱۲۸- اوپر والی حدیث کی طرح ہی حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ لَنُلْهِمَ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأُخْلِفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أُخْلِفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرٌ مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَزْوَاجُ نِسَاءٍ هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأُخْلِفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أُرْسِلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ خَطْبَنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِي بَنَاتٍ وَأَنَا غَيْرُ فَتَا ((مَا ابْتَنَاهَا فَتَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُعْطِيَهَا عَنْهَا وَادْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ))

۲۱۲۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ نَصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ لَنُلْهِمَ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأُخْلِفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَحْرَزَ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأُخْلِفَ لَهُ خَيْرٌ مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَزْوَاجُ نِسَاءٍ هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُخْلِفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲۱۲۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجْزِلُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ

أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ

٢١٢٩- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ ((قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْفِنِي مِنْهُ وَعَفِي حَسَنَةً)) قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْفِنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ

إِذَا حُضِرَ

٢١٣٠- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ النَّصْرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَائِبِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ))

باب: مریض اور میت والوں کے پاس کیا کہا جائے؟
۲۱۲۹- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا یوں دعا کر اللھم اغفر لی سے حسنہ تک یعنی اے اللہ مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا یعنی محمد۔

باب: مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے لیے دعا

کرنے کا بیان

۲۱۳۰- ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کو آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں پھر ان کو بند کر دیا اور فرمایا کہ جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری باتوں پر۔ پھر آپ نے دعا کی یا اللہ بخش دے ابو سلمہ کو اور بلند کر ان کا درجہ ہدایت والوں میں اور تو خلیفہ ہو جان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں اور بخش دے ہم کو اور ان کو اسے پالنے والے عالموں کے اور کشادہ کر ان کی قبر کو اور روشنی کر اس میں۔

۲۱۳۱- عَنْ حَالِدِ الْحَذَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِهِ)) وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((افْسَحْ لَهُ)) وَزَادَ قَالَ حَالِدُ الْحَذَاءِ وَدَعْوَةُ أُخْرَى سَابِقَةً نَسَبَهَا.

بَابُ فِي شُحُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ

۲۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ)) قَالُوا بَلَى قَالَ ((فَذَلَّلَتْ حِينَ يَتَّبِعُ بَصَرَهُ نَفْسُهُ)).

۲۱۳۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۲۱۳۴- عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةً لَا يَكُنُّهُ بُكَاءٌ يُنْهَدُّ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسَبِّحَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْنَنَا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنْ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكُ.

۲۱۳۱- خالد الحذاء نے اسی اسناد سے مانند اوپر کے روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرت نے دعائیں عرض کیا کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو ان کا انکے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ مرے ہیں اور کہا یا اللہ ان کی قبر چوڑی کرو اور افسح کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں بھول گیا۔

باب: روح کے پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے

کا بیان

۲۱۳۲- ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی کو دیکھو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی نگاہ جان کے پیچھے جاتی ہے۔

۲۱۳۳- مسلم نے کہا اور یہی حدیث روایت کی مجھ سے قتیبہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنی درواردی نے ان سے علاء نے اسی سند سے۔

باب: میت پر رونے کا بیان

۲۱۳۴- عبید بن عمیر نے کہا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہ مسافر پرانی زمین میں مر گیا میں اس کے لیے ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہوگا غرض میں نے رونے کی تیاری کی ایک عورت اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ جاہلی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے میں رسول اللہ اس کے آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اللہ نے اس کو دوبارہ نکالا ہے؟ ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی۔

(۲۱۳۴) ☆ نوحہ کرتا تو شیطان کو مہمان بلاتا ہے اور یہ اخلاق تھے رسول اللہ کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اس لیے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور دوسری عورت کو رو کر دیا کہ وہ بھی سمجھ کر رونے سے باز رہیں۔

۲۱۳۵- اسامہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ان کا ایک لڑکا موت کے قریب ہے۔ تو آپ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہہ دے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو ان کو حکم کر کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔ وہ خبر لانے والا پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں (اس سے دوسرے کو قسم دینا جائز ہوا)۔ پھر نبیؐ آئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبلؓ بھی چلے اور اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ پھر اس لڑکے کو آپ کے آگے اٹھالائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا وہ پرانے مشکیزہ میں کھنکھاتا تھا۔ سو آپ کی مبارک آنکھیں رونے لگیں اور سعد نے کہا یہ کیا ہے اے اللہ کے رسول! (یعنی رونے کو صبر کے خلاف سمجھا)۔ آپ نے فرمایا رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں۔

۲۱۳۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۱۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو

۳۱۳۵- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوْ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ((اَرْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْسَبِ)) فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَفْسَمَتْ لَنَايُنْهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقَتْ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْةٍ فَنَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يُرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءُ))

۳۱۳۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَمِيصًا عَنْ غَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ

۲۱۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى

(۲۱۳۵) ☆ معلوم ہوا کہ فقط آنھوں سے روایت صبر کے خلاف نہیں البتہ چننا، چلانا، پھینا کرنا، کپڑے پہنا، بال نوچنا، چھانی کو دھنا، رانیں پیننا، کھڑے پچھانے، کھانا شیوہ ایمان نہیں۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے ان سے ابو فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے ابو معاویہ نے دونوں نے عام اصول سے اسی اسناد سے مگر حدیث ہما کی پوری اور لمبی ہے۔

رسول اللہؐ ان کو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمنؓ اور سعدؓ اور محمد اللہؓ ان کے ساتھ تھے۔ پھر جب ان کے پاس آئے تو بے ہوش پایا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں (اس ت معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا)۔ پھر آپؐ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپؐ کو روتے ہوئے تو آپؐ رونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا سنتے ہو اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

باب: مریض کی عیادت کے بیان میں

۲۱۳۸- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپؐ نے پوچھا ان انصار کے بھائی میرا بھائی سعدؓ کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ آپؐ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جو تیاں تھیں نہ موزے اور نہ نوپیاں نہ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہؓ کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم چلے جاتے تھے اس کنکر لی زمین میں یہاں تک کہ ان تک پہنچے اور لوگ جو سعدؓ کے پاس تھے وہ جٹ گئے اور رسول اللہؐ اور وہ لوگ جو آپؐ کے ساتھ تھے ان کے پاس گئے۔

باب: صدمہ کی ابتدا کے وقت صبر

کرنے کا بیان

۲۱۳۹- حضرت انسؓ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا صبر وہی ہے

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكَوَى لَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَةٍ فَقَالَ ((أَقْدَ قَضَى)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بَكَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ ((أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِخَزَنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا)) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ((أَوْ بَرَحْمِ))۔

بَابُ فِي عِيَادَةِ الْمَرْضَى

۲۱۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ)) فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَعُوذُهُ مِنْكُمْ)) فَقَامَ وَتَمَنَّا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضَعْفَةِ عَشْرِ مَا عَلَيْنَا نِفَالًا وَلَا خِفَافًا وَلَا قَلَابِسَ وَلَا فُصَصَ نَمُشِي فِي تِلْكَ السَّبَاحِ حَتَّى جَنَانَا فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ۔

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ

الصَّدْمَةِ الْأُولَى

۲۱۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

جو صدمہ کے شروع میں ہو۔ (اس لیے کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آئی جاتا ہے۔ مثل ہے شام کے مردے کو کب روئے۔)

۲۱۴۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا تم کو میری سی مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر جب آپؐ چلے گئے تو لوگوں نے کہا وہ تو اللہ کے رسولؐ تھے تو اس کو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپؐ کو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپؐ کے دروازہ پر آئی اور وہاں کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیا داروں کے دروازہ پر ہوتا ہے) اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے آپؐ کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔

۲۱۴۱- مسلمؒ نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحییٰ بن حبیب حارثی نے ان سے خالد نے یعنی ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے ان سے عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کے اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت میں یہ ہے کہ نبیؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

باب: گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کا بیان

۲۱۴۲- عبد اللہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ پر حصہ رونے لگیں (یہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ((الصبر عند الصدمة الأولى))

۲۱۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تَبْكِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا مِنْهُ الْمَوْتَ فَأَنْتَ بَابُهُ فَلَمْ تَحْذَرْ عَلَى بَابِهِ نَوَائِبَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ))

۲۱۴۱- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يُغْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ

بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبَيْكَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

۲۱۴۲- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

(۲۱۴۲) ☆ اس بارے میں گیارہ روایتیں حضرت عمرو اور ان کی صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہؓ جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرمائی ہیں کہ ان راویوں کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرمانے لگے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تزدوا ذرۃ وزر اخری یعنی کوئی کسی کا بوجھ اٹھائے گا۔ پھر اور ان کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا؟ اور یہ حدیث جس سے حضرت عمرؓ استدلال کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اس کے لیے رورہے ہیں اور اس پر عذاب لگے

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں (تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے۔
۲۱۳۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔
۲۱۳۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بَنِيَّةَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))

۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبُحُّ عَلَيْهِ ۲۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبُحُّ عَلَيْهِ))

۲۱۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طَعِنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَبَّحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلَيُّكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْخَلَى))

۲۱۳۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صَهْبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صَهْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْخَلَى))

۲۱۳۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صَهْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَنْكِحُ فَقَالَ عُمَرُ عَلَّامٌ تَنْكِحِي أَعْلَى

ظہر ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے گھر کی جہت سے تھا ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مردہ اس سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مردہ اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نودینی)

مجھ پر روتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ پر روتا ہوں
اے مومنوں کے سردار! تب حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی
تم جان چکے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس پر لوگ روئیں
وہ عذاب کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر موسیٰ
بن طلحہ سے کیا، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ یہ
لوگ یہود تھے جن کو حضرت نے ایسا فرمایا تھا۔

۲۱۴۸- انسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ خفی ہوئے تو حصہ ان
پر چیخ کر رونے لگیں تو انھوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہؐ
سے کہ فرماتے تھے کہ جس پر چیخ کر روئیں اس پر عذاب ہوتا ہے
اور صہیبؓ بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو ان کو بھی حضرت عمرؓ نے
کہا کہ جس پر چیخ کر روئیں تو اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۹- عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا ابن عمرؓ کے
بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے
جنارے کے منتظر تھے اور ان کے یعنی ابن عمرؓ کے پاس عمرو بن
عثمان تھے اور ابن عباسؓ بھی آئے کہ ان کو ایک شخص لانا تھا جو
ان کو لے آیا کرتا تھا (یعنی وہ ناپسندیدہ تھے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ
خبر دی ان کو ابن عمرؓ کی جگہ سے پھر وہ آئے اور میرے بازو پر بیٹھ
گئے اور میں ان دونوں (یعنی ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ) کے بیچ میں تھا
کہ اتنے میں گھر میں سے ایک روئے کی آواز آئی اور ابن عمرؓ نے
کہا گویا اشارہ کیا عمروؓ کی طرف کہ وہ کھڑے ہو کر ان روئے والوں کو
منع کر دیں (یعنی ان کو سنانے کے لیے کہا) کہ سنا میں نے رسول
اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے لوگوں
کے رونے سے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو عام فرمایا (یعنی اس کی
قید نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود کے لیے فرمائی تھی)۔
اس پر ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمرؓ کے
ساتھ تھے یہاں تک کہ جب بیداء میں پہنچے (بیداء ایک مقام کا نام

ہے) قَالَ اِي وَاللَّهِ لَعَلَّيْكَ اُنْكِحِي يَا امِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنْ رَّسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَنْكِحِ عَلَيَّهِ
يُعَذَّبُ)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ
فَقَالَ كَانَتْ عَابِثَةً نَقُولُ إِنَّمَا كَانَ اُولَئِكَ
الْيَهُودَ.

۲۱۴۸- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا
طَمِعَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا
سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمَعْوَلُ عَلَيْهِ
يُعَذَّبُ)) وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا
صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ ((أَنَّ الْمَعْوَلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)).

۲۱۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا إِلَى حَنْبَلِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ
نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ
عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ
فَأَرَاهُ أُخْبِرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى
خَلَسَ إِلَى حَنْبَلٍ فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتُ
مِنْ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَعْزِضُ عَلَى
عَمْرُو أَنْ يَقُومَ فَبَيْنَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْمَيِّتَ
لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ
مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا
هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي
نَحْبُ فَأَعْلَمْتُ لِي مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَدَعَبْتُ فَإِذَا
هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي

ہے) یکا یک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ میں اترا ہوا ہے تو مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے؟ پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب تھے پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ جاؤ اور ان کو حکم دو کہ ہم سے ملیں۔ میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہوان کے ساتھ ان کی بیوی۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المؤمنین زخمی ہو گئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر کہا عبد اللہؓ نے مطلق کہہ دیا کہ ان کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ کہا تھا کہ لوگوں کے بعض رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمرؓ نے کہا۔ تب انھوں (یعنی ام المؤمنین) نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردہ کو اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے اور رلاتا بھی وہی ہے اور ہساتا بھی وہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہؓ کو خبر پہنچی حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ کے قول کی تو انھوں نے فرمایا کہ

أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهِيبٌ قَالَ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرَبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْتُمْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهِيبٌ يَقُولُ وَآخَاهُ وَآ صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَلَمِيَّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِيَعْضٍ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ((إِنَّ أَلَمِيَّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكُ وَأَبْكَى وَلَا تَزِدُ وَازِدَةً وَزَدَ أُخْرَى)) قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُثَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتَحْدِثُونَنِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ.

تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ وہ جھٹلائے جاسکتے ہیں مگر سننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ (یعنی مراد یہ کہ حضرتؑ نے یہ بات یہودی یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سننے والوں نے اس کو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا۔)

۲۱۵۰- عبد اللہ بن ابی ملکہ نے کہا حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا مکہ میں اور ہم آئے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی آئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہو کہ پہلے میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے (اس لیے میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا) پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم اس رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے اس پر۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیداء میں پہنچے تو وہاں چند سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صحیبؓ تھے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انھوں نے کہا ان کو بلاؤ۔ ابن عباسؓ نے کہا میں ان کے پاس گیا اور صحیبؓ سے کہا چلو اور امیر المؤمنین سے ملو۔ پھر جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صحیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہاے میرے بھائی اور ہاے میرے صاحب تو کہا عمرؓ نے صحیبؓ کو اے صحیبؓ! کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ

۲۱۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَفَّيْتُ ابْنَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَحَنَّا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَإِنِّي لَحَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسْتُ إِلَى خَبِيئٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَلِّجُهُ أَلَّا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَلْمِيتَ لَيُعَذَّبَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَظَنَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَحَعْتُ إِلَى صُهْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَآ أَحَاةَ وَآ صَاحِبَاةَ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَلْمِيتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِغَائِشَةَ فَقَالَتْ يَوْحُمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ

انتقال کیا میں نے اس کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا اللہ عمر پر رحم کرے حضرت نے ایسا نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں اور ابن عباسؓ نے ایسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔

۲۱۵۱- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن بشر نے ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے ان سے ابی ملیکہ سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انھوں نے کہا ہم جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کہا ابیوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے۔

۲۱۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا مردہ پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۳- ہشام اپنے باپ عروہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحمت کرے کہ انھوں نے سا کچھ اور اس کو یاد نہ رکھا۔ حقیقت اس کی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہؐ کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۴- ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزر چکا ہے اور حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ یعنی عبد اللہ بن عمر رضی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنِينَ بِكِبَاءِ أَحَدٍ)) وَلَكِنْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِكِبَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ أَضْحَكْتُ وَأَبْكَيْتُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ.

۲۱۵۱- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ عَمْرُو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ أُمَّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنْصُرْ رَفَعَ الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَصَّهُ أَبُو بَرْزَخَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ.

۲۱۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِكِبَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِكِبَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ فَقَالَ رَجِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٌّ وَهُمْ يَتَكَوَّنُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذِّبُ)).

۲۱۵۴- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اللہ عنہ بھول گئے رسول اللہؐ نے تو یہی فرمایا تھا کہ اس پر عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اس پر رورہے ہیں اس وقت اور یہ قول بھول عبد اللہؓ کی ایسی ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئیں پر جس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبد اللہ نے یوں روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہا کرتا تھا (یعنی ان کی زندگی میں) وہ سچ نکلا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ تو نہیں سنا سکتا ہے ان کو جو قبروں میں ہیں ان کے اس حال کی خبر دیتا ہے جب وہ جگہ پکڑ چکے دوزخ کی بیٹھکوں میں۔

۲۱۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَكُونُ عَلَيْهِ النَّارُ)) وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ)) وَقَدْ وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ)) ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّعُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

۲۱۵۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَمَّ.

۲۱۵۶- عمرہ نے خبر دی کہ انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمنؓ کو بخشے انھوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اس پر رورہے تھے تو آپؐ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَعْطَا إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَتَكَبَّرُ عَلَيْهَا فَقَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا)) وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا ((.

لہذا ذکر کیا۔ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی میں کیسی کیسی خلاف تہذیب باتیں قلم و زبان سے نکلتی ہیں۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النَّيَاحَةِ

۲۱۵۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نَيَحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرِظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ نَيَحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نَيَحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۲۱۵۸- وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأُسْدِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۱۵۹- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ يَحْيَى الْفَرَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۱۶۰- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرْتَعَ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا الْفَحْرُ فِي الْأَخْسَابِ وَالطُّغْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِغْنَاءُ بِالْجُحُومِ وَالنَّيَاحَةُ)) وَقَالَ النَّبِيَّةُ إِذَا لَمْ تَنْبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدَرْعٌ مِنْ حَرِّهِ .

باب: میت پر رونے کی وعید

۲۱۵۷- علی بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کا پنا قرظہ تھا اور مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جائے گا اس کو اس کے سبب سے قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

۲۱۵۸- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے محمد بن قیس نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبی سے مثل اوپر کے روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن ابی عمر نے ان سے مروان بن معاویہ نے ان سے سعید بن عبید طائی نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبی سے مثل اوپر کے روایت کے۔

۲۱۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۶۰- ابوامالک نے روایت کی کہ نبی نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے ایک اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسرے دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، تیسرے تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھے بین کر کے رونا۔ اور بین کرنے والی اگر توبہ نہ کرے مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوئی تو اس پر گندھک کا پیر بن اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔

(۲۱۶۰) ☆ اس حدیث سے بین کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغره کے ظاہر نہ ہوں جب تک توبہ قبول ہوتی ہے اس کے بعد نہیں۔

۲۱۶۱- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا حَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ ابْنِ خَارِثَةَ وَجَعَفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحَزْنَ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَنَاءَهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يَطِيعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَنَاءَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَعَدَّ غَلْبَتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَرَعَمْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَذْهَبُ فَاحْثُ فِي أَفْوَاجِهِمْ مِنَ التُّرَابِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ أَوْعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

۲۱۶۲- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي ابْنُ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَمَلِ.

۲۱۶۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ

۲۱۶۱- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان کو دروازہ کی دڑاڑ سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! جعفر کی عورتیں رورہی ہیں (یعنی چیخ چلا کر جو شرع میں منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو روکو۔ پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انھوں نے نہیں مانا۔ آپ نے پھر دوبارہ اس کو فرمایا کہ جاؤ ان کو روک دو۔ وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم کو انھوں نے ہر دایاں سے رسول اللہ کے! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ حضرت نے فرمایا کہ جان کے منہ میں خاک ڈال دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا تیری ناک میں اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا حضرت تجھے حکم فرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھیں۔

۲۱۶۲- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد اللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابو الطاہر نے ان سے عبد اللہ بن وہب نے ان سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے ان سے عبد العزیز نے یعنی ابن مسلم نے۔ ان سب نے روایت کی یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے اس کے مانند اور عبد العزیز کی روایت میں یہ لفظ ہیں ما توکت رسول اللہ ﷺ من العمل یعنی نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ کو تھکانے سے۔

۲۱۶۳- ام عطیہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ہم سے بیعت کے

(۱۷۱) ☆ اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا رونا نوحہ اور چیخنے کے ساتھ تھا اور نہ آپ ان کے روکنے میں اتنا مبالغہ نہ فرماتے اس لیے کہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں ہے اور اس سے رسول اللہ کی علوہیت معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج میں بھی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضوں کو نگاہاں سے اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخ کر روتے ہوں اور آپ کا فرمانا انتخاب کے طریق پر تہجد

ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں تو کسی نے اقرار کو پورا نہ کیا مگر پانچ عورتوں نے ام سلیمؓ اور ام علاءؓ اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذ کی یا یوں کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیٹی۔

۲۱۶۴- ام عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیعت میں یہ وعدہ کیا کہ ہم میت پر نوحہ نہیں کریں گی سوائے پانچ عورتوں کے کسی نے وعدہ پورا نہ کیا ان میں ام سلیم بھی ہیں۔

۲۱۶۵- ام عطیہؓ نے کہا جب یہ آیت اتری بیابیعنک یعنی جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں بیعت کرنے کو تو ان سے بیعت لے کہ نہ شریک کریں وہ اللہ کے ساتھ کسی کو اور وہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی نہ کریں۔ تو ان باتوں میں جن کی رسول اللہؐ نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا۔ پھر میں نے حضرتؓ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کہیں نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں شخص کے قبیلہ میں اس لیے کہ وہ میرے نوحہ میں جاہلیت کے زمانہ میں شریک ہوتی تھی تو مجھے بھی ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

باب: عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے کی ممانعت
۲۱۶۶- محمد بن سیرینؒ نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم کو جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں روکا جاتا تھا۔
۲۱۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: میت کے غسل کے بارے میں
۲۱۶۸- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ ہمارے پاس آئے اور ہم ان کی

اللہ ﷻ مَعَ النَّبِیَّةِ اَلَّا نُنُوحَ فَمَا رَفَعْنَا مِنْهُنَّ اُمَّرَاةً اِلَّا حَمْسًا اُمَّ سَلِیْمٍ وَّ اُمَّ الْعَلَاءِ وَّ اَبْنَةَ اَبِی سَبْرَةَ اَمْرَاةً مُعَاذٍ اَوْ اَبْنَةَ اَبِی سَبْرَةَ وَّ اَمْرَاةً مُعَاذٍ۔

۲۱۶۴- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةٍ قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّبِیَّةِ اَلَّا تَنْحُنَ فَمَا رَفَعْنَا مِنْهُنَّ اُمَّ سَلِیْمٍ۔

۲۱۶۵- عَنْ اُمِّ عَطِیَّةٍ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ یُبَایِعُكَ عَلٰی اَنْ لَا یُشْرَکَنَّ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا یُعَصِّیَنَّکَ فِی مَعْرُوفٍ قَالَتْ کَانَ مِنْهُ النَّبَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا اَلْ فُلَانِ فَاَنْهَمُ کَانُوْا اَسْعَدُوْنِی فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَا بُدَّ لِی مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِلَّا اَلْ فُلَانِ))۔

بَاب نَهٰی النِّسَاء عَنْ اَتْبَاعِ الْجَنَازِ
۲۱۶۶- عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ سَبْرٍ قَالَ قَالَتْ اُمِّ عَطِیَّةٍ کُنَّا نَنْهٰی عَنْ اَتْبَاعِ الْجَنَازِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔

۲۱۶۷- عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةٍ قَالَتْ نُهِنَا عَنْ اَتْبَاعِ الْجَنَازِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔

بَاب فِی غَسْلِ الْمِیْتِ
۲۱۶۸- عَنْ اُمِّ عَطِیَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ

(۲۱۶۵) ☆ اس حدیث سے بھی نوحہ کا حرام ہونا ثابت ہوا کہ آپ نے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں نوحہ نہ کریں اور ام عطیہؓ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوحہ نہ کریں سوائے قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسی کو خاص کر دے۔
(۲۱۶۸) ☆ معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا ضروری ہے اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرورت ہے تو پانچ بار یا سات بار نہلا کر مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو تو چوتھی بار ضرورت نہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاجز اوی ام کلثومؓ ہیں

صاحبزادی کو نہلاتے تھے یعنی ان کے جنازہ کو تو آپ نے فرمایا ان کو نہلاؤ تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور پیری کے پتوں سے اور ڈال دو آخر میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر دی اور آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اندر کا کپڑا کر دو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں)۔

۲۱۶۹- ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین لڑیں کیں۔

۲۱۷۰- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ کی ایک صاحبزادیؓ کی وفات ہو گئی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم ان کی صاحبزادیؓ کو غسل دیتی تھیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی صاحبزادیؓ کی وفات ہوئی جیسے یزید بن زریعؓ کی حدیث میں ایوبؓ سے مروی ہے اور ایوبؓ محمدؓ سے وہ ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۱- حصہ نے ام عطیہؓ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں کہا کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ یا سات بار اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور حصہؓ نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے ان کے سر کے بال کی تین لڑیں کر دیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ ((اَغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتِنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَمِيذَرٍ وَاجْعَلْنَ فِيهِ الْآخِرَةَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَاقْدِنِي)) فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)) .

۲۱۶۹- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ مَسْطَحَانَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .

۲۱۷۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تُوُفِّتُ ابْنَتِي بِنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةٍ قَالَتْ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّتِ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ .

۲۱۷۱- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ بَنَحْوِ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ ((ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .

لہ تمیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ زینب تمیں اور آخری پانی میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جہور کا اگرچہ حنفیہ اس کے احتساب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث ان پر بھرت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ ٹیکوں کے کپڑوں سے برکت لیا جاتا ہے۔

(۲۱۷۱) ☆ یعنی ایک لٹ آگے بالوں کی اور دو پیچھے کیں جیسے اور دو باتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور نبیؐ مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث ان پر بھرت ہے۔

۲۱۷۲- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو تین مرتبہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور ام عطیہ نے بالوں کو کنگھی نہ کر کے تین حصے بنادے۔

۲۱۷۳- ام عطیہ نے کہا کہ جب رسول اللہ کی صاحبزادی زینبؓ وفات فرما گئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ ان کو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار کے پانی میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نے خبر دی تو آپ نے تہجد پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کا کپڑا کفن کے اندر کر دو (یعنی بدن سے لگا رہے تا برکت کا موجب ہو)۔

۲۱۷۴- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی کو نہلا رہی تھیں آپ نے فرمایا طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ دیں دونوں کنپٹیوں کی طرف کی اور ایک پیشانی کے سامنے کی۔

۲۱۷۵- ام عطیہ نے کہا کہ جب ہم کو رسول اللہ نے حکم دیا اپنی صاحبزادی کو غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دھونا۔

۲۱۷۶- ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے موقع پر ان سے فرمایا کہ دائیں جانب سے شروع کرو اور وضو کے اعضاء سے ابتداء کرو۔

باب: میت کو کفن دینے کا بیان

۲۱۷۷- خیاب نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہماری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو۔ سو ہماری

۲۱۷۲- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ اغْسَلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ مَسْطَحًا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۲۱۷۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنِي فِي الْخَامِسَةِ كَأَفُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَأَفُورٍ فَإِذَا غَسَلْنَاهَا فَأَعْلِمْنِي)) قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقَّهُ وَقَالَ ((أَشْعُرْنَاهَا يَأْهُ))

۲۱۷۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) بَنَحُو حَدِيثِ أَبِي بَرْ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاسٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَيْهَا

۲۱۷۵- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ((ابْدَأْ بِمِثَابِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

۲۱۷۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ((ابْدَأْ بِمِثَابِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

باب فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ

۲۱۷۷- عَنْ خِيَابِ بْنِ الْأَرْثَرِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ

(۲۱۷۷) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ کفن میت کے اس المال سے دینا چاہیے اور وہ قرضوں کی ادائیگی پر مقدم ہے۔ اس لیے کہ حضرت نے ان کے کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اس پر دینا ہے یا نہیں اور لڑ خراک خوشبودار گوشت ہوتی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو

مزدوری اللہ پر ہو چکی سو تم میں کسی نے تو ایسا کیا کہ اس نے اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا میں نہ کھایا ان ہی میں سے مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے کھل جاتے اور جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا کھل جاتا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈال دو اور پیروں کو ازخروے چھادو۔ ازخراک گھاس ہے مدینہ میں بہت ہوتی ہے اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے کہ اس کے پھل پک گئے اور اس میں چن چن کر کھا تا ہے (یعنی دنیا میں بھی ایمان کے سبب سے ترقی پائی)۔

۲۱۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

اللَّهُ نَتَّبِعِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ يَوْمِ أُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ)) وَمِنَّا مَنْ أُنْبِتَتْ لَهُ نَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا.

۲۱۷۸- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْحَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۱۷۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شَبَّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتَرَيْتَ لَهُ لِيُكْفَنَ فِيهَا فَتَرَكْتَ الْحُلَّةَ وَكَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحْوَلِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ

۲۱۷۹- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے تھے (سحول یمن میں ایک جگہ کا نام ہے) جو روئی کے تھے کہ ان میں کر تا تھا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ کے لیے خرید ا گیا تھا کہ آپ کو کفن دیں پھر نہ دیا اور تین چادروں میں دیا جو سفید سحول کی بنی ہوئی تھیں۔ اور حلہ کو عبد اللہ

لے تو سر کی طرف کر دیں اور پیر کھلے رہیں تو کسی اور چیز سے ڈھانپ دیں اور اگر بہت کم ہو تو ستر عورت کر دیں اس لیے کہ ان کا ڈھانپنا فرض ہے اور اس سے صحابہ کرامؓ اغلاص اور زہم معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت و یاد کی کہ اللہ اور رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جان دینا فرماتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے شکر گزار اور شاخوں تھے۔

☆ (۲۱۷۹) حلہ عرب میں چادر اور تہجد کہتے ہیں اور حضرت کو عین ہی کپڑوں میں کفن دیا کیونکہ چوٹا کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ماہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعیؒ نے اور جمہور علماء نے اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا مستحب ہے کہ ان تینوں کے سوا حلہ

بن ابی بکر نے لیا اور کہا میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا۔ پھر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبیؐ کے کفن کے کام آتا۔ سواس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

۲۱۸۰- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ کو یمن کے حلہ میں لپیٹا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکرؓ کا تھا پھر اتار ڈالا اور آخر میں یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔

بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَا حِسْنَهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّي لَكَفَنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۱۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ بَيْنِيهِ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نَزَعَتْ عَنْهُ وَكَفَنَ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَابٍ سَحُولَ بَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكْفَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنَ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۱۸۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مردی ہے۔

۲۱۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۲۱۸۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے کپڑے پوچھے تو انھوں نے فرمایا سحول کے تین کپڑے تھے۔

۲۱۸۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمِّ كَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ.

باب: میت کو ڈھانپنے کا بیان

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

۲۱۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

۲۱۸۳- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَجَّيْ

لہ قیص اور عمامہ بھی ہو۔ اور انھوں نے اس حدیث کا مطلب یہ کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قیص کے سوا تھے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس لیے کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قیص اور عمامہ تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قیص میں آپ کو غسل دیا تھا وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلہ میں اور ان دو کپڑوں میں جن میں آپ نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور حجت لانے کے قابل نہیں۔ اس لیے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اس کا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے خلاف ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ بِنَوْبِ حَبْرَةَ.

اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

۲۱۸۴- رَحْمَتُهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

باب: میت کو اچھے کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

۲۱۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَبِضَ فَكَفَنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقَبَرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْبِرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَفَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْسِنْ كَفْنَهُ))

۲۱۸۵- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کو ایسا کفن دیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھنپنا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا۔ پس جبر کا ہم کو رسول اللہ نے اس بات پر کہ رات کو ان کو دفن کیا۔ حضرت نے نماز نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جائے اور آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اس کے تمام بدن کا)۔

باب: جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان

۲۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تِلْكَ

۲۱۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر نیک ہے تو

(۲۱۸۵) ☆ شاید آپ کی عقلی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت کی نماز کے ان کو دفن کر دیا اور رات کے دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز کر دے اور نماز جنازہ منع اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ میت کا دفن کرنا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جائے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازہ سے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیٹ نہ بھی جمیع اوقات نمی میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مروا نہیں کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مروا یہ ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو۔ (اللوئی)

(۲۱۸۶) ☆ جنازہ لے کر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنے کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اس پر اتفاق ہے

اسے خیر کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بد ہے تو اسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

۲۱۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ لَعَلَّهٗ قَالَ تَقْدُمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرُّ تَصْعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)) .

۲۱۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَغْلُمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ

۲۱۸۸- ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر تو وہ نیک تھا تو تم اس کو بھلائی کے قریب کر دو گے اور اگر اس کے علاوہ تھا تو تم اس کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

۲۱۸۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَنَسَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَصْعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)) .

باب: جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا

۲۱۸۹- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جائے اس کو قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ راوی نے کہا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ کہا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ابوطاہر کی حدیث تمام ہو گئی اور دوسرے دور راویوں نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابوہریرہؓ کی روایت سنی تو کہا کہ ہم نے بہت سے قرائط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا)۔

۲۱۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تَدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)) خاتمی ((حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ .

لہ ہے کہ مردی اٹھائیں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اس لیے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضروری ہے اگرچہ وہ بد جنازہ بھی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ جلدی اسے گردن سے اتار دو۔ پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ مسلم نے کہا ہر روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحییٰ بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبی سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا مگر انھوں نے مرفوع کیا اس کو۔

۲۱۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ دو بڑے بڑے پہاڑوں کا ذکر کیا اور عبد اللہ علی نے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں ان کے دفن سے یہ لفظ کہا اور عبد الرزاق نے کہا کہ یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ قبر میں۔

۲۱۹۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۲۱۹۲- ابو ہریرہ نے نبی سے روایت کی کہ جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط ہے اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط ہیں۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر ہے۔

۲۱۹۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو کوئی جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اس کو قبر میں رکھ دیا گیا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احد کے برابر۔

۲۱۹۴- ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ بھیجا تو انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہا۔ تب تو ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ ہم نے تو بہت سے قراٹوں کا نقصان کیا۔

۲۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ الْحَبْلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تَوْضَعَ فِي اللَّحْدِ.

۲۱۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ ((وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تَذْفَنَ)).

۲۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ)).

۲۱۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تَوْضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ)) قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ ((مِثْلُ أُحُدٍ)).

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْآخِرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ قَرَطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

(۲۱۹۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ثواب کا دوسرا قیراط جب طے لگا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے۔

(۲۱۹۳) ☆ اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہؓ کا اور آپ کی کمال جامعیت معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علی العموم یہ بات جی ہوئی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ دین میں شبہ ہو تو ان سے دریافت کرو۔ سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۲۱۹۵- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ حَبَابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُخْدٍ)) وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُخْدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ حَبَابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ قَرَأْنَا فِي قِرَاطٍ كَثِيرَةٍ.

۲۱۹۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُخْدٍ)).

۲۱۹۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهَيْشَامِ سَيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِيرَاطِ فَقَالَ ((مِثْلُ أُخْدٍ)).

۲۱۹۵- عامر بن سعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب مقصورہ والے آئے اور کہا اے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سنتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں؟ کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جائے دفن ہونے تک تو اسکو دو قیراط ثواب ہے۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کے لوٹ جائے تو اس کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رضی اللہ عنہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو پوچھیں۔ وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مٹھی بھر کے کنکریاں ہاتھ میں لیں اور ان کو لوٹ پوٹ کرنے لگے یعنی فکر میں تھے۔ غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہتی ہیں۔ تب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا افسوس ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا۔

۲۱۹۶- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن بشار نے معاذ سے انھوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابن شعیب نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے سعد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زبیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کے اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی سے پوچھا قیراط کو تو آپ نے فرمایا احد پہاڑ کے برابر۔

۲۱۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ شَفَعُوا

فِيهِ

۲۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُلَفُّونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَنْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ)) قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنِ الْحِجَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شَفَعُوا

فِيهِ

۲۱۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَهَمَّ أَنْ يَكُفَّنَ بِمَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ مَرْوُوفٍ عَنْ شَرِيكٍ بْنِ أَبِي نَعْبٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

باب: جس کا جنازہ سو آدمیوں نے پڑھا تو ان کی

سفارش قبول کی گئی

۲۱۹۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے رسول اللہ سے روایت کی ہے۔

باب: جس کا جنازہ چالیس افراد نے پڑھا ان کی سفارش

قبول کی گئی

۲۱۹۹- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند مر گیا قدید یا عسفان میں (قدید اور عسفان مقام کے نام ہیں) تو انھوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا میں گیا اور دیکھا لوگ جمع ہیں اور ان کو خبر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ضرور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔ ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انھوں نے شریک ابن ابی نمر سے روایت کی۔ انھوں نے کریب سے انھوں نے ابن عباس سے۔

(۲۱۹۸) ☆ مترجم۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر پاک عقیدہ رکھنے والے مومنوں کو جمع فرمائے اور ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے۔

بَابُ فِيمَنْ يُتَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتَى

باب: جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے

۲۲۰۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار فرمایا۔ دوسرا جنازہ گزر لوگوں نے اسے کہا برا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ تین بار فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اور دوسرا گزر لوگوں نے اسے برا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا جس کو تم نے اچھا کہا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو برا کہا اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۲۲۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ)) وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ لَكَ أَبِي وَأُمِّي مَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتُ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْنِي عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتُ وَجِبَتْ وَجِبَتْ وَجِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجِبَتْ لَهُ الْحَنَّةُ ((وَمَنْ أَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ شَرًّا وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ))

۲۲۰۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ

(۲۲۰۰) ☆ اس حدیث میں آپ نے ایک کلمہ کو تین تین بار اہتمام اور تاکید کے واسطے فرمایا اور صحابہ کرام کا اچھا کہا واقع کے موافق تھا۔ اسی لیے ان کو اللہ تعالیٰ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے لیے مومنوں کے دلوں میں بھلائی پیدا کر دیتا ہے اور بدوں کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیوں برا کہا حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ موتی کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اس کا یہ ہے کہ ان موتی کے لیے ہے جن کا اتفاق اور بدعت اور فسق کھلا ہوا نہ ہو اور جو کھلا ہوا امتناعی یاد مٹی ہو اس کو اس نظر سے کہ دنیا کے لوگ چال چلن سے پرہیز کریں روا ہے کہ اس میں اور زندوں کی خیر خواہی اور بھلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جس کی صحابہ نے مذمت کی تھی وہ کھلا ہوا امتناعی تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مُسْتَرَحٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ

باب: مستراح اور مستراح کی وضاحت کا بیان

۲۲۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس سے ایک بڑا گزرے کہ یہ خود آرام پانے والا ہے اور اس کے جانے سے اور لوگوں نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے (موت کے وقت) اور بد آدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور خست اور جانور آرام پاتے ہیں۔

۲۲۰۳- اسی مفہوم کی حدیث اس سند سے بھی بیان کی گئی ہے۔

۲۲۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((مُسْتَرَحٍ وَمُسْتَرَحٍ)) مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَحُّ وَالْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ فَقَالَ ((الْغَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرَحُّ مِنَ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْغَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرَحُّ مِنَ الْعِبَادِ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ)).

۲۲۰۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ يَحْتَمِي بْنُ سَعِيدٍ ((يَسْتَرَحُّ مِنَ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ)).

باب: جنازہ پر تکبیر کہنے کا بیان

۲۲۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نباشی کی موت کی خبر دی جس دن انھوں نے انتقال کیا اور عید گاہ میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھی)۔

۲۲۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ

بَابُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۲۲۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّحَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۲۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ نَعَى لَنَا

(۲۲۰۲) ☆ معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہو تا بلکہ تمام مخلوقات الہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف پاتے ہیں۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن ثنی نے ان سے سنی ہے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے عبد الرزاق نے دونوں یعنی مجی اور عبد الرزاق نے عبد اللہ بن سعید سے انھوں نے محمد بن عمرو سے انھوں نے کعب بن مالک سے ایک فرزند نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے نبی سے اور مجی کی حدیث میں یہ لفظ ہے یسْتَرَحُّ مِنَ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا الٰہی رَحْمَةِ اللہ یعنی مومن دنیا کی تکلیفوں سے اور اس کی جوت چھپتے سے آرام پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کی طرف جگہ کرتا ہے۔

(۲۲۰۳) ☆ اس حدیث سے نماز جنازہ ثابت ہوئی اور اس پر اجماع ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہو اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ واجب پر اگرچہ خفیہ ہے بلا دلیل اس کا خلاف کیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی جس دن کہ انھوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت مانگو (یہ ہمدردی ہے)۔ ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابو ہریرہؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ صف باندھی عید گاہ میں اور نماز جتازہ پڑھی اور چار تکبیریں کیں۔

۲۲۰۶- مسلمؒ نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عمروناقد نے اور حسن حلوانی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند ہیں۔ انھوں نے روایت کی ہم سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے انھوں نے صالح سے انھوں نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت کے دونوں سندوں سے۔

۲۲۰۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اصمہؓ کی جس کا لقب نجاشی تھا اور چار تکبیریں کیں۔

۲۲۰۸- جابر بن عبد اللہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ اصمہؓ نے انتقال کیا ہے اور آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے امام نے اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۲۰۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا سو کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ پھر ہم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو صفیں باندھ دیں۔

۲۲۱۰- عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی فوت ہو گیا اٹھو اور جتازہ کی نماز پڑھو۔ اس سے مراد نجاشی تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلِّي فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۲۲۰۶- وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ كَرَوَايَةٍ غَفِيلٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

۲۲۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيَّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

۲۲۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ)) فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ .

۲۲۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَالثَّلَافُظُ هُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الرُّبَيْعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) قَالَ فَقَمْنَا فَصَفْنَا صَفَيْنِ.

۲۲۱۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنَّ أَحَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِي رَوَايَةٍ زَهَبٍ ((إِنَّ أَحَاكُمْ)) .

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

٢٢١١- عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثَّقَفَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ حَسَنٍ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اتَّهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِ رَطْبِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّوْا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَابِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَفَةُ مِنْ شَهِيدِهِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

٢٢١٢- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب: قبر پر نماز جنازہ کا بیان

٢٢١١- شعبی نے کہا کہ رسول اللہ نے ایک قبر پر نماز پڑھی میت کے دفن کے بعد اور چار تکبیریں کیں۔ شیبانی نے شعبی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے یہ لفظ حسن کی حدیث کے ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ بچے رسول اللہ ایک تازہ قبر پر اور نماز پڑھی اس پر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور چار تکبیریں کیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے کہا؟ انھوں نے کہا ایک ثقہ نے جن کے پاس ابن عباس آئے تھے۔

٢٢١٢- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے ان سے ہشیم نے اور کہا روایت کی مجھ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونوں نے روایت کی عبد الواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے اور کہا کہ روایت کی ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعیب نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے۔ ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے نبی سے مثل اس کے اور کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے چار تکبیریں کیں۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اور ہارون نے دونوں نے وہب سے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے اسماعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو حسان سمعی نے انھوں نے یحییٰ بن زریس سے انھوں نے ابراہیم بن طہمان سے انھوں نے ابی حصین سے دونوں نے شعبی سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث کے مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیریں کہنے کا ذکر نہیں۔

۲۲۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۱۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۲۲۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑھی۔

۲۲۱۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ.

۲۲۱۵- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اس کو حضرت نے نہ پایا تو پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ مر گئی آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہ کی۔ کہا گویا انھوں نے اس کو حقیر جان کر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا آپ نے فرمایا مجھے اسکی قبر بتاؤ لوگوں نے بتائی آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے میری نماز پڑھنے سے۔

۲۲۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدَّحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ ((أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنَتُمُونِي)) قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغُرُوا أَمْرُهُ أَوْ أَمْرُهُ فَقَالَ ((ذُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَذَلُّوهُ لَعَلِّي عَلَيْهَا)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَلُوءَةٌ ظُلُمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنُورُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ)).

۲۲۱۶- عبدالرحمنؓ نے کہا کہ زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں اور ہم نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہتے تھے۔

۲۲۱۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ حَمَسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا.

(۲۲۱۵) ☆ اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑھنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز رکھا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آسمے کسی کا قول نہیں چل سکتا اور اس حدیث سے رسول اللہ کے حسن اخلاق اور تواضع اور اپنے صحابہ کی خبر گیری اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کے دنیا و آخرت کے مصالح کی فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر کیوں نہ دی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اس کی نماز و دفن میں شریک ہوں روا ہے۔

(۲۲۱۶) ☆ امام نوویؒ نے کہا یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر دغیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیروں سے زیادہ نہ کہے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ ان لوگوں نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور فقہاء کا صحیح قول یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے۔ تمام ہوا کلام نووی کا۔

مترجم کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک معتبر راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہو سکتا ہے فصل رسول مقبول کا جب تک خود آپ سے پانچ کی نمی یا تصریح نہ آجائے اور حال یہ ہے کہ زواہد المعادین ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ سے پانچ تکبیریں صحیح ہوئیں اور صحابہ آپ کے بعد چار بھی کہتے تھے پانچ بھی تھے یہی اس کے بعد یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پھر کہ امام علی بن ابی طالب نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر چھ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور صحابہ پر پانچ تھیں

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

تھے اور لوگوں پر سوا صحابہ کے چارہ ذکر کیا اس کا دار قلمی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے انھوں نے ابن عیینہ سے کہ انھوں نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور سچے اور سات کہا کرتے تھے اور یہ آثار صحیحہ ہیں تو چارہ سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے اور نبیؐ سے چارہ سے زیادہ کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپؐ نے اور آپ کے بعد صحابہ نے چارہ سے زیادہ کہیں اور جن لوگوں نے منع کیا انھوں نے ابن عباسؓ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہؐ نے اخیر جنازہ پر نماز پڑھی اس میں چارہ تکبیریں کہیں اور یہ آپ کا اخیر فعل ہے اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا پکڑا جاتا ہے اور اس حدیث میں حلال نے اپنے علل میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے حادثہ نے خبر دی ہے کہ کسی نے امام احمدؒ سے جو حاملی المسیح کی روایت کو میمونؒ سے جو انھوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑھی تو امام احمدؒ نے فرمایا یہ کذب ہے اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیث میں اپنے دل سے گھڑا کرتا تھا اور منع کرنے والوں نے اس سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ میمون بن مبرانؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ فرشتوں نے جب حضرت آدمؑ پر نماز پڑھی تو چارہ تکبیریں کہیں اور کہا یہ تمہارے لیے سنت ہے اسے نبیؐ آدمؑ اور اس حدیث کا حال سننے کا اثر م نے کہا محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبد اللہؒ کے پاس آیا یعنی امام احمدؒ کے پاس تو انھوں نے فرمایا کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی المسیحؓ کے کہ وہ راوی ہیں میمونؒ سے وہ ابن عباسؓ سے کہ فرشتوں نے آدمؑ کی نماز پڑھی اور چارہ تکبیریں کہیں تو اس کو ابو عبد اللہ امام احمدؒ نے بڑی انوکھی بات جانی اور کہا ابو المسیحؓ کی روایتیں بہت صحیح ہوتی ہیں اور وہ رسول اللہؐ سے بہت ڈرنے والے تھے اور آپؐ تھے کہ اسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس روایت کو ابو المسیحؓ کی طرف منسوب کریں ان کو بہت ناگوار ہوئی اور منع کرنے والوں نے یہی کہی کہ روایت سے دلیل پکڑی جو یحییٰ نے ابی سے روایت کی انھوں نے نبیؐ سے کہ فرشتوں نے آدمؑ پر نماز پڑھی اور چارہ تکبیریں کہیں یہ روایت صحیح نہیں اور مروی اور موافق اور موافقہ طور مروی ہے کہ معاذ کے یار چارہ تکبیریں کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہؒ سے کہا کہ معاذ کے یار شام سے آئے ہیں اور انھوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبد اللہؒ نے کہا تکبیریں کچھ مقرر نہیں ہیں امام مفتی تکبیریں کے تھے تم بھی کہو اور جب وہ سلام پھیرے تو تم بھی سلام پھیر دو۔

(۲۲۱۷) ☆ امام نوویؒ نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب نے اور ابن ابی شیبہ نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کھڑا ہو یا نہ ہو اور جو جنازہ کے ساتھ گیا ہے اس کے پیچھے جس بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ پر سلف میں سے جب تک جنازہ رکھنا جائے نہ بیٹھے اور اوزاعی اور اسحق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کھڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ بعضوں نے مکروہ کہا ہے بعضوں نے اس پر عمل کیا ہے اور شافعیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علیؓ کی روایت سے۔ اور متونی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یحییٰ مذہب پر پندیدہ ہے۔ غرض کھڑا ہونا مستحب ہے اور نہ کھڑا ہونا جائز ہے اور دعویٰ منسوخ ہونے کا یہی وجہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو اور دواویوں میں۔

[illegible]

۲۲۱۸- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِي أَنْ تُخَلِّفَهُ)) .

۲۲۱۹- وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَبِعِهَا)) .

۲۲۱۸- عامرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

۲۲۱۹- مسلمؓ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ابو کاملؓ نے ان سے حمادؓ نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیمؓ نے ان سے اسماعیلؓ نے دونوں نے ابوب سے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن شثیٰ نے ان سے یحییٰ بن سعیدؓ نے ان سے ابن عوفؓ نے اور روایت کی ہم سے محمد بن شثیٰ نے ان سے ابن ابی عدیؓ نے ان سے ابن عونؓ نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافعؓ نے ان سے عبد الرزاقؓ نے ان سے ابن جریجؓ نے ان سب نے نافعؓ سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعدؓ کے مگر ابن جریجؓ کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اذا رای احدکم الجنائزۃ فلیقم حین یراھا حتی تخلفھ ان کان غیر متبعھا جنازہ کو دیکھے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے جب اس کو دیکھے یہاں تک کہ جنازہ آگے چلا جائے اگر اس کو جنازہ کے ساتھ جانا نہیں ہے۔

۲۲۲۰- ابوسعید خدریؓ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھانہ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

۲۲۲۱- ابوسعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھانہ جائے۔

۲۲۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو یہودی

۲۲۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوَضَّعَ)) .

۲۲۲۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوَضَّعَ)) .

۲۲۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

لہ کی روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی)۔

عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے۔ پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۳- جاہز کہتے تھے نبیؐ اور آپ کے صحابی کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازہ کے لیے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا۔
۲۲۲۴- جاہز کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

۲۲۲۵- ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن خنیف دونوں قادیسہ میں تھے اور ایک جنازہ گزر اور وہ کھڑے ہوئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کفار میں سے) ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر چاں تو ہے۔

۲۲۲۶- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے قاسم بن زکریا نے ان سے عبید اللہ نے ان سے شیبانی نے ان سے اعشٰی نے ان سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد سے اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گزرا۔

باب : جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان
۲۲۲۷- واقعہ نے کہا کہ مجھ کو تافع نے دیکھا کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے تھے جنازہ کے اترنے کا سو انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو؟ میں نے کہا میں منتظر ہوں جنازے رکھنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابوسعید خدریؓ نے توافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علیؓ سے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

۲۲۲۸- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن شعیب اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے ثعلبی سے۔ ابن شعیب نے کہا کہ

إِنَّمَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ ((إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ لِّإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَتَوَمَّوْا))۔

۲۲۲۳- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةِ مَوْتٍ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ۔
۲۲۲۴- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ۔

۲۲۲۵- عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ خَنِيفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا حَنَازَةٌ فَقَامَا فَبَيَّلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ حَنَازَةٌ فَقَامَ فَبَيَّلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا))۔

۲۲۲۶- وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا حَنَازَةٌ۔

باب نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
۲۲۲۷- عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي حَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْحَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يَبْغِيكَ فَقُلْتُ أَتَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْحَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْنُودَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ۔

۲۲۲۸- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ

عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے
واقہ بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر
دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے ان کو خبر دی کہ سنا انھوں نے
علی بن ابی طالب سے کہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ
رسول اللہ پہلے کھڑے ہو جاتے تھے (یعنی جنازہ دیکھ کر) پھر بیٹھنے
لگے۔ اور یہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا
واقہ بن عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا
اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے بھی ابو کریب نے ان سے ابو
زائدہ نے ان سے یحییٰ نے اسی اسناد سے۔
۲۲۲۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ
سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ
عَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ
جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي
شَأْنِ الْحَنَازَةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

وَأَمَّا حَدَّثَ بِذَلِكَ يَأْنِ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ رَأَى
وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وَضَعَتِ الْحَنَازَةُ.

۲۲۲۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
زَايْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۲۳۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَعَدْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَغْنِي فِي
الْحَنَازَةِ.

۲۲۳۱- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
الْمُقَدَّمِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ
۲۲۳۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَنَازَةٍ
فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ

۲۲۳۰- حضرت علیؑ نے کہا کہ دیکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو
کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ اور وہ بیٹھنے
لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔
۲۲۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

باب: نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان
۲۲۳۲- عوف بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک
جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے
اللهم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اس کو اور رحم کر اور تندرستی

(۲۲۳۰) ☆ اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کی رد سے بہت
ٹھیک ہے۔
مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبد اللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے اور وہ قطان ہیں
انھوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے۔
(۲۲۳۲) ☆ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرت کی دعا مجھے پہنچی (امام نووی) اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہ لفظ

لَهُ وَأَرْحَمَهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ
وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ وَالتَّبَرِّدِ
وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ
الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا
مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَذْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَأَعِزَّهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ))
فَالْحَيُّ حَتَّى تَمُوتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ.

۲۲۳۳- قَالَ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا.
و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ
بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

۲۲۳۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى حَنَازَةَ يَقُولُ
«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمَهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ
وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَتَّلَجِ
وَتَبَرِّدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتُ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا
مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَفِي قَبْرِهِ فَتَنَةٌ
وَعَذَابُ النَّارِ)) قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا
الْمَيِّتَ لِدَعَايَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ.

بَابُ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے
سامنے کھڑا ہو

۲۲۳۵- سرہ بن جندبؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپؐ نے کعبہ کی ماں پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور رسول اللہؐ ان کی کمر کے برابر کھڑے ہوئے۔

۲۲۳۶- مسلمؓ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موسیٰ نے ان سب نے روایت کی حسین سے اسی اسناد سے اور کعب کی ماں کا ذکر نہیں کیا۔

۲۲۳۷- سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپؐ کی حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بڑے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہ کمال سعادت مند اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپؐ نماز کے وقت اس کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ اور ابن شعیبہ کی روایت کا مضمون بھی یہی ہے۔

باب: نمازی کا جنازہ کے بعد سوار ہو کر

آنے کا بیان

۲۲۳۸- جابر بن سرہؓ نے کہا کہ نبیؐ کے پاس ایک گھوڑا آیا نگلی پیٹھ کا اور آپؐ اس پر سوار ہو لیے اور ہم آپؐ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحراح کے جنازہ سے آپؐ لوٹے تھے۔

۲۲۳۹- جابر بن سرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ابن دحراح کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر آپؐ کے پاس ایک نگلی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا اور اس کا ایک شخص نے پکڑا پھر آپؐ سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا

۲۲۳۵- عَنْ سُرَّةَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّى عَلَيَّ أُمُّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

۲۲۳۶- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ

۲۲۳۷- عَنْ سُرَّةَ بْنِ جَنْدَبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أُحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنْ هَا هُنَا رَجُلًا هُمْ أَسْنُ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي بَفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ

إِذَا انْصَرَفَ

۲۲۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرُوزٍ فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ جَنَازَةِ ابْنِ الدُّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ

۲۲۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدُّحْدَاحِ ثُمَّ أَتَى بِفَرَسٍ عُورِي فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَحَمَلَ يَقُصُّ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ

اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے۔ سوا یک شخص نے قوم میں سے کہا کہ نئی نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے خوشے لگ رہے ہیں۔

باب: لحد میں میت پر اینٹیں

لگانے کا بیان

۲۲۴۰- سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی بیاری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی۔

باب: قبر میں چادر ڈالنے کا بیان

۲۲۴۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی گئی۔ مسلمؓ نے کہا ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونوں نے سرخس میں انتقال کیا یہ دونوں اس سند کے راوی ہیں۔

باب: قبر کو برابر کرنے کا بیان

۲۲۴۲- ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے روم کے بروڈس میں (کہ نام جزیرہ اور مقام کا ہے) اور ہمارا ایک یار مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ اس کی قبر برابر کی جائے اور انھوں نے کہا کہ سنائیں رسول اللہؐ سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۲۴۳- ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا

نَسَمَى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((كَمْ مِنْ عَذِيٍّ مَغْلُوقٍ أَوْ مَذْلُومٍ فِي الْجَنَّةِ لَا بَيْنَ الدُّخْدَاحِ)) أَوْ قَالَ شُعْبَةَ ((لَأَبِي الدُّخْدَاحِ)).

بَابُ فِي اللَّحْدِ وَتَصْبِ اللَّيْنِ عَلَى النَّمِيَّتِ

۲۲۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ فِي مَرْصِيهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدَّثُ لِي لَحْدًا وَانْصَبُوا عَلَى اللَّيْنِ نَصَبًا كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بَابُ جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ

۲۲۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حُمْرَاءُ

قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرَخْسٍ.

بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۲۲۴۲- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَمٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسٍ فَتَوَفَّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسَوَّيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتَسَوَّى بَنَسْوِيَّتُهَا.

۲۲۴۳- عَنْ أَبِي الْهَجَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي

(۲۲۴۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جس کو بظنی قبر کہتے ہیں اور حضرت کے لیے بافاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں کچھ اینٹیں لگی تھیں۔

(۲۲۴۲) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوبان کی سی بنائی جائے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوبان کی طرح یعنی مابین پشت بنائیں اور یہی مذہب ہے مالک کا۔ غرض اونچی قبریں بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدوں کا تیار کرنا یہ سب باجماع امت اور بافاق علماء حرام اور منوع ہے اور اس کو افضل اعمل قرار دینا اور شعائر اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہؐ سے لڑنا ہے۔

عَلَيْهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أُنَبِّئُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ بِثَنَالَا إِلَّا طَمَسَتْهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ.

کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کے لیے جس کے لیے مجھ کو بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر مٹا دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی بلند قبر مگر اس کو زمین کے برابر کر دے۔

۲۲۴۴- وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْفَقَّانُ حَدَّثَنَا سُبَيَّانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَمَسْنَاهَا.

۲۲۴۳- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن خلاد نے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے سفیان سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور اس میں یہ لفظ ہیں ولا صورة الا طمسنا یعنی نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر یہ کہ مٹا دے اس کو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيسِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

باب: پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت

۲۲۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقَعَّدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنْبَى عَلَيْهِ.

۲۲۴۵- جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو پختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ ان پر گنبد بنائیں۔

۲۲۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِعِثْلِهِ

۲۲۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۴۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ تَجْصِيسِ الْقُبُورِ

۲۲۴۷- جابر نے کہا آپ نے منع فرمایا قبروں کے پختہ بنانے سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت

۲۲۴۸- ابُو هُرَيْرَةَ عَنْ كِبَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَا رَأَى مِنْ قَبْرِ مَنْ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ يَجْلِسُ عَلَيْهِ جَمْرَةً

۲۲۴۸- ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال

(۲۲۴۵) امام نووی نے کہا کہ اس سے پختہ قبروں کی نفی ثابت ہوئی اور اس کے اوپر عمارتوں کا بنانا منع ہوا اور قبروں پر بیٹھنا حرام ہوا۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے موطا میں کہا ہے مرد اس سے قبروں کے اوپر بیٹھنے کے لیے بیٹھنا ہے اور اسی طرح عکس لگانا اور مکان بنانا اور امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے تھے اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اس سے زیادہ مٹی لگانا کہ قبر میں مردہ کہا ہے پختہ بنا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا کر ہے۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے بعد الرزاق نے دونوں نے روایت کی ابن جریج سے انھوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انھوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے نبی سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

فَتْحُوقِ ثِيَابِهِ فَتَخْلُصُ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِهِ)).

۲۲۴۹- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ النَّخَعِيِّ .

۲۲۵۰- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهَا)) .

۲۲۵۱- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا)) .

باب: نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي

الْمَسْجِدِ

کامیان

۲۲۵۲- عَمَّا بَنَ عَمَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ غَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُعْمَرَ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

(۲۲۵۳) ☆ ایک روایت میں آیا کہ بیضاء کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں اور ایک روایت میں ان کا نام سہیل آیا اور ان کے بھائی کا نام۔ علانہ نے کہا ہے کہ بیضاء کے تین بیٹے تھے سہیل اور صفوان اور مالان کی بیضاء تھی کہ نام ان کا وہ تھا اور بیضاء ان کا وہ صف تھا اور لڑکوں کا باب و جب تھا اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کرتے ہیں اور یہی مذہب ہے ابی حسیب مالکی کا اور احمد اسحاق اور ابن ذہب کا اور ابو حنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں جائز نہیں۔ اور دلیل لانے میں یہ لوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھے اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی سہیل کی حدیث ہے اور ابو داؤد کی روایت کے ان لوگوں نے بہت جواب دیے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے دلیل لانے کے قابل نہیں۔ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح مونی توئمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو لا شکی علیہ کے معنی میں ہے یعنی اس کے لیے کچھ ملامت نہیں۔

۲۲۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے جاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں۔ سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھہرا دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنازہ سے جو مقاعد کی طرف تھا وہاں سے باہر لے گئے اور لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے جو چیز نہیں جانتے انھوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ نے بیضاء کے بیٹے سمیل پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر۔

مسلم نے کہا کہ وہ سمیل وعد کے بیٹے ہیں کہ ماں ان کی وعد ہیں اور وصف ان کا بیضاء ہے۔

۲۲۵۴- ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں۔ لوگوں نے اس میں تامل کیا تو انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سمیل اور ان کے بھائی پر مسجد میں۔

باب: قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے

لیے کیا دعا کی جائے

۲۲۵۵- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب میرے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع (قبرستان) کی طرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے اوپر اے گھر والو مومنو! آچکا تمہارے پاس جس کا تم سے وعدہ تھا

۲۲۵۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تَوَفَّيْ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمْرُؤًا بِحَنَازِئِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوَقَفَ بِهِ عَلَى حَجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْحَنَازِئِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَّغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْحَنَازِئُ يَدْخُلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَّغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعْيَبُوا مَا لَا يَعْلَمُ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يَمَرَ بِحَنَازِهِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَمِيلٍ بِنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي حَوْفِ الْمَسْجِدِ

۲۲۵۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفَّيْ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْلِيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَمِيلَ وَأَخِيهِ قَالَ مُسْلِمٌ سَمِيلُ بْنُ ذَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّ بَيْضَاءَ

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ

وَالدُّعَاءُ لِأَهْلِهَا

۲۲۵۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُونَ

کہ کل پاؤ گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ بخش بقیع عرفدواں کو۔ اور تسمیہ کی روایت میں ولا اتاکم کاللفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۶- محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیٹی اور اپنی ماں کی بیٹی سناؤں؟ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مرو ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں تم کو اپنی بیٹی اور رسول اللہؐ کی بیٹی سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا ایک رات نبیؐ میرے یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا تہہ پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر آگے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہؓ! کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتا دو نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے آپ کو خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے

عَذَا مُوجِلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَهْلِ بَقِيعِ الْفَرَقْدِ)) وَلَمْ يُبَيِّنْ
قَبِيَّةَ قَوْلِهِ ((وَآتَاكُمْ))۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَخْرَجَةَ
بَنِ الْمُغَلِيبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَّا أُحْدِثُكُمْ عَنِّي
وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَّا أُحْدِثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي
الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ
رِدَائَهُ وَحَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ
طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رُفْعًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رَوَيْنَا
وَأَتَمَّلَ رَوَيْنَا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ
رَوَيْنَا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاحْتَمَرْتُ
وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْظَلَمْتُ عَلَى إِثَرِهِ حَتَّى
جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفَتْ فَأَسْرَعَ
فَأَسْرَعَتْ فَهَرَوَلْ فَهَرَوَلَتْ فَأَحْضَرَتْ فَأَحْضَرَتْ
فَسَبَقَتْهُ فَدَخَلَتْ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعَتْ فَدَخَلَ
فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِينًا رَابِيَةً)) قَالَتْ
قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي
اللطيف النخبر)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْنِي قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

(۲۲۵۶) ☆ اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے
ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن اللہ ذوات القبور لعن کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبور کی
زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث

آگے نظر آتا تھا وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں تو آپ نے میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ سخت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا (یعنی تمہاری باری میں اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤں گا)۔ تب میں نے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاتے تو ہاں اللہ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ مجھ سے کسی بی بی کے پاس جاتے بھی تو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے جب تو نے دیکھا انھوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپا تو میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے کہ تم نے اپنا کپڑا اتار دیا تھا اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں۔ سو میں نے برا جانا کہ تم کو جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبرئیل نے کہا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بیچ کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ میں کیوں کر کہوں اسے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایماندار گھروالوں پر اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۲۵۷- سلیمان بن بربہ کے باپ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو سکھاتے تھے جب وہ قبروں کی طرف نکلتے۔ پس ان میں کا کہنے والا کہتا یہ لفظ ابو بکر کی روایت کے ہیں سلام ہو گھروالوں پر اور زہیر کی روایت میں (یہ لفظ ہیں) سلام ہو تم پر اے صاحب گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔

الَّذِي رَأَيْتُ أَهَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَذِهِ فِي صَدْرِي لَهْذَةً أَوْجَعْنِي ثُمَّ قَالَ ((أَطْنَبْتُ أَنْ يَحْيِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ)) قَالَتْ مِنْهَا يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ ((فَإِنْ جَبْرِيلُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ فَنَادَانِي فَأَخْفَا مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ يَدَكَ وَطْنَبْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَيْكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْتِ قَسْتَسْغِرُ لَهُمْ قَالَتْ)) قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبَارِكْهُمُ اللَّهُ الْمُسْتَفِيدِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَاقِقُونَ))

۲۲۵۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْبَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْقُبُورِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْحَاقِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

لہ نہایتکم عن زیارة القبور لزود وهاے دلیل پکارتے ہیں اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں اجازت کا صیغہ مذکور ہے۔ پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں بھی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر میں عورت داخل نہیں۔

باب: نبی اکرمؐ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۲۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لیے اللہ سے اذن مانگا۔ پس نہ اذن دیا مجھ کو اور میں نے اس کی قبر کی زیارت کے لیے اذن مانگا پس مجھ کو اذن دے دیا گیا۔

۲۲۵۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپؐ روئے اور آپ کے ارد گرد والے بھی روئے تو آپؐ نے کہا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ ملی، پھر میں نے قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی تو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ تمہیں موت یاد کرائی ہیں۔

۲۲۶۰- بریدہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو تم اب زیارت کیا کرو اور منع کرتا تھا تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سوا جب تک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تم کو نبیذ بنانے سے مگر مشکوں میں سوا پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو بناؤ مگر نشہ کی چیز نہ پیو۔

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

۲۲۶۱- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابوخیثمہ نے ان سے زید نے ان سے محارب بن دینار نے اور کہا گمان ہوتا ہے کہ انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابوخیثمہ کو انھوں نے روایت کی نبیؐ سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے قبیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ابن ابی عمر نے انھوں نے نبیؐ سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد

بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

۲۲۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَأُمِّي فَلَمْ يَأْذُنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنَ لِي)).

۲۲۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَابْكَى مِنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنَ لِي فَوَزَّوُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)).

۲۲۶۰- عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوَقَّ ثَلَاثَ فَامْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ.

۲۲۶۱- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الثَّوْلِيِّ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَمَرٍ

بن حمید نے ان سب سے روایت کی عبدالرزاق نے انھوں نے
معر سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے
انھوں نے اپنے باپ بریدہ سے انھوں نے نبی سے۔ سب نے ابی
سنان کے مانند روایت کی یعنی جو اوپر گزری۔

باب: خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان
۲۲۶۲- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کے پاس ایک
فحش کو لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے مار ڈالا
تھا تو آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی۔

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ جَمِيعًا عَنْ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ
۲۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ
فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ.



(۲۲۶۲) ☆ اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے جو قاتل پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہیں اور اس پر کہ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا
ہو۔ چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبدالعزیز، اوزانی کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے
کہ اس پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی نے خود نماز نہیں پڑھی تاکہ لوگ ڈریں اور اس حرکت سے باز آجائیں اور صحابہ
نے نماز پڑھی اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑھتے تھے اور صحابہ کو نماز سے منع نہ کرتے تھے تاکہ لوگ قرض سے ڈریں
اور اس کا خیال رکھیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ تمام مسلمانوں کا مذہب ہے کہ ہر مسلمان پر نماز پڑھیں اگرچہ اس پر حد جاری گئی ہو یا اس کو
رجم کیا ہو اور جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا سب پر۔ اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ ان کی نماز سے پرہیز کرے کہ
فساق ڈریں اور ان کو جہنم کی اور تنبیہ ہو۔

تمت

الحمد للہ دوسری جلد بھی خدائے عزوجل کی مہربانی سے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ تیسری جلد انشاء
اللہ کتاب الزکوٰۃ سے شروع ہوگی وہ بھی طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔



ضیاء الکلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

- زبور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول تفتیق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دُرُبا و تقریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔
- ♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
 - ♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
 - ♦ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔
 - ♦ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
 - ♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی ذیبت۔
 - ♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حق سترہ طبع
اردو بازار لاہور

بیتِ نبی